بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ بندرت عنوان متضمن حالات خاندان چشتیان ترجمہ لفظ بلفظ ہو بہو مسمی بہ

رسالہ سیر الاقطاب اردو

از روشنی طبع تجلی زا مولوی محمد علی صاحب متخلص بہ جویا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بخوش اسلوبی منطبع ہوا

Marfat.com
Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

129592

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کے لائق وہ یگانہ زمانہ ہی کہ جسکے ظہور جلوہ سے ہر بیگانہ یگانہ پروانہ شمع و شمع پروانہ ہی
اُسکی وحدانیت کا نور ہر شی مین نمودار اُسکی معرفت کا ظہور ہر گل مین۔ مانند بہار شعر
ہر رنگ مین بیرنگ کا آتا ہی نظر رنگ ＊ ہر سنگ مین آتش ہی وہ ہی یار ورنہ ہی سنگ چہ
یہ اُنکی بات ہی شہ ہمدکر اظہار اسکا مت پسندکر مصرع از مین عہدہ خود کی بدر آید زبان و منطق
کی تحمید مین کوئی کیا زبان کھولے ہان ہان جو یا حق توحید ادا ہونا یہ نہایت دشوار ہی تھا
پر مدار ہی مصرع تا تو زخود نمیروی خود بخدا نمیرسی ＊ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
مظہر کل کی تحقیق کوئی کیا کر سکے پہلے دم تصدیق تو پورا بھر سکے یہ کیا سہل کام ہی بید تحقیق کا
تمام ہی شعر سر احد مجو مجو جلوۂ احمد ست این ＊ راز ابد مگو مگو نور محمد ست این ＊ یٰسین والقرآن الحکیم
انک لمن المرسلین بس جو یا وہ ہو سکے نہ یہ مصرع عجز گفتن زلاف گفتن بہ ＊ جو ہو سو ہو

Marfat.com
Marfat.com

جو کہو کہ توحید دعوی بے تصدیق گواہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شعر نہ یہ ممکن کہ ہو کچھ حمد حق
کی کامل + نہ یہ آسان کہ ہو نعت نبی ہی کا شرف حاصل + نہ وہ ممکن نہ یہ آسان یہ دونوں
بات ہین مشکل + پس اب ای دل بقول پاک حضرت میرزا بیدل + زلاف حمد و نعت اولیٰ است
بر خاک ادب خفتن + سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن + الحمد للہ رب العالمین

و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بعد اسکے بندہ بے ریا محمد علی جویا اہل
بصیرت کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ کتاب سیر الاقطاب حالات خاندان عالیشان
چشتیان مین بزبان فارسی تالیف شیخ اللہ دیا کہ مریدان سلسلۂ عالیہ سے ہی کمیاب تھی
اور شایق اسکے ہمیشہ جویا ہی رہے اور اگر کوئی نسخہ کہین کسی کو ملگیا تو اسکو نہایت فخر ہوا
اور واقعی کتاب موصوف ایسی ہی لاجواب و لاثانی ہی چنانچہ مؤلف خود لکھتا ہی کہ بعد تیاری
رسالہ ہذا کے مین نے عالم رویا مین دیکھا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ
اپنے مزار پُر انوار مین موجود ہون اور رسالہ ہذا حضور کے ملاحظہ مین پیش کیا ہی آپنے فرمایا کہ تم
نے بہت اچھا کام کیا ہی ہمنے اس رسالہ کو قبول کیا - اور ایک بار مؤلف کے برادر شب کو
حوض کے کنارے اسکا مطالعہ کر رہے تھے اور جب غنودگی غالب ہوئی تو وہ اُٹھکر مکان کو
چلے گئے اور کتاب بغفلت ملازمان سے حوض مین گر گئی صبح کو جب اُنھون نے طلب کی تو نپائی
اور لوگ حوض پر دوڑ گئے دیکھا تو بر سر آب کتاب تیر رہی ہی اور ایک ورق تک اسکا تر نہین ہوا
یہی کتاب موصوف کی بزرگی ہی اور اُس مین کل خاندان اہل چشت کا حال سلسلہ وار ابتدا سے
انتہا تک ہی ہر ولی اللہ کی کیفیت اور پیدایش سے وقت رحلت تک لکھی ہی اس اثنا مین جو جو
کرامتین یا خرق عادات اُنسے ظہور مین آئی ہین سب کا مشرح بیان ہی غرض ایک مدت سے
ارادہ تھا کہ اس گنج گرانمایہ کو فیض عام کرنا چاہیے کہ خاص و عام اسکے مطالعہ سے بہرہ یاب ہون
مگر زمانہ سے فرصت نہ ملتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر بعد اردو ہونے کے بھی یہ جوہر بے بہا
مخفی رہا تو کیا فائدہ ہوا ہان اگر مطبوع ہو جاوے تو عوام کے ہاتھ آوے یہ فکر تھی کہ جناب فیض مآب مجمع اخلاق

Marfat.com
Marfat.com

و منبع اشفاق منشی نولکشور صاحب کہ جنکی ذات مغتنمات روزگار سے ہی اور اکثر خلق کو اس قسم کا فیض اُنسے ہوتا ہی وہ نہایت عالی ہمم بلند حوصلہ مین شعر عقیل و ہوشمند و اہل ہمت و ما یسیر و قدر دان و صاحب جود ٭ جو دیکھے وصف اُنمین وہ نہ دیکھے ٭ نہ ہوا ایسا نہ ہی عالم مین موجود ٭ اُس عالی ہمت نے فرمایا کہ جو یا تو اسکو اردو کر ہم طبع کر دینگے چنانچہ اس ہیچمدان نے بموجب ارشاد والا کے زبان سلیس مین ترجمہ کیا احباب سے امید ہی کہ سہو و خطا پر چشم پوشی کرین اور بندہ کے حق مین دعاے خیر فرماوین کہ آلہی بطفیل ان بزرگان کے کہ جنکے نام پر یہ کتاب ہی ان لوگون کا زلہ ربا کر آمین ثم آمین قطعہ مترجم

عجب ہی حال محبوبان باری ٭ کتاب لاجواب جان چشت ست ٭ چو کردم فکر ہاتف گفت از من ٭ کہ تاریخش عجب بستان چشت ست ٭ ۱۲۹۱ھ اور چونکہ سلسلہ اس علم لدنیہ کا حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلعم سے ہی اسواسطے آپ ہی سے شروع کیا جاتا ہی

بیان حضرت صلعم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پادشاہ اقلیم نبوت مالک مُلک رسالت خورشید آسمان حقیقت ماہتاب فلک معرفت صاحب قاب قوسین خداوند کونین سلطان مُلک یقین و عرفان شہنشاہ خلوت نشین بے نشان افضل الانبیا اکمل الاولیا مظہر علم و کمال محبوب حضرت ذو الجلال ناطق کلام مبین آلہی فارق سپیدی و سیاہی پیشواے پیشوایان رہنماے رہنمایان حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خاص رب العالمین مقصود آیہ طٰہٰ و یٰسٓ واقف اسرار الوہیت عارف معارف حضرت صمدیت نظم محمد باعث ایجاد عالم ٭ محمد ماہر اسرار آدم ٭ محمد مظہر نور آلہی ٭ محمد مصدر فیض کماہی ٭ محمد آفتاب دین و ایمان ٭ محمد رہنماے جن و انسان ٭ محمد مشرع شرع طریقت ٭ محمد شارح شرح حقیقت ٭ محمد وہ کہ احمد ہی بلا میم ٭ محمد جسکی حق کرتا ہی تعظیم ٭ نعت اُس سرور کائنات کی لکھنی محال مجال بشر نہین کہ ایک شمہ بیان کرسکے کمال اشکال ہی اسواسطے قول کردگار عالم پر اکتفا کیا گیا فرض ادا کیا گیا۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین

Marfat.com
Marfat.com

صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہر ساعت وہر آن حضرت فائز البرکت پر دل و
جان سے درود نامحدود بھیجتے رہین اور ایکدم اور ایک لمحہ اس ذریعہ خیر دنیا و آخرت
کے ورد سے غافل نہون۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ
مخفی نہ رہے کہ اس راہ دشوارگذار سے عطف عنان کر کے مطلب اصلی پر خامہ تیزخرام کو جولان
کیا جاتا ہے اور شمہ احوال اُس مقرب بارگاہ ذوالجلال کا بیان کیا جاتا ہے۔ واقعہ تاریخ
ہفتدہم ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ ۱ عام الفیل مین اندرون حرم محترم بیت المقدس کے
مولود مسعود اُس آفتاب عالمتاب کا ظہور مین آیا اور زمین و زمانہ نے وجود باجود حضور اقدس
اعلیٰ سے سرمایہ فروغ ابدی پایا وقت ولادت کے انواع انواع معجزات باہرات کہ حد ادراک
فہم سے باہر ہین ظہور پذیر ہوئے چنانچہ پیدا ہوتے ہی حضرت نے جناب احدیت مین سجدہ کیا
اور خانہ کعبہ مین علم و قنادیل نور نصب ہوئے اور قصرہاے شام اور ایوان کسریٰ مین تزلزل
واقع ہوا اور حضرت جملہ آلایش سے پاک صاف تھے اور ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوکے اور
وقت ولادت آپ دوزانو بیٹھے اور انگشت شہادت آسمان کی طرف راست فرما کے لبہاے
مبارک کو بطور اداے تسبیح و تہلیل جنبش دی اور نزول ملایک و شست شوئی طشت زمرد
مین جسم اطہر اور شانہ کرنا موے مبارک کا اور سرمہ لگانا چشم اقدس مین جیسا کہ کتب سیر
مین موجود ہے واقع ہوا اور بیمن ولادت کوئی دختر اُس سال مین پیدا نہین ہوئی اور
بڈھون کے بال سپید سیاہ ہوگئے اور اول ثویبہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا اور پھر پانچ
برس حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو شیر پلایا جب عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو آمنہ آپ کی والدہ
ماجدہ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جب شکم مادر مین تھے تو عبداللہ آپ کے والد
بزرگوار نے گوشہ دنیاے دنی کو بے ثبات سمجھکر چھوڑا تھا اس خردسالی مین حضرت نے یتیمی و
بیکسی کمال کو پہونچائی اور ظل حفاظت و صیانت رب العالمین کو بہتر سایہ عاطفت والدین سے
تصور کیا جب آٹھ برس کی عمر ہوئی تو عبدالمطلب حضرت کے جد امجد نے انتقال فرمایا جب عمر شریف

Marfat.com
Marfat.com

پچیس برس کی ہوئی تو بی بی ام المومنین خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کو اپنے ازدواج مین منسلک فرمایا پینتیس برس کے بعد حجر اسود کو رکن عمرانی پر نصب کیا چالیسوین سال آپ غار مین تشریف لیجاتے اور وہان شغل عبادت کرتے بعد چھ ماہ کے اُسی سال مین حضرت جبرئیل امین حسب الحکم خداوند جلیل اُس شرف دودمان ابراہیم خلیل و اسمٰعیل کے مقام غار مین ہمقدم رجب المرجب کو بفحواے کلام پاک پروردگار - اقرا باسم ربک الذی خلق وحی رسان ہوے پھر حضرت مقام دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی مین فائز ہوئے اور قرب یکتاے بے ہمتا سے مسرور ہوئے اور نور مبارک نے اپنے محیط اصلی نور مجرد سے شرف اتصال پایا یعنی حصول رتبہ معراج سے فرد سیئہ طالعان امت عاصی کو نگون بختی زمان اخروی سے رستگار فرمایا جب سن شریف پچاس برس کا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قادر مطلق مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو بسبیل ہجرت اپنے قدم میمنت لزوم سے مصدر برکات و سعادات فرمایا دس سال اسی مقام مقدس کو قیام مبارک سے رشک افزاے بہشت برین رکھا انھین دس برس مین چھپن لڑائیان کفار و مشرکین کے ساتھ ہوئین ستائیس مرتبہ خود بدولت شریک معرکہ ہوئے بعد انقضاے دو سال سنہ ہجرت لقرۃ العین واجب الاذعان حضرت رب العزت خاتون محشر ام الشبیر والشبر حضرت فاطمہ زہرا سیدہ عالم آلِ بیت دختر نیک اختر رضی اللہ عنہا کو حضرت امیر المومنین قاتل المشرکین حیدر کرار علی مرتضی اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عقد مناکحت مین منعقد کیا اُسوقت عمر مبارک آپکی ترسیٹھ برس کی تھی کہ جب گیارھوان سنہ زمان ہجرت کا ہوا تو جذب شوق وصال احدی صمدی اُس گوہر عالم افروز محیط فیوض ابدی و سرمدی کا جاذب و طالب ہوا اور اُس برگزیدہ انفس آفاق نے بکمال اشتیاق وصال عالم قدسی اختیار فرمایا جان بجانان سپردگی اور جانان سے مثل جان کے پیوست ہوگئے بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو یہ واقعہ واقع ہوا حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین نعش مطہر کو مدفون کیا تین روز تک اژدحام و انبوہ خلائق و ملائک بنا برادائے نماز جنازہ حضرت صلعم اُسی مقام مصدر برکات تام پر رہا نعش پاک اُس صاحب لولاک

حجرۂ مقدسہ سے برآمد نہین ہوئی ان عین دن مین شمائم عنبرین و نفحات عطر آگین سے
پیراہن صبا ایسا معطر و معنبر رہا کہ مشام خلق اُس بوے دلاویز کی شمیم سے غیرت افزاے
نافۂ تاتاری و طبلۂ عطاری تھا چنانچہ آجتک گرد مدینہ منورہ کے وہ خوشبو موجود ہے وہان
عالم روحانی روح مقدس کی نورافشانی سے مصفیٰ و منور یہان طبقہ خاکدانی جسد اطہر کی اشاعت
نفحات و شمائم سے معطر الغرض جہان فانی و جاودانی دونون ایک ذات لاتحصے صفات سے
ہر عالم و ہر حال مین بہرہ اندوز فیوض رہے اور تھے بعد رحلت آنحضرت جناب سیدہ فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا آلام مفارقت پدری سے زیادہ متحمل نہوئین اور ایسے دردجان ستان کے
وسیلہ سے بعد مدت شش ماہ چودھوین شعبان کو اس دار ناپایدار سے رہگراے خلد برین ہوئین
پدر بزرگوار سے ملاقی ہوگئین جملہ مشتاقون سے حضرت خاتون جنت نے سبقت فرمائی
حضرت کی ازواج مطہرات اٹھارہ یا انیس تھین بعض طیبہ نے بلا حصول دولت خلوت
سرور عالم صلعم سفر آخرت اختیار فرمایا اور بعض حصول سعادت و سرفرازی سے خدمت
قدس مین کامیاب دارین رہین تفصیل اسمای طیبہ یہ ہے اول حضرت خدیجہ کبری بنت
خویلد مشرف زوجیت سے ہوئین پھر ام المومنین ام سلمہ پھر سودہ بنت زمعہ پھر
حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشرف عقد مناکحت سے ہوئین اور پھر ام حبیبہ بنت
ابو سفیان اور پھر اسما بنت ابی خوف بن حارث اور پھر زینب بنت جحش کہ عقد انکا عرش
پر ہوا ہی اور زینب ملقب ام المساکین اور پھر صفیہ پھر میمونہ بنت حارث اور پھر ہلالیہ اور پھر
... اور پھر خوریہ اور پھر ماریہ قبطیہ اور پھر ریحانہ بنت زید یہ سب خواتین ام المومنین شرف ...
... سراسر سعادت حضرت رسول مقبول کی تھین باقی تین زوجہ خولہ بنت ہذیل اسما بنت
... اصناف خواہر دحیہ کلبی قبل از احراز دولت خلوت آنحضرت رہگراے عالم آخرت ہوئین
... ازواج مطہرات کے گیارہ زوجہ حضرت کی مطلقہ ہین جنکو حضرت نے طلاق دیکر کاشانۂ
... سے جدا کر دیا تھا اور بی بی عائشہ صدیقہ زیادہ تر محبوب اُس محبوب رب العالمین کی تھین

Marfat.com
Marfat.com

بیان اولاد امجاد حضرت صلعم کا

آپ کے فرزند چار ہوئے طیب طاہر قاسم ابراہیم اور چار صاحبزادیاں زینب و کلثوم رقیہ و فاطمہ زہرا۔ زینب زوجہ ابو العاص بن ربیعہ تھین کلثوم و رقیہ زوجۂ حضرت عثمان غنی تھین اسی سبب سے ذالنورین کہتے ہین اور فاطمہ زہرا زوجۂ علیؑ مرتضے شیر خدا تھین اور صاحبزادہ ابراہیم جو ماریۂ قبطیہ کے بطن سے تھے یہ ساتوں اولاد امجاد حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی تھین چونکہ بقاے رسوم شرعیہ و شیوع دین متین مشیت حضرت سبحان جل شانہ تھی بعد رحلت حضرت خاتم الرسالت کے چہار خلفاے راشدین نے وسادۂ خلافت کو اپنے جلوس سے متجلی کرکے اشاعت دین مبین و احیاے مراسم شریعت غراے متین سے عالم کو آباد و منور و مزین کیا اول خلیفہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تیسرے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے سلسلہ خلافت نے استحکام پایا چوتھے حضرت شاہ ولایت پناہ علیؑ مرتضے خاتم مدارج خلافت کبری نے خلافت صوری و معنوی کو زینت بخشی رضی اللہ عنہ

بیان ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اور حضرت مرتضےؑ مثل خاتم الانبیا کے خاتم الخلفا ہوئے ان چار خلفاے باصفوت و صفا کی کرامت و ولایت و کشف و ہدایت و نعمت عطیہ رب العزت بر سبیل فیضان الی الآن بزم شہود مین جاری ہی خرقہ فقر انھین کے پیکر شریف پر درست و زیبا ہوا اور سلسلہ اولیا کرام نے انکی ذات بابرکات سے استحکام نسبت درست کیا اگر صاحب باعظمت و کرامت کے واقعات و صفات تحریر ہون تو دفترون مین گنجایش نہو اسی خیال سے مؤلف کو ترقیم واقعات معظمات سے دست کشیدہ و پا بدامن پیچیدہ ہوکر بعض بعض حالات و خاندان چشت سے بر سبیل ایجاز کتاب کو زیب نگارش دیتا ہی مؤلف کو بھی اس سلسلہ باعظمت سے نسبت ارادت درست ہی کچھ کچھ مدایح و مناقب ان اصحاب عالی مدارج والا

Marfat.com
Marfat.com

کتب متداولہ سے علی قدر وسع ملخص کرکے اور بسعی تمام روایات کثیرہ مستنبط کرکے فراہم کیے اور
بطور شجرہ طیبہ کہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء ثبت بیاض کیا اول سلسلہ تبتین سخن کو
بنگارش مناقب و حالات کرامت آیات حضرت شاہ ولایت مرتضے علی رضی اللہ عنہ زینت
آغاز و بجاتی ہی بدینوجہ کہ ایک تو مؤلف جس خاندان کرامت توامان کا مرید ہی اُسکا سلسلہ
بیعت ارادت یداللہ شیر خدا کے دست مبارک پر درست ہوا ہی دوسرے مؤلف کو ارادت تام
حضرت قدسی مقام کی جناب مین بواسطہ مرجعیت اپنے مرشدان کرام کے بیش از بیش ہی
ماورای اُن سلسلون کے کہ اور صحابہ کرام پر منتہی ہوتے ہین جملہ مشایخ کبار و فقرای نیک کردار کا
وسیلہ باعتبار حضرت حیدر کرار ہی کی ذات فایض البرکات ہی جو کچھ کسی نے بضاعت کشف و کرامت
پائی انھین مصداق انا مدینۃ العلم و علی بابہا کے در فیض سے پائی اس وجہ اتم و اکمل سے نگارندہ
تذکرہ خیر اذکار پر فرض ہوا کہ حضرت شاہ ولایت پناہ کے ذکر و بیان کو دیباچہ و آغاز کتاب کرے
اور اول سے اسکا تذکرہ کرے کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا حال یہ ہی - مخفی نرہے کہ خداوند جل شانہ نے
اپنے اظہار کے واسطے ایک نور ذات خاص سے علیحدہ کرکے اُسکا نام نور محمدی رکھا او یہین سے
الانسان سری و انا سرہ کا راز کھلا پھر اُس نور پاک سے ہیزدہ ہزار عالم نے ظہور پایا
اب غور سے دیکھو تو وہی نور خاص ہی پھر خاص اُس نور کو ایک جسم لطیف بے سایہ
عنایت فرمایا اور اُسکو حبیب اپنا گردانا اور خاتم الانبیا کیا کیونکہ ابتدا بھی اُسی نور سے تھی
اور انتہا بھی اُسی پر ہوئی اور اُسکو محرم خلوتکدہ خاص کیا اور عالم شہود سے یعنی ناسوت سے
طرف ملکوت کے وہان سے جانب جبروت اور پھر خاص لاہوت مین بلا کر اپنے وصال سے
مشرف فرمایا اور خلعت خاص عطا کیا اور حکم دیا کہ یہ خلعت قیامت تک تیرے وسیلے سے
تیری امت کے اولیاؤن پہ فرین و فریب رہیگا چنانچہ مشہور ہی کہ وہ خلعت خاص کہ جمین
خرقہ و کلاہ و جلد تر کی تھا بروز معراج حضرت خاتم الانبیا کو جناب باری سے مرحمت ہوا تھا
اور وہ راز خاص کہ جس سے حضرت کو محرم خاص بنایا تھا حضرت رسالت پناہ نے جملہ اصحاب

Marfat.com
Marfat.com

خلعت مآب کے روبرو حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا اور وہ ہی تشریف شریف
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے پیران چشت کو دست بدست پہونچتا رہا غرض اصل اصول
خواجگان چشت کا وہی برگزیدۂ اتقیا و اصفیا ستودۂ صفات انبیا و اولیا مقدم نشین چار بالش
ایمان سر حلقہ زمرۂ مطوقان کعبہ عرفان و ایقان خاتم الخلفاے راشدین مکمل صدر آرایان
مناصب و مناسک دین حضرت سید المرسلین مصحف ناطق حجت صادق شیر بیشۂ وغا
ہزبر نیستان ہیجا صاحب دُلدُل و ذوالفقار قاتل کفار و اشرار مقرب درگاہ احدیت معزز حضرت
صمدیت مظہر العجائب مصدر الغرائب شہنشاہ دین پناہ سلطان فلک بارگاہ محرم راز آلہی واقف
اسرار نامتناہی امام المتقین یعسوب الموحدین قامع المشرکین قاتل الملحدین سلطان المشارق والمغارب
اسد اللہ الغالب علی کل غالب قدوۃ الاخیار زبدۃ الابرار حیدر کرار زور بازوے مصطفےٰ اید اللہ حضرت
علی مرتضی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ وصی و نایب و داماد و رازدار محرم اسرار ابن عم
حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمامی اوصاف بذل و عطا تسلیم و رضا سے آپ کی ذات
مقدس متصف ہے اور انا مدینۃ العلم و علی بابہا و دمک دمی و لحمک لحمی آپ کی شان مین رسول
مقبول نے فرمایا ہے گویا آپ ہی کی ذات اطہر کو مرجع خاص و عام ٹھہرایا ہے آپ ایام طفولیت مین
سب سے پہلے اسلام لائے اور غزوات پر جان و دل سے بموجب ارشاد والا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم لڑے اور ہزارون کافرون کو مسلمان کیا در خیبر کہ مثل کوہ کے تھا بحکم خداے قدیر
اوکھاڑ کر پھینک دیا اور اپنے فرزندون کو حوالہ سائل کے کر دیا بلکہ خود حوالہ ہوگئے جنکے
رسول مقبول نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین جسکا مولا ہون علی اوسکا مولا ہے
اور آپ پیدا ہوئے اندر کعبہ معظمہ کے اور برادر عمزاد رسول خدا کے تھے اور داماد تھے اور نکاح
آپکا عرش پر ہوا اور سردار جوانان جنت ہین شیر خدا کا خطاب مرحمت ہوا ہے اور راز ربانی
اور رمز عرفانی جو سینہ آئینہ صورت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مین مخفی تھے وہ بجز
خاتم الخلفا حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے کسی کو عنایت نہین ہوئے آپنے رموز مخفی اور

Marfat.com
Marfat.com

رازِ نہانی وحدت اور اسرارِ حقیقت کے حضرت علی کو آشکارا کیے اور اسمِ اعظم سکھلایا اور اپنا خلیفۂ خاص کیا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا اور خرقۂ فقر وارادت کا حضرت خاتم الانبیائے آپ کو عطا فرمایا اور جانشین اپنا مقرر کیا اور علوم لدنی اور اسرار باطنی سے محرم راز اپنا فرمایا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین شیخنا فی الاصول والتحمل علی المرتضیٰ اور نیز بیان اُنکا ہی کہ آپ کی شان مقدس مین کلام مجید کی پینتیس آیتین وارد و نازل ہین کہ جنسے علو مرتبت و افضلیت و علمیت آپ کی ثابت ہوتی ہی بطریق تصریح ایک دو آیۃ حوالہ مقام کیجاتی ہین کما قال اللہ تعالےٰ تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا اور اکثر حدیث شریف آپ کی صفتین وارد ہین کہ من اراد ان ینظر الی آدم وصفوتہ والی یوسف وجہہ والی موسے وصلابتہ والی عیسےٰ زہدہ والی محمد صلعم وخلقہ فلینظر الی ابن ابیطالب نقل ہی کہ آپ بروز جمعہ سترھوین رجب المرجب سنہ عام الفیل کو اندرون خانہ کعبہ متولد ہوئے اور مفصل حال آپ کا کتب سیر سے واضح ہے آپ جانبین سے ہاشمی نژاد ہین جسوقت یہ خبر فرحت اثر سمع مبارک پیغمبر خدا مین پہونچی تو آپ نے فرما بھیجا کہ جبتک ہم نہ آئین اس مولود کو شیر نہ پلائین جب آپ تشریف لائے تو زبان مبارک کہ مفتاح کنوز اسرار الٰہی تھی دہن مبارک علی مرتضےٰ مین رکھی اور اس مظہر اسرار ربانی نے حضرت صلعم کی زبان اقدس سے لعاب دہن چوسا اسوقت حضرت رسالت پناہ نے ارشاد کیا کہ اسوقت تمام اسرار حق و حبیب حق بوسیلہ اس لعاب دہن کے اس مولود کے سینہ بے کینہ مین سرایت کر گئے اور آپنے اُسوقت نام اُس مولود کا علی رکھا القاب و اسما اُس ولایت پناہ کے ایکسو ایک ہین کہ درج تفصیل ہین و ہو ہذا علی ولی وصی رضی مرضی مکی و فی وافی عانی زکی زاکی تقی نقی قاری والی سخی داعی مصلے قریشی ہاشمی مرتضی اخ المصطفے ابوالحسن ابو تراب مومن حارث عابد زاہد ساجد راکع قاسم صایم صادق صاحب کنیت صالح فاضل واصل کامل اکمل ناصح محرم اسرار

Marfat.com
Marfat.com

ممہد منی مکنی محلل محرم منعم مکرم محترم نجیب نصیب غالب خلیل شریف مشرف امیر مسعود مسلم سلم
سالم قایم قوام شہید حمید جلی حر مسدد مجتہد علیم عالم معلم اعلم حافظ ناصر طاہر مطہر طیب مطلب
عادل باذل جواد رؤف کبیر کریم حلیم حکیم شجاع منصور جمیل غازی مظفر غضنفر سید مبین
حاضر ناظر فاتح راجح وحفہ جاہد طالب ضابطہ بکر عزیز سعید عاف موجہ حیدر ابن عم رسول اللہ
اخ النبی اور زہاد ان اسمائے متبرک کے سوا حضرت کو یاد کرتے ہین - امیر النحل امام المتقین
امیر المومنین مظہر العجائب والغرائب زوج زہرا بوسف اللہ اسد اللہ نور اللہ عزت اللہ
عصمت اللہ غضنفر اللہ ولی اللہ ولی الملک ولی الجمیل ولی الجلیل ولی المبتدی ولی الحمید
ولی القانع ولی القاہر ولی القہار ولی السلام ولی المنعم ولی الشکور ولی الغافر ولی العظیم
ولی المجیب ولی الغنی ولی العز وختم الخلفاء الراشدین عبد الحی عبد القیوم عبد المومن عبد الصبور
عبد الستار عبد الغنی عبد السمیع عبد البصیر عبد العلیم عبد الحکیم عبد المستغنی عبد القدوس عبد الصمد
عبد الرزاق عبد الرب رضی اللہ تعالے عنہ واولادہ الطیبین اجمعین - یہ جملہ اسماء والقاب
وکنیت آپ کے ہین حضرت کی اولاد امجاد اور ازواج مطہرات بدین تفصیل تھے کہ ازواج
مین اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تھین بعد رحلت سیدہ عالم کے حضرت زینب
ونامہ بنت ابو العاص وام البنین بنت حزام اسما بنت عمیس الخثعمیہ ام حبیبہ بنت ربیعہ و
خولہ بنت جعفر وصہبا بنت امراء القیس ام سعید بنت عروہ ولیلی بنت خالد یہ سب خواتین
عصمت آئین تو تھین اور اولاد احفاد آپ کے بائیس۲۲ فرزند اور سولہ۱۶ دختر تھین اول
خلف ابو محمد الحسن دوسرے ابی عبد اللہ الحسین تیسرے محسن کہ لقب انکا طاہر تھا اور
محمد حنفیہ اور عمر اور عباس وجعفر وعبد اللہ عثمان ومحمد اصغر عبد اللہ یحیی عون ابو بکر
حاتم حاکم قاسم غالب ناصر عابد یہ بائیس۲۲ فرزند دلبند تھے اسمائے دختران زینب کبرے
زینب صغرے رقیہ کبرے رقیہ صغرے ام الحسن رملہ نقیبہ امہانی ام الکرام ام جعفر ام سلمہ
میمونہ خدیجہ فاطمہ ام کلثوم یہ سولہ۱۶ دختران حضرت کے نام ہین آپکا عظمت وجلال مشہور ہے جہان

Marfat.com
Marfat.com

نقل ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ شیر خدا کے زانو پر سر رکھکر خواب آرام مین تھے کہ آفتاب
قریب غروب کے ہوا اسمین حضرت بیدار ہوے آپ نے دعا کی کہ ببرکت علی آفتاب جس جگہ ہی
ٹھہر جاوے بحکم خداے جلیل آفتاب اپنے مقام پر ٹھہر گیا حضرت مولا علی نے وضو تازہ کیا
اور نماز عصر پڑھی اور آفتاب اپنی جگہہ پر رہا جب سب کامون سے فارغ ہو گئے تب آفتاب
غروب ہوا نقل ہی کہ حضرت شاہ ولایت متوجہ سفر بابل ہوے راہ مین عبور فرات وقوع
مین آیا اسی طرح نماز عصر قضا ہونے لگی ببرکت دعاے حضرت کے آفتاب کی جنبش نہونے سے
وقت نماز برقرار رہا اور حضرت نے چندتن کے ساتھ نہایت فارغ البالی سے نماز ادا کی بعد
فراغ صلوۃ کے آفتاب یکبار غروب ہو گیا نقل ہی کہ آپ کے فقر و فاقہ اور استغناے تسلیم و
رضا کی یہ صورت تھی کہ حضرت اکثر بعد تین دن کے بعض اوقات بعد پانچ چھہ روز کے روزہ
افطار کرتے اور فاقون مین بسر کرتے افطار آپ کا ایک چلو پانی اور ایک مشت جو کے ستو
مقرر تھے اور اس امر سے کسی کو اطلاع نہ دیتے ان تکالیف کو نعماے الہی سے تصور کر کے
نہایت صبوری اور شکوری سے شیرین کام شکر و سپاس ایزدی مین رہتے تھے حضرت بدرجہ نہایت
صابر و شاکر و قانع تھے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ بہترین نعمات کیا ہی ارشاد کیا کہ
غنا القلب باللہ یعنی خدا تعالے کی معرفت سے دل کو تونگر رکھنا جسکو یہ دولت حاصل ہی
دنیا اسکو فقیر نہین کر سکتی اکثر اوقات مومنین کو اطاعت و عبادت باری مین سرگرم و مستعد
فرماتے اور زہد و تقوی کی لذت کو چکھاتے مواعظ و نصائح مین نہایت جد و جہد ادا کرتے
اکثر بعض جماعت کو حلقہ کر کے چاشنی رموز رشد و ارشاد سے شیرین مذاق فرماتے فقر و فاقہ و
اتقا سے کام تھا ہمیشہ محتاجون اور غریبون سے دوستی رکھتے سائلون کا سوال پورا کرتے نقل ہی
کہ جب سرور کائنات صلعم اپنے عم ابی طالب کے یہان ایام حمل مین جاتے آپ اپنی والدہ کے
شکم مین واسطے تعظیم کے متحرک ہوتے تو آپ کی والدہ ماجدہ کھڑی ہو جاتین نقل ہی کہ جب حضرت
گھوڑے پر سوار ہوتے تو ایک رکاب مین پانون رکھتے اور قرآن شروع کرتے جب دوسری

Marfat.com
Marfat.com

رکاب مین پانؤن رکھتے تو قرآن شریف ختم کرتے اس قلیل ساعت مین ہمیشہ ختم کلام مجید
کیا کسی نے پوچھا کہ حضرت کسطرح آپ ختم کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ حرف بحرف پڑھتا ہون
نقل ہی کہ وقت افطار اسقدر گریہ کرتے تھے کہ ریش مبارک اور جامۂ تن تر ہو جاتے روزہ
نہایت عزیز اور گرامی رکھتے تھے اور یہ فرماتے کہ مین گرسنگی سے ہمیشہ نہایت خوش ہون اور
کمال لذت پاتا ہون اور طعام کے حلال و حرام مین تامل کرتا ہون کہ اسکا حساب دنیا اور
حرام کے عذاب کی فکر ہی نقل ہی کہ جب حضرتؑ کوفہ مین تشریف لیگئے اور وہان کی مسجد
مین مشغول عبادت رہتے تھے وہین ایک پیر نابینا عسیر الحال بکیس و مفلوک رہتا تھا حضرت
امام الہدیٰ انیس الفقرا کو اُسکے حال پر رحم آیا کمال توجہ فرمائی اور نہایت رفق و ملاطفت
سے اُسکی خبرگیری رکھتے تھے جو طعام لذیذ کہ اہل کوفہ آپ کی دعوت کالاتے تھے وہ سب
اُس نابینا کو دے دیتے تھے ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی محفل مبارک مین
دسترخوان پر جہان اور لوگ تھے وہ نابینا بھی موجود تھا اور وقت خورش طعام زیر دامن
طعام چھپاتا جاتا تھا امام ہمام کی نظر اُسپر جا پڑی فرمایا کہ ای شخص تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے
اور گھر جاویگا تو اور کھانا تجکو دیا جاویگا پھر کسواسطے بے صبری کرتا ہی اور کھانے کو چراتا ہی
اُسنے عرض کیا کہ ای نور چشم بتولؑ مین اپنے گھر کے واسطے یہ کھانا نہین چھپاتا ہون میرا
ایک محسن شفیق ہی اُسکے واسطے رکھتا ہون امام نے پوچھا وہ کون ہین عرض کیا کہ وہ صائم الدہر
قائم اللیل ہی حضرت نے کہا زیادہ تصریح کر التماس کیا کہ وہ بھوکون کو کھانا کھلاتا ہی
عاجزون کی خبر لیتا ہی پھر امام نے ارشاد کیا کہ مشرح کہہ کہا کہ وہ شخص ہی کہ اُسکی تکبیر کہنے کے ساتھ
جملہ اشجار و احجار سقف و جدار تکبیر ادا کرتے ہین اور دوسرے تیسرے دن جب افطار روزہ
کرتا ہی تو کسی قدر جو کے ستو کھاتا ہی یہ طعام اُس شفیق کے واسطے لیے جاتا ہون اُسوقت
امام عالیمقام بہت روئے اور فرمایا کہ وہ مجمع صفات علیؑ مرتضیٰ حیدر کرار ہمارے پدر
بزرگوار ہین اس قسم کے طعام تناول نہین فرماتے ہین ہر چند ہم سب فرزند اُنکی منت کرتے ہین

Marfat.com
Marfat.com

لیکن وہ قبول نہین کرتے ہین ہمیشہ لذات دنیوی سے محترز اور مجتنب رہتے ہین فقر و فاقہ مین
اوقات بسر کرتے ہین چنانچہ وہ مرد کچھ طعام حضرت کے پاس لیگیا لیکن آپنے نہین کھایا
اور ساکین کو دے دیا اللہ اللہ مجاہدات نفس اور ریاضت شاقہ تقوای و طہارت حضرت کی
ذات عالی پر ختم ہین اوصاف آپ کے ہرگز حیطۂ تحریر و تقریر مین نہ آوین اور نہ آسکے
نقل ہی کہ کسی مقام پر چند جہودی فراہم بیٹھے ہوے تھے ناگہان ایک درویش ادہر سے
اُدھر آ گذرا اور جماعت کو دیکھکر روائے حاجت چاہی سوال کیا جہودون نے سائل کو
مسلمان دیکھکر تمسخر کرنا شروع کیا اتفاقیہ سامنے حیدر کرار سخی نامدار تشریف لاتے تھے
جملہ جہودون نے بطریق استہزا و تمسخر فقیر سے کہا کہ دیکھ وہ شاہ مردان آتے ہین اُنسے
عرض حاجت کر درویش خدمت والا مین حاضر ہوا اور سوال کیا حضرت نے اُسکا ہاتھ
پکڑکے دس بار درود شریف دم کی اور مٹھی اُسکی بندکردی اور رخصت کیا درویش نے
پھر اُسی حلقہ مین جاکر سوال کیا جہودون نے کہا کہ تجکو علی مرتضے نے کیا دیا اُسنے کہا کہ
دس مرتبہ درود پڑھوی ہو اور مٹھی بند کردی ہو جہودون نے اُسکی مٹھی اپنے ہاتھ سے
کھولی دیکھا تو عجب نقود و کنوز اسرار غیب ہین یعنی بہت دینار سرخ اُسکی مٹھی مین بند ہین
اس حال کو دیکھکر تمام جم غفیر جہودون کا بصدق دل حلقۂ اسلام مین داخل ہوا نقل ہی کہ
بزمانۂ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک اعرابی فریاد کنان دنالان زنان
دارالانصاف خلیفہ اکبر مین آکر متظہر مدعا ہوا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے فلان مقام پر فلان روز مجھسے
شتر سرخ مو بیش قیمت قرض خریدے تھے حضرت نے تو انتقال فرمایا اب مین کس سے کون
مگر خلیفہ وقت ادا فرمائین حضرت صدیق اکبر نے حسب ضوابط شرعیہ اُس سے فرمایا کہ گواہ
اور تمسک مکمل پیش کر اعرابی سخت گھبرایا احضار شاہدین و ثبت تمسک سے معذور تھا
صاف انکار کیا اور کوئی وجہ ثبوت پیش نکر سکا مگر دعوی صادق طلب مدعا سے دست کش نہوا
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین گیا وہان بھی وہی جواب پایا پھر حضرت عثمان

جامع قرآن رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جاکر ملتمس ہوا وہان بھی مثل اول کے جواب صاف پایا
اور رونے لگا ایک شخص نے کہا کہ تو حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جا اگر دعوے
تیرا صحیح ہے تو مدعا تیرا وہان حاصل ہوگا اعرابی اُسی طرح گریان خدمت سراپا سعادت حضرت
ولایت پناہ مین حاضر ہوا اور عرض مدعا کیا اور سب ماجرا بیان کیا آپ نے تھوڑی دیر
تو تامل فرمایا اور پھر آپ کو فرمودہ حضرت رسالت پناہ یاد آیا کہ آپ نے حالت بیماری
مین ارشاد فرمایا تھا کہ بعد میرے ایک اعرابی تمھارے پاس آویگا اور سو شتر کا دعوے کریگا
تم اُسکو ہمراہ لیکر جنگل مین فلان ٹیلہ پر جانا اور یہ دعا پڑھنا بحکم خداے قدیر اُس ٹیلہ
سے ایک مہار شتر پیدا ہوگی اُسکو پکڑ کر کھینچنا تو سو شتر سرخ مو کی قطار نکلیگی وہ اُس اعرابی
کے حوالہ کر دینا پس اُسی وقت حضرت سلطان الاولیا نے حضرت سلمان فارسی کو بُلوا کر فرمایا
کہ باجتماع جملہ مردمان شہر مدینہ مین منادی کرادو کہ جملہ صغار و کبار شہر کے فلان وقت فلان
جگہ مجتمع ہون اور تماشاے قدرت ایزدی کا ملاحظہ کرین حسب الحکم منادی تمام شہر مین
ہوگئی دوسرے دن علی الصباح تمام خلق انبوہ در انبوہ اُسی مقام معہود پر جمع ہوئی اور
خلیفہ رسول اللہ صلعم اور جملہ اصحاب اُس جگہ موجود ہوے اس اثنا مین حضرت شاہ ولایت
ایک جماعت کثیر کو ہمراہ لیے ہوے اُسی مقام پر تشریف لائے اور اعرابی بھی حاضر ہوا قریب
پشتہ ریگ کے روبقبلہ ہو کر آپ نے اول درود شریف پڑھی اور پھر وہ دعا جو حضور نے
فرمائی تھی پڑھنی شروع کی جسوقت دعا تمام ہوئی ایک مہار شتر پشتہ ریگ سے نمودار ہوئی
آپ نے بسم اللہ کہکر اُسکو کھینچا ایک شتر سُرخ مو نکلا اور پیچھے اُسکے قطار شتران کی نکلنے لگی
آپ نے وہ مہار حوالہ اعرابی کے کر دی اور فرمایا کہ تیرے اونٹ ایسے ہی تھے اُسنے اقرار کیا
حاضرین نے اُسوقت یہ کرامت حضرت رسالت پناہ کی دیکھکر سبحانک اللہ عظمت
جلالک کا شور کیا اور جسقدر کفار وہان موجود تھے اور پہلے اُنکو ایسا یقین نہ تھا بصدق
دل ایمان لائے اور اعرابی نے یہ اعجاز حضرت رسالت پناہ اور کرامت حضرت ولایت دیکھ

دیکھکر شکر ادا کیا اور شاد و شاد وہان سے اپنے گھر کو معاودت کی الحق راست ہی شعر علی کو کوئی کیا جانے
علی کو مصطفے جانے + علی جانے علی کو کچھ اگر جانے خدا جانے + نقل ہی کہ حضرت ابو تراب شمس الشموس
انیس النفوس تمام شب بیدار رہتے تھے اور خشوع و خضوع کے ساتھ تسبیح و تہلیل مجاہدہ نفس
و ریاضت شاقہ و ثناے الٰہی مین مشغول رہتے تھے وقت طلوع آفتاب کے رو بقبلہ ہو کر
حضرت سید المرسلین پر درود ناحدود پڑھتے تھے پھر شوق وعظ مین صرف ہمت فرماتے
اور اکثر عالم ذوق مین رہتے افعال و اقوال آپ کے حضرت سرور کائنات سے نہایت مماثل
تھے جب سے خرقۂ فقر و ارادت کو تن مبارک پر آراستہ کیا تھا آپ کو اکثر گریہ و زاری و خوف
باری طاری ہوتا فرماتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت سلطان دو عالم کا اسواسطے ہر وقت
زیب بدن کیا ہی کہ اسکی برکت سے حصول مقاصد عشق الٰہی ہون اور حضرت نے اس دولت
خاص کا مجکو امین فرمایا ہی ایسا نہو کہ غیر متابعت افعال یا اقوال و سنت و طریقت حضرت
محبوب رب العزت کے وقوع مین آوین اور فرداے قیامت کو شرمسار ہون۔ نقل ہی
کہ ایک مرتبہ ہنگام پیکار پاے مبارک مین پیکان تیر ٹوٹ کر رہگیا لوگون نے ہر چند نکالا مگر قدم
مبارک سے نہ نکلا اور پاے اقدس پر ورم آگیا اس تدبیر مین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حضرت کو وقت نماز حضور قلب ہوتا ہی اور آپ ذوق و شوق مین ایسے بیخبر
ہوتے ہین کہ اگر لاکھ نشتر جسد اقدس مین لگین تو حضرت کو مطلق خبر نہو چنانچہ لوگون نے
ایسا ہی کیا کہ جب یہ دیکھا کہ پیکان کسی تدبیر سے نہین نکلتا ہی اور آپ کو نہایت تکلیف
ہوتی ہی تو اُسوقت موقوف رکھا اور جب آپ نماز مین مشغول ہوئے تو خادمون نے وہ
پیکان پاے اقدس سے نکال لیا اور حضرت کو مطلق خبر نہوئی جب نماز سے فارغ ہوئے
اور پاے مبارک پر خون روان دیکھا تو آپ نے تجدید وضو کیا اور نماز مین بدستور مصروف
ہوئے سبحان اللہ ذات والاصفات عجب جامع حسنات تھی کہ ہر صفت مین ایک نمونہ
قدرت الٰہی کا تماشا ہوتا تھا۔ حال کرامت اشتمال آپ کے حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہین

Marfat.com
Marfat.com

اور مثل آفتاب کے اظہر بلکہ ہر شخص ماہر اسواسطے چند سطرین بطریق ایجاز کے اپنے درج ہوتی ہین
نقل ہی کہ حضرت شاہ ولایت نے چہہ خلیفہ اپنے کیے تھے ایک حضرت امام المسلمین حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ دوسرے امام ہمام حضرت امام حسین علیہ السلام تیسرے قطب الاقطاب حضرت
خواجہ اویس قرنی چوتھے حضرت قطب اب لکین حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
پانچوین کمیل بن زیاد چھٹے قاضی ابو المقدم بن ہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت نے چوبیس برس
خلافت کی سن مبارک آپ کا بعض روایات سے ساٹھ برس کا تھا اور بعض پینسٹھ سال کا
بیان کرتے ہین سنہ چالیس ہجری نبوی مین سترھوین رمضان المبارک شب جمعہ کو یا تیئیسوین
ماہ مذکور کو حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا اور واصل الی اللہ ہوئے نقل ہی کہ بعد شہادت
ایک شخص مرہ بن قیس کافر شقی ازلی نے نہایت قساوت قلبی سے قبر شریف کا کھودنا چاہا اور نعش
مبارک کا نکالنا منظور کیا قریب روضۂ اقدس کے اس خیال بد مآل سے آیا ہنوز مرتکب
اس فعل بد کا نہوا تھا کہ اندرون مرقد مطہر سے دو انگشت مثل ذوالفقار نکلین اور گردن
ملعون پر لگین بسان تیغ تیز سر کو قلم کیا اور وہ ناری اُسیوقت کرۂ نار کو پہونچا جب اور
مردودون نے یہ کرامت حضرت کی معائنہ کی خیالات فاسدہ سے تائب ہوئے الحق ممات اولیا
حیات مقبول بارگاہ صمدی کو ہر وقت حیات ہی انکو ممات نہین ہی شعر کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است ۔ اور واقعہ شہادت آپ کا مشہور ہی کہ آپ کے غلام
ابن ملجم نے اندرون مسجد کوفہ کے وقت عبادت جناب باری کے زخمی کیا اور جب لوگون نے اسکو
گرفتار لیا تو آپ نے اپنا خون بخشدیا اور اُسکو کچھ تشدد نہ کیا بلکہ جب آپ کے واسطے شربت آیا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن ملجم کو دے آؤ کیونکہ اُسکو مجھ سے زیادہ تشنگی ہی اللہ اللہ باوجود اب
بڑی خطا کے بھی آپ نے عطا فرمائی یہ شان ستاری کا جلوہ ہی ۔ اور آپ کے مدفون ہونے
اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ بموجب وصیت کے شتر پر نعش مبارک کا صندوق رکھ
کر وہ درمیان کوہ نجف لیگیا اور بعض کہین اور بیان کرتے ہین لیکن روایت اول پر

Marfat.com
Marfat.com

اتفاق ہے بیسوین ماہ رمضان سنہ چہل ہجری نبوی صلعم کو آپ رونق بخش خلد برین ہوئے
چنانچہ تاریخ وفات آپکی مشہور ہے — ابن ملجم برید فرق علی — انا للہ وانا الیہ راجعون فقط

بیان حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

بعد شہادت حضرت شاہ ولایت کے سلسلۂ خاندان والاشان چشتیہ کا خواجہ خواجگان حضرت حسن بصری سے رونق فزا ہوا اور منصب خلافت طریقت و معرفت حضرت کو ملا خواجہ صاحب نہایت متقی اور پارسا تھے اور ریاضت اور مجاہدہ سے ایک دم خالی نہ رہتے صاحب کرامات اور مستجاب دعوات تھے آپکی ذات مصدر سعادات تھی کنیت آپکی ابو محمد اور بعض ابو نصر کہتے تھے آپ تابعین مین افضل و اعظم ہین امام الحرمین بھی تھے کلام کرامت نظام آپکا غایت فصاحت و بلاغت سے مثال کلام انبیا تھا خلاصۂ آپکی تقریر مین عین پرتوۂ کلام معجز نظام حضرت خیر الانام نمایان ہوتا تھا عالم علم ظاہری و معنوی تھے واقف راز خفی و جلی تھے حضرت شاہ ولایت نے آپکو وہ خرقۂ فقر و ارادت کا عطا فرمایا تھا جو حضرت سید المرسلین سے حضرت کو ملا تھا اوصاف حضرت خواجہ کے بے حد و بے عد ہین مقام سلوک و وصول و فضائل جلائل اجتہاد و زہد و تقوی فقر و ورع تصرفات و تقربات و غنائم مین آپکا سرمایۂ وافی جناب باری سے ملا تھا آپ صاحب ولایت باعظمت تھے ہدایت و ارشاد مواعظ و نصائح سے لوگونکو بذل نعمت فرماتے تھے اکثر آدمیون کو ارشاد کلام سلوک و عرفان سے نرم دل کرکے واصل محبت الٰہی کرتے تھے قطع نظر ماہریت علم باطنی کے علوم ظاہری مین بھی آپکو منصب امامت حاصل تھا چنانچہ اکثر مقامات پر کتب متداولہ مین اکثر جگہ امام بصری لکھا ہے آپکے تصرفات سے یہ چند امور مشہور ہین کہ محفل خاص مین فاسق و فاجر جاکر تائب ہوتے تھے پھر تمام عمر نام فسق و فجور کا نہین لیتے تھے اور دنیا دار ترک دنیا کرتے تھے۔ نقل ہے کہ حسن لولوی کہ ابتدا مین نہایت مالدار تھے اور سوداگری کرتے تھے آخر ایک روز جذبۂ محبت الٰہی نے کشش کی تمام مال و منال اپنا خدا کی راہ مین تقسیم کردیا اور قوت یک ذرہ بھی نہ رکھا اور حضرت

Marfat.com
Marfat.com

علیؓ کی خدمت مین رہنا اختیار کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اس حد کو پہونچایا کہ بعد چار پانچ روز
کے افطار صوم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا حضرت مرتضی علی سے
پایا ہی کیونکر متابعت نکرون اور لکھا ہی کہ ستر برس تک آپکا وضو سوائے متوضا کے نہین گیا
اور آپ سردار اس گروہ فقر کے تھے - ایک شخص نے کہا کہ حسن بصری نے یہ بزرگی کیونکر پائی
دوسرے بزرگ نے بجواب اُسکے فرمایا کہ حسن کو ساتھ خلق کے کچھ حاجت نہین اور خلق کو حسن
کے ساتھ علم و فضل اور نصیحت اور ہدایت کی حاجت ہی نقل ہی کہ جسوقت حضرت بصری تولد
ہوئے تو روبروے حضرت عمرؓ کے لیگئے آپ نے دیکھکر فرمایا کہ اس طفل کا نام حسن رکھو کہ صورت
مین حسین ہی - نقل ہی کہ حالت شیرخوارگی مین حضرت بی بی ام سلمہؓ کی خدمت مین تھے
اور آپ نے شیر اپنا پلایا ہی اور یہ ہی سبب زیادہ تر بزرگی کا ہی کہ بی بی صاحبہ موصوفہ نے
انکے حق مین دعا کی ہی کہ آلہی اس طفل کو مقتداے خلق کر اور ایسا ہی ہوا - نقل ہی کہ ایک روز
پیالہ مطہرہ حضرت رسالت پناہ صلعم کا پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا خواجہ نے وہ پانی بالکل پی لیا
جب حضرت نے وہ پانی طلب کیا تو بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ پانی تو حسن پی گیا اسوقت
رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جسقدر اُسنے پانی پیا ہی اُسیقدر علم میرا اُسمین سرایت کر گیا اور آپنے
ایکبار بغل مین بھی لیا ہی نقل ہی کہ آپ اکثر خاموش رہتے تھے اور باتین کم کرتے تھے اور
خلوت مین تشریف رکھتے تھے اور یہانتک رویا کرتے کہ پانی آنسوؤن کا ناودان مین سے
ہوکر نکلا کرتا اور جو کوئی دریافت کرتا کہ یہ پانی کیسا ہی تو آپ فرماتے کہ یہ پانی چشم گنہگاران
کا ہی اور آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل درد تھے اور راگ اکثر سنا کرتے اور خوف خدا
بہت کیا کرتے اور جب کوئی ذکر خدا کرتا تو آپ سنکر بیہوش ہو جاتے آخر روے مبارک پر پانی
چھڑکتے جب ہوش آتا اور آپ اُس حالت مین فرماتے کہ آلہی حسن گنہگار ہی اسیر حسرت
اور فرداے قیامت کو شرمندہ نکرنا نقل ہی کہ ایک روز مالک دینار نے آپ سے سوال
کہ عقوبت عالم کیا ہی فرمایا کہ مرنا دل کا پھر سوال کیا کہ مرنا دل کا کیا ہی کہا کہ حب دنیا اور اسکی

Marfat.com
Marfat.com

شخص نے پوچھا کہ حال ہم دنیاداروں کا کیونکر ہی آپ نے فرمایا کہ لوگ جسطرح دریا مین ہوں
اور کشتی شکستہ ہو۔ نقل ہی کہ ایک روز ایک شخص نے کہا کہ فلان شخص حالت جان کنی مین
ہی فرمایا کہ یہ ست کہہ بلکہ یون کہو کہ ہفتاد سال سے وہ شخص جان کنی مین تھا اب اُسے مخلصی ہوئی ہی
اور اپنی جگہ پر پہونچیگا یہان مسافرت مین تھا نقل ہی کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ میرے
نزدیک گوسفند آدمی سے آگاہ زیادہ ہی دُور سے آواز شبان کو سُنکر چرائی سے باز رہتی ہی
اور آدمی سخن خدا بھی سُنکر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہیہات ہیہات نقل ہی کہ کسی نے
آپ سے دریافت کیا کہ مسلمانی کیا شی ہی اور مسلمان کون ہی آپ نے فرمایا کہ مسلمانی کتاب
مین ہی اور مسلمان گور مین اور ارشاد کیا کہ جو شخص بعد اپنے دنیا کو دیکھنا چاہے وہ نگاہ کرے
کہ دنیا بعد اوروں کے کیونکر ہی اُسپر اپنا بھی قیاس کرے اور فرمایا کہ توریت مین
لکھا ہی کہ جسنے قناعت کی وہ بے نیاز ہو گیا اور جسنے حسد ترک کیا وہ مؤدب ہوا اور
جسنے صبر کیا اُسنے برخورداری جاوید حاصل کی اور فرمایا کہ معرفت جاوید وہ ہی کہ اپنے
مین ایک ذرہ خصومت نہ دیکھے نقل ہی کہ آپ نے ایک روز اپنے خادم سے فرمایا کہ
بیرلے افطار بازار سے نان و ماہی بریان خرید کر لا خادم نے ایسا ہی کیا جب حضرت نے
غذاے لطیف دیکھی نہایت تاسف سے کہا کہ درویش کو غذاے لطیف سے کیا تعلق
خادم نے عرض کیا کہ خود حضور نے یہ طعام منگایا ہی اب کھانے مین تامل کسواسطے ہی حضرت نے
افسوس کرکے ایک نعرہ دل سے کیا اور سُنا بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے رجوع بخدا
ہو کر عرض کی کہ خداوندا حسن نے سہو سے گناہ کیا ہی تو عفو کر اور فقرا کے دفتر سے نام اُسکا
خارج نفرمایا بعد اسکے ازروے ندامت و تاسف ایک چلہ بھر کچھ نہ کھایا اور معترف
گناہ ندامت رہے تا آنکہ نداے غیب آئی کہ اے حسن ہمنے عفو کیا اور درویشان کامل پر تجکو
سروری دی مگر فروتنی و شکستہ حالی کو ترک نکر کہ ہم انھین چیزون کو عزیز رکھتے ہین
نقل ہی کہ حضرت ایک دفعہ ایک گروہ کے ساتھ حج کو جاتے تھے راہ مین تشنگی لوگون پر

Marfat.com
Marfat.com

غالب ہوئی ناگہان ایک چاہ پر پہونچے کہ ڈول رسّی اُس پر کچھ نہ تھا اُسوقت خواجہ کامل الیقین نے
ہمراہیون سے خطاب کیا کہ مین نماز پڑھتا ہون اور تم کوئین پر پانی پہونچا پس حضرت تو مصروف
نماز ہوئے اور آدمی جو چاہ پر گئے تو کوئین کو ابلتے دیکھا سب نے سیراب ہوکر پانی پیا اور کسی نے
وضو کیا آخر کسی شخص نے کوتہ اندیشی سے ایک ظرف پانی اس سے بھر لیا سو آب جوشان تہ
چاہ مین پہونچا حضرت خواجہ نے ارشاد کیا کہ اے شخص تو نے رحمت خدا پر اکتفا نہ کیا ورنہ پانی
اسیطرح اُبلتا اور ہمیشہ لوگون کے کام آتا نقل ہے کہ حجاج ایک روز لشکر و حشم کثیر کے
ساتھ حضرت کی بزم مین داخل ہوا آپ نے کچھ توجہ نہ کی اور جسطرح باتین کررہے تھے کیے گئے
حجاج ہتھیار ہا حاضرین مین سے ایک نے یہ استغنا معاینہ کرکے کہا کہ واقع مین حسن حسن ہے
پھر حجاج اُٹھا اور بازو سے خواجہ پر ہاتھ رکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ اگر دنیا مین مرد خدا
دیکھا تو حسن کو دیکھا مردانِ خدا ایسے ہوتے ہین نقل ہے کہ ایک شخص کو عرصۂ محشر نظر آیا
اسمین حجاج کو دیکھا پوچھا کہ تو کیا مانگتا ہے جواب دیا کہ جو کچھ موحد لوگ طلب کرتے ہین یہ
اسلیے کہا کہ وقت نزع کہا تھا کہ مردمان تنگ حوصلہ کو دیکھا اسلیے کہ سب متفق اللفظ یہ ہی
کہتے ہین کہ بخشش اسکی نہوگی اور تو رحیم و غفار ہے مجھپر رحمت کر اور گویندگان پر ظاہر فرما کہ
فعال لما یرید بس تیری ہی ذات سزاوار ہے یعنی جسکے ساتھ جو معاملہ تو چاہتا ہے کرتا ہے جب حضرت
خواجہ نے یہ بات سنی فرمایا کہ یہ کیا مقام ہے زمان آخرت تھا نجات ہوگئی نقل ہے کہ ایک آتش پرست
شمعون نام حضرت قطب الاقطاب کے ہمسایہ مین رہتا تھا آخر شدت مرض سے حالت
نزع مین مبتلا ہوا خواجہ نے یہ حال سنکر بپاس حق الجوار کے اسکے گھر تشریف ارزانی فرمائی
اسکے بالین پر جاکر خطاب کیا کہ اے مشرک خدا سے توبہ کرکے اسلام لا قادر ذوالجلال تجھے
بخشدیگا اور بمکافات آتش پرستی بعد توبہ عذاب نار سعیر سے تجھکو نجات ملیگی شمعون نے
کہ خواجہ درست فرماتے ہین مگر مین بہ حمیت و غیرت دو چیز کے مسلمان نہین ہوتا ایک
یہ کہ اہل اسلام دنیا کو بُرا جانتے ہین اور پھر دنیا کو مانگتے ہین اور موت برحق جانکر

129592

Marfat.com
Marfat.com

سامان عقبیٰ نہین کرتے قطب الاقطاب نے فرمایا کہ یہ سچ مگر اہل اسلام وحدانیت خدا کے مقر ہین لاشریک جانتے ہین اور معصیت کرتے ہین تو اُسکی توبہ کے بعد متوقع آمرزش ہین اور وہ غفور الرحیم ہے بخشیگا اور تونے تمام عمر آتش پرستی مین صرف کی باانیہمہ خدمت اگر ایک انگشت بھی آگ کو لگ جاے تو فوراً جلجاے اور مین خداپرستی سے وہ طاقت رکھتا ہون کہ آتش سوزان مین ہاتھ ڈالدون تو رونگٹا بھی نہ جلے اُسوقت شمعون نے کہا کہ اگر قول آپ کا مطابق واقع ہو تو مین ابھی افعال گذشتہ سے توبہ کرکے مسلمان ہوتا ہون لیجیے یہ آتش موجود ہے امتحان کیجیے حضرت قطب الاقطاب ولی خدا نے بسم اللہ کہکر آگ مین ہاتھ ڈالدیا اور دیر تک اسمین رکھے رہے بعنایت الٰہی ایک بال بھی آپکے جسم مبارک کا گرم نہ ہوا شمعون نے یہ کرامت دیکھکر کہا کہ اے خواجہ قول آپ کا درست اور دین آپ کا صحیح ہے مگر مین نے تمام عمر آتش پرستی کی ہے اب ایک دو ساعت کے واسطے یار قدیم سے کیا اعراض کرون اچھا یہ سہی عالم آخرت مین میری آمرزش کی سند کیا ہے کہ جسپر ایمان مغفرت ہو مگر آپ کوئی دستاویز آمرزش آخروی مجھے لکھدین تو ابھی اسلام لاؤن فی الحال خواجہ باکمال نے ایک تحریر اُسکو لکھدی اسوقت شمعون بصدق دل مشرف باسلام ہوا اور بہت گریہ کرکے حضرت سے بطور وصیت کہا کہ بعد وفات آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل وکفن دین اور گور مین رکھین اور یہ بھی خط میرے کفن مین رکھدیجیے کہ بروقت ہنگام بازپرس مجھے حجت وتمسک بنجات ہو یہ باتین کرکے انتقال کیا بعد وفات شمعون حضرت خواجہ نے کمال محبت سے تجہیز وتکفین کیا اور نماز پڑھی بعد فراغت اپنے مکان آئے اور اس مبادرت سے کمال خجل ہوئے کہ الٰہی اس گستاخی کو تو معاف فرما کہ آج مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور فرمایا کہ دنیوی بادشاہ سے ایسی دلیری نہین کیجاتی مین نے سلطان ارض وسما کی جناب مین کی ہے مین کون اور تحریر مجھ کا کیا منصب اسی گمان مین خواجہ کی آنکھ لگ گئی تو خواب مین شمعون کو تاج مکلل برسر وخلعت عمدہ دربر

Marfat.com
Marfat.com

گلستان جنان مین گلگشت کرتے دیکھا خواجہ نے شمعون سے پوچھا کہ حال کیا ہی اور خدا سے
معاملہ کیونکر گذرا شمعون نے کہا کہ یا خواجہ آپ کے ذریعہ اور وسیلہ سے خدائے رحیم نے میرے
گنا و بخشدیے اور جو حال کہ تم دیکھتے ہو اس سے زیادہ عیش و عشرت مجکو حاصل ہی یہ سب
آپ کی بدولت ہی یہ آپ کا احسان مجھپر ہی اب آپ کچھ فکر نکریں اور آسودہ خاطر رہین کہ سفارش
آپ کی مقبول ہوئی اب یہ خط اپنا لیجیے مجھیے حاجت نہین اسی قال و مقال مین خواجہ بیدار ہوئے
تو اسی خط کو بستر پر پایا خواجہ نے اُسوقت سجدہ شکر ادا کیا اور جناب باری مین التماس کی
کہ آلہی رحمت تیری وسیع ہی اطاعت و عبادت کے سبب پر حصر رحمت نہین محض فضل و کرم
تیرا چاہیے سچ ہی کہ ستر برس کا مشرک تبہ کار معصیت شعار ایک کلمہ سے رستگار ہوگیا تو
موسن ضعیف و حقیر امیدوار فضل بیشمار کیونکر رحمت و مغفرت سے ناکام رہ سکتا ہی ہ
دوستان راکجا کنی محروم ہ تو کہ با دشمنان نظر داری نقل ہی کہ خواجہ بہت راگ سنتے تھے اور
سماع کو دوست رکھتے تھے اور وقت سماع وجد مین آتے آپ کا قول ہی کہ سماع اسرار
خدا مین کا ایک راز و کیفیتین ہی جو ہر دل پر اثر اپنا حسب استعداد طبیعت پہونچاتا ہی
صاحب دل اہل نسبت کو رجوع بخدا کرتا ہی اور کیفیت و ذوق و معرفت حقیقت اُٹھاتا
فاسق بد نہاد سنکر لذات نفس امارہ کا پابند ہو کر مردود ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ
ہفتہ مین ایکبار مجلس کر کے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے جبتک حضرت رابعہ بصری داخل
مین نہ ہوتین منبر پر وعظ نفرماتے جب حضرت مخدومہ ولیہ تشریف لاتین اُسوقت
آپ وعظ کہتے اور گریہ کثیر کرتے اور حضرت رابعہ مخدومہ کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے کہ اے
معظمت مآب ای عصمت قباب یہ ہنگامہ گرمی مجلس آپ کے مقدم کی برکت سے ہی لوگون نے
عرض کی کہ اے خواجہ اتنے اکابر فقرا صلحا آپ کی مجلس مین موجود ہین اور آپ انتظار مخدومہ
کرتے ہین اسکا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا کہ ہاتھیون کی خوراک چیونٹیون کے سینہ مین نہی سماتی
ہر کارے و ہر مردے سبحان اللہ ایک عورت کی علو مرتبت و شناسائی معرفت و فراخ حو

Marfat.com
Marfat.com

کو دیکھنا چاہیے کہ اُس معظمہ مقبرہ کو خدا سے کیا تقرب حاصل تھا مصرع آنرا کہ بداوند بدو دہند
بداوند۔ نقل ہی کہ ایکبار سفر بیت اللہ مین آپ نے ایک خربزہ ایسا پایا جسکی گٹھلی زرین تھی
حضرت نے مکہ معظمہ مین پہونچکر اُس زر سے طعام نوش کیا اور تقسیم کر دیا بعد چند سے مدینہ
منورہ کو گئے وہان دیکھا کہ ابو بکر اور عمر المقری قرآن پڑھاتا ہی مقارن اس حال کے
ایک لوکا سہ جمال قرآن شریف پڑھنے کو ابو عمرو کے پاس آیا معلم مذکور امرد کو خوبصورت
دیکھکر مائل ہوا اس خیانت سے ابو عمرو تمام قرآن مجید آغاز سے آخر تک حرف بحرف بھول گیا
ابو عمرو اپنی تقصیر پر متنبہ ہو کر گھبرایا اور خیال فاسد سے توبہ کی اور نادم ہوا اور حضرت
کے قدم پکڑ کر عذر تقصیر کیا اور بخشش چاہی آپ کو اُسکی زاری پر رحم آیا فرمایا کہ زمانہ
حج ہی تو بھی حج کو جا بعد فراغ حج مسجد خیف مین جا وہان محراب مین ایک پیر مرد بیٹھا ہوگا
اُنکو سلام کر کے الگ گوشہ مین کھڑا ہو جانا اور بعد فراغ اشغال اُن بزرگ سے
اپنی سرگذشت کہنا انشاء اللہ تعالے اپنا مقصد پائیگا ابو عمرو نے فرمودہ خواجہ پر عمل کیا
اور وہان جاکر دیکھا تو ایک پیر مرد بیٹھے ہین اور انبوہ کثیر اُنکے گرد و پیش ہی ابو عمرو سلام
کر کے ایک گوشہ مین کھڑا ہو گیا جب وہ بزرگ اپنے اشغال سے فارغ ہوئے اُسمین ایک
بزرگ نورانی صورت باہر سے آئے ابو عمرو تو وہین کھڑا رہا اور وہ پیر مرد اور سب حضار
واسطے تعظیم اُس بزرگ کے دروازہ تک گئے اور پیشوائی کر کے لائے پھر باہم دونون مین
صحبت اور مجالست ہونے لگی جب وقت نماز آیا وہ بزرگ نورانی صورت اُٹھا اور
ساتھ ہی اُسکے تمام حضار بھی چلے گئے پیر مرد اکیلا رہگیا اُسوقت ابو عمرو کو پاس بلا کر
اُسنے تمام اپنا واقعہ بیان کیا پیر مرد نے آسمان کی طرف دیکھا ہنوز سر نیچا نہ کیا تھا
ابو عمرو کا مطلب حاصل ہو گیا ابو عمرو قدمون پر گرا اور شکر اس احسان کا ادا کیا
پیر مرد نے پوچھا کہ تجکو میرے پاس کسنے بھیجا تھا کہا حسن بصری نے پیر مرد نے کہا کہ
اُن حسن بصری نے میرا پردہ فاش کیا مین رسوا ہوتا ہون اور کہا کہ تو جانتا ہی کہ

Marfat.com
Marfat.com

شخص جو آیا تھا کون تھا ابو عمرو نے کہا کہ مین واقف نہین کہا یہ حسن بصری تھا بصرہ سے
نماز پیشین پڑھکر یہان آتا ہی پھر یہان سے جاکر دوسری نماز وہان پڑھتا ہی پھر کہا کہ جسکا
امام حسن بصری ہو اسکو دوسرے کی کیا حاجت جب ایسا معین ہو تو اور سے کیون طالب
دعا و مدعا ہو- نقل ہی کہ ایک شخص بزرگ خواجہ کی مسجد مین علی الصباح گیا دیکھا کہ دروازہ
مسجد بندہی بزرگ نے دریافت حال کے واسطے درون مین کان لگائے اندر سے آواز
معلوم ہوئی کہ خواجہ دعا مانگتے ہین اور کچھ اشخاص آمین کہتے ہین تا آنکہ روز روشن ہوا
اور دروازہ کھلا تو بزرگ نے دیکھا کہ خواجہ تنہا بیٹھے ہین نہایت حیرت مین ہوا اول نماز
ادا کرکے خواجہ سے عرض کی کہ اس ماجرائے شگرف سے مجکو مطلع فرمائیے خواجہ نے کہا کہ
بشرط عدم افشائے راز بیان کرتا ہون کہ ہر شب آدینہ کو یہان پریون کا گذر ہوتا ہی مین
علوم کا درس دیتا ہون بعد فراغ تعلیم تعلم مین درگاہ آلہی مین مناجات کرتا ہون اور
یہ حاضرین آمین کہتے ہین- نقل ہی کہ کبھی کسی نے آنکھ اُس قطب الاقطاب کی بے گریہ
نہین دیکھی اور غایت لاغری سے استخوان آپ کی ایک ایک نمایان تھین- اور مغز
دماغ تک خشک ہوگیا تھا یہانتک کہ طبیبون نے آپ کی نبض دیکھی اور بہت مغموم ہو
اور روئے خادم نے دریافت کیا کہ موجب اس گریہ کا کیا ہی اطبائے کہا کہ ہمنے نبض دیکھ
معلوم کیا کہ آپ کے بدن مین بالکل خون نہین اور مغز استخوان بھی کم ہوگیا ہی پھر ایسے
شخص کی زندگی کب ہو سکتی ہی مگر قدرت خدا ہی حضرت نے نعرہ مارا اور فرمایا اے اطبا
احمق نبض عشاق کی تم کیا شناخت کرسکتے ہو حیات عوام کی مغز اور خون کے سبب سے ہی
حیات عاشقان خدا کی ذکر خدا ہی جو وقت یاد مین مشغول ہوتے ہین ہزار جان اور
جان کی قوت حاصل ہوتی ہی شعر کشتگان خنجر تسلیم را * ہر زمان از غیب جان دیگر است
نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے- خواجہ عبدالواحد- خواجہ حبیب عجمی
ابن زرین- شیخ عتبہ- شیخ محمد واسع- اور سوا انکے رابعہ بصری بھی خلفائے حضرت

Marfat.com
Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - نقل ہی کہ جسوقت آپ نے اس عالم فانی سے طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی اُسوقت کہ عالم غیب سے یہ آواز آئی - ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل حسن اور اُسی زمانہ مین ایک شخص بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ دروازے آسمان کے کشادہ ہین اور منادی کرنے والا منادی کرتا ہی کہ خواجہ اپنے خدا کے پاس پہونچ گیا اور خدائے عزوجل اُس سے خوشنود ہی اور انتقال آپ کا واقعہ تاریخ چہارم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۰ھ کو ہوا ہی چنانچہ تاریخ جویا کی اُسپر شاہد ہی - قطب ۱۱۱ - اور روضہ مبترکہ حضرت کا بصرہ سے تین کوس پر ہی - رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان حضرت خواجہ عبد الواحد قدس سرہٗ

یہ حضرت عمدہ خلفائے حضرت حسن بصری سے ہین اور خرقہ فقر و ارادت اُنھین حضرت سے پایا صاحب کشف و کرامت ماہر علم معرفت تھی اور زبدہ اولیائے کرام اور عمدہ مشائخ عظام سے تھے اور کنیت آپکی ابی الفیض تھی اور کمیل بن زیاد سے بھی نعمت حاصل کی تھی اور خرقۂ فقر پایا تھا نقل ہی کہ حضرت ہمیشہ صایم الدہر اور قایم اللیل تھے اور بعد تین روز کے روزہ افطار فرماتے اور تین لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے اور راگ ہمیشہ سنتے اور جب آپ خواجہ حسن بصری کے مُرید ہوئے اُسیوقت ترک محسوسات کیا اور جنس اور نقد اور اسباب جو کچھ آپکے یہان تھا سب خدا کی راہ مین لٹا دیا اور پھر کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی اور جب کبھی آپ کسی سائل یا مفلوک کو کچھ دیتے تو اُس ہاتھ کو پانی سے دھو ڈالتے کہ مبادا زخمی نہو جائے اور فرماتے کہ فقیر کے ہاتھ مین دینار آیا ہی کہین یہ ہاتھ مجروح نہون اور روبروے پیران عظام کے خجالت نہو کیونکہ فقیر کو تہی دست اور تہی شکم اور تہی کیسہ رہنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو ہمندی ہی اور کم ہمت ہی اور منتہی کہنا نہ چاہیے - نقل ہی کہ آپ نے ارادت سے پہلے چالیس برس ریاضت اور مجاہدہ کیا ہی اور عالم متبحر تھے اور شاگرد ان حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے تھے اور ہمیشہ خلایق سے متنفر رہتے البتہ کسی اہل دل کی خبر ملتی تو اُسکے ملنے کے واسطے

Marfat.com
Marfat.com

سنتے ہون جاتے اور خرد و بزرگ کو آپ پہلے سلام کرتے ۔ نقل ہی کہ آپ نے ایک غلام شب
کی خدمت کے واسطے خریدکیا ایک روز آدمی رات کے وقت حضرت نے اُسکو آواز دی جواب
نہ آیا اور حالانکہ دروازہ مکان کا مقفل تھا جب صبح ہوئی غلام حاضر ہوا اور چند دینار حضر
کو دیے کہ اُسپر سورۂ اخلاص منقش تھا اور عرض کیا کہ اسیطرح ہر روز آپ دینار لے لیا کیجیے
اور شب کو مجھے خدمت سے معاف رکھیے خواجہ نے اس بات کو قبول کیا بعد کتنے ہی دنون کے
ایک دن کچھ آدمی آئے اور اُنھون نے کہا کہ یا خواجہ یہ غلام آپ کا نباشی کرتا ہی اور رات کو
گورستان مین جاتا ہی حضرت نے کہا کہ آج اسکا امتحان کرونگا جسوقت شام ہوئی حضرت خواجہ
بظاہر خفتہ اور بباطن بیدار غلام کے امتحان کے واسطے چارپائی پر پڑ رہے جب آدھی
رات آئی غلام اُٹھا اور قفل کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً کھل گیا پھر قفل کو اشارہ کیا وہ
بند ہوگیا اسی طرح دوسرے دروازہ پر صورت ہوئی خواجہ بھی پیچھے پیچھے اُسکے یہ کیفیت
دیکھتے ہوئے چلے یہانتک کہ وہ قبرستان مین پہونچا اور جو لباس کہ پہنے ہوئے تھا اُسکو
اُتار ڈالا اور دوسرے کپڑے قبرستان مین سے نکالکر پہنے اور نماز مین مصروف ہوا اور
صبح تک نماز مین مشغول رہا آخر مناجات کی اور کہا کہ الٰہی اجرت میرے صاحب کی عنایت
فوراً چند دینار اوپر سے گرے اُسکو اوٹھا کر مکان کی طرف چلا حضرت خواجہ نے جو یہ
حالت دیکھی نہایت حیران ہوئے اور گمان فاسد اپنے سے استغفار کی اور ارادہ کیا کہ
اسکو آزاد کرونگا اسمین وہ غلام غائب ہوگیا اور خواجہ وہان سے واپس آئے کچھ دور
چلے تھے کہ اُنکو آدمی نظر آئے اُنسے دریافت کیا کہ شہر بصرہ یہان سے کتنی دور ہی اُنھون نے
کہا دو برس کی راہ ہی خواجہ بہت متحیر ہوئے اور سوچے کہ اب کیونکر پہونچونگا آخر
یہ خیال کیا کہ آج تو یہین مقام کرون کل رات کو جب غلام آئیگا اُسکے ہمراہ چلا جاؤنگا
غرض سارے دن وہین رہے جب رات ہوئی غلام حسب عادت وہان آیا اور عبادت
مصروف ہوا اور وقت صبح کے اُسی طرح دعا کی اور دینار اُسکو ملے دونون دن

Marfat.com
Marfat.com

دینا دیکر خواجہ کے پاس آیا اور خواجہ کے روبرو رکھکر کہنے لگا کہ دو دن کی اُجرت حاضر ہی لیجیے
اور جیسا ازادہ میری نسبت کیا ہی مجکو آزاد کیجیے خواجہ نے اُسی وقت اُسکو آزاد کیا غلام نے
چند سنگریزہ خواجہ کو دیے اور کہا کہ بالعوض اس احسان کے کہ تمنے مجکو آزاد کیا ہی یہ لیجیے خواجہ
نے وہ سنگریزہ لے لیے پھر خواجہ نے کہا کہ اب مجکو میرے مکان تک پہونچا دے غلام نے
کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھتے چلے آؤ خواجہ نے ایسا ہی کیا تھوڑی دیر مین بصرہ مین داخل
ہوے وہ غلام غائب ہوگیا اور سنگریزہ جو خواجہ کو دیے تھے جملہ جواہر آبدار ہوگئے خواجہ بہت
متحیر ہوے اور ہمسایگان کو طلب کرکے کہا کہ یارو تم اُسکو نباش بتاتے تھے اور اُسکی کیفیت یہ ہی وہ
سب حیران ہوے خواجہ نے کہا کہ نباش نور تھا نباش قبور نہ تھا اب یہان سے خواجہ کے
مراتب دیکھنا چاہیے کہ جس کا غلام ایسا ہو اُسکا خواجہ کس رتبہ کا ہوگا اور ایسے غلام کو اگر
فخر جہان کہیے تو بجا ہی ہر مولا سے بہتر ہی اللہ ایسے غلامون کا غلام کرے۔ سبحان اللہ جسے
پیا چاہے وہی سا گن۔ اور کبیر صاحب نے فرمایا ہی سچ ہی۔ جات بھانت نا پوچھے کوے
ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے نقل ہی کہ ایکبار خواجہ مسجد مین وعظ کہتے تھے اثناے وعظ مین فرمایا
کہ جو شخص مال و متاع اپنا دنیا مین راہ خدا پر صرف کرے عقبیٰ مین خداوند کریم اُسکو جنت کی
نعمتون سے شاد کام کرتا ہی حور جنان سے اُسکو مواصلت ہوتی ہی اور دنیا مین اُسے محبوب جان نواز کا
دیدار معائنہ ہوتا ہی اتفاقیہ اُس محفل مین چار بھائی حاضر تھے ایک اُنمین سے اس وعظ
کو سنکر تاثیر پذیر ہوا فوراً مجلس سے اُٹھکر گھر آیا جسقدر مال و متاع نقد و جنس تھا سب
وہ خدا مین نبذل فقرا و مساکین کرکے فارغ و آزاد ہوگیا پھر خواجہ کی خدمت مین آکر
ماجرا عرض کیا حضرت نے اُسکو تنعم اُخروی کے وعدون سے مطمئن کیا اور شغل اسم اعظم
ارشاد فرمایا مرد گرامی اوقات نے اثناے شغل اسم اعظم مین ایک باغ عجیب و غریب دیکھا
مین ایک محل نہ و دمین نظر آیا اور بہت سی عورتین حسینہ و جمیلہ گلگشت کنان اور
مزوزنان اُس ایوان عالیشان مین دیکھین ماہ وشون نے اس شخص کو دیکھکر

باہمدگر کہا کہ یہ شوہر عین المرضیہ کا ہے یہ سُنکر وہ شخص قریب اُس زمرۂ حسینان ماہ تمثال کے جاکر پوچھنے لگا کہ عین المرضیہ تم مین سے کون ہے اُنھون نے تعجب سے سُنکر کہا کہ ہم کہان اور وہ عالی درجہ کہان ہمتو عین المرضیہ کی پرستارون کی برابر بھی نہین اگر تو اُسکا مشتاق ہے تو آگے جا وہ شخص آگے بڑھا ویسا ہی گلستان وایوان بانزہت دیکھا اسی طرح گروہ عورات مہ جمال دیکھکر بطور سابق پرسش کی وہان سے بھی ایسا ہی جواب پایا قدم آگے بڑھایا چند گام چلکر ایک باغ لطیف وعمدہ دیکھا اُسمین ایک قصر عالی منزل نہایت نفیس وپاکیزہ یاقوت سُرخ کا نظر آیا وہان بہت عورتین خورشید چہرہ سہی قامت زیبا طلعت دیکھین اُنکو دیکھکر حیران ہوگیا مگر دلمین جانا کہ عین المرضیہ اسی قصر مین ہوگی آخر غور تو پوچھا کہ عین المرضیہ کو تم جانتی ہو اُنھون نے ادب سے کہا کہ وہ زینت خانہ اسی کاشانہ کی ہے اور ہم اُسکی پرستارین ہین یہ بشارت سُنکر باغ باغ ہوگیا اور مشکوے عالی مین قدم رکھا دیکھا کہ ایک تخت مرصع جواہر نگار پر ایک غیرت مہر وماہ بنہایت عظمت جاہ بیٹھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے دل منتظر سے صبر اور جان مشتاق سے ہوش رخصت ہونے لگا کچھ ضبط کرکے قریب بیٹھکر نہایت بیتابی و اشتیاق شوق بڑھانے لگا عین المرضیہ نے نہایت دلجوئی وجان نوازی سے پہلوے منتظر کو گرم کیا اور کہا کہ اے بندۂ خدا اسقدر شوق کی بیتابی آنے پر اضطرابی تھوڑا صبر وتحمل کر وصال ہمدگر مین کوئی پہر بھر کا عرصہ ہوگا تنی دیر کے لیے یہ بیقراری یہ بیان دلنواز سنکر دست وبازو شوق کو بڑھا کیا اور وعدہ یار پر تسکین سے بیٹھا کہ اسی اثنا مین آنکھ کھلگئی یہ سامان عیش وہنگامۂ تقرب جو یاد آیا خودی کو بھولکر شوق مین برنگ بسمل تڑپنے لگا اُسوقت خواجہ نے اُسکا حال اُسکے مکان مین قدم رنجہ فرمایا کہا کیا حال ہے جواب دیا کہ جو دیکھا تھا وہی نظر ہے وہی خیال ہے عین المرضیہ کی صورت دلکش لیے آرزوے وصال مین تڑپا رکھا ہے لحظہ لحظہ ملال فزون قیامت معلوم ہوتا ہے یہی جی چاہتا ہے کہ وہی باغ وہی کاشانہ وہی محبوبہ یگانہ ہو جو

Marfat.com
Marfat.com

اٹھوایکدم چین نہین خواجہ نے کہا جو بیان ہو حق ہو مگر وعدہ و اقرار سے تو یہ بھی یاد ہو ایک پہر
کے لیے اسقدر مضطرب ہوتا ہی یہ کہکر مشتاق وصال نے دم لیا اور خاموش ہو بیٹھا اتفاقیہ
اُنھی روز ایک گروہ کفار نے اُس شہر پر حملہ کیا بروقت مقابلہ بہت سے کفار اشرار
واصل جہنم ہوے بقیۃ السیف فرار ہوے اکثر مسلمانون نے بھی درجہ شہادت پایا اُن کے
شہیدون مین یہ شخص بھی تھا خواجہ از بسکہ تفحص حال مین اُس شخص کے مصروف تھے
بعد دریافت و جستجو نعش اُس شہید راہِ خدا کی دیکھی خندان رُو شگفتہ جبین پایا خواجہ نے
اپنے دست مبارک سے اُسکو دفن کیا اور یہ حکایت سراسر بشارت لوگون سے بیان کی
اور جب حساب کیا تو وقت شہادت شخص مذکور ٹھیک حسب وعدہ عالم رویا پہر بھر کا عرصہ
ہوا تھا نقل ہی کہ ایک دفعہ شیخ وقت خواجہ زمان ایک دریا پر گذرے دیکھا کہ وہان ایک
کشتی پر ملاح لوگ اور مخارق کو کچھ لیکر سوار کرتے ہین اور ایک جماعت درویشان تہیدست
کو نہین بٹھاتے آخر اسی ردوکد مین کشتی مین کرایہ دہندگان کو بٹھا کر کشتی روان کی اور
فقرا کی تہی دست سب ناکام دل مایوس و محروم پھرے قطب المشائخین کو اُن ناکامون پر رحم آیا
فرمایا کہ اِدھر آؤ ہم تم سب ملکر عنایت و حفاظت خداے عالم پر اتکالکرکے پایاب اُتر جاوینگے
اِسطرح پر کہ سطح آب پر ٹھیک کہتے جاؤ کہ عبدالواحد نے یہ کہا ہو کہ اے دریا بحکم خدا خشک ہو جا
درویشان با ارادت نے دریا مین یہی عمل کیا اور جملہ گروہ فقرا صحیح و سالم بعنایت خدا
ببرکت توجہ شیخ پایاب اُتر گئے کسی کو کچھ خوف و گزند نہوا نقل ہی کہ ایک دن شیخ المشائخ ایک
[illegible] مین پہونچے وہان ایک مرد پیر عاجز و بیکس و بیمار کو دیکھا کہ دھوپ مین مجبور [illegible]
[illegible] طاقت جنبش کی نہین خواجہ کو اُسکے حال پر نظر ترحم ہوئی دعا کی کہ اُسکے سر پر ابر
پیدا [illegible] ہوا اُس ضعیف ناچار و مجبور نے صدمہ آفتاب سے نجات پائی پیر مرد نے یہ
[illegible] کرکے عرض کی کہ یا شیخ آپ مستجاب الدعوات ہین پس میرے لیے دعا
تندرستی فرمائیے تاکہ صحت پاکر اس صدمہ سے خلاصی پاؤن خواجہ نے حسب مدعاے

Marfat.com
Marfat.com

پیر ضعیف دعا کی اور بیمن دعاے خواجہ پیر نحیف و شکستہ با قوی و توانا و تندرست ہوکر اپنے مقام مطلوب کی جانب روانہ ہوا **نقل ہی** کہ ایکبار جلسۂ خواجہ با کرامت مین چند فقراے گرسنہ حاضر تھے شدت گرسنگی سے تنگ ہوکر خواجہ سے استدعاے حلواے ترکے واسطے نہایت اصرار کیا خواجہ نے بپاس دلجوئی درویشان شکستہ حال دعا کی بمجرد دعا کچھ دینار جانب آسمان سے برسے شیخ نے فرمایا کہ اِس دولت عطیۂ آسمانی مین سے علی قدر کفاف اٹھا لو زیادہ قیمت حلواے سے نہ لو درویشون نے فرمودۂ شیخ پر عمل کیا بقدر احتیاج دینار لیکر بازار سے حلوا لائے اور سب نے خوب سیر ہوکر تناول کیا مگر خواجہ نے اُس حلوے مین سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا **نقل ہی** کہ ایک روز حضرت خواجہ کسی راہ مین چند فقیر عاجز و پریشان حال سے ملے درویشون نے خواجہ کو دیکھکر التماس کیا کہ حضرت ہم لوگ نہایت تنگدست و گرسنہ و شکستہ حال ہین اہل و عیال ہمارے فاقہ کشی مین تنگ ہین براے خدا آپ دعا کیجیے کہ ہماری کشایش رزق ہو خواجہ نے فرمایا انشاء اللہ تکلیف تمھاری رفع ہو جائیگی مگر جو ہاتھ آئے اُسکو کسی خلاف امر مین نہ صرف کرنا سیکو ہدایت کی کہ اپنے مکانون کو پھر جاؤ درویش اپنے مقامات کو واپس آئے تو ہر شخص نے اپنے گھر مین طعام لذیذ و نفیس پکتے دیکھا صاحب خانہ کو دیکھا کہ درم و دینار سے مشغول ہے ماجرا پوچھا تو بیان کیا کہ ایک شخص خواجہ عبد الواحد کے ملاقاتیون مین سے ہمارے دروازہ پر آکر یہ دینار دیکر چلا گیا درویش کیفیت واقعہ سنکر نہایت حیران و متعجب ہوے اور اسی روز سے افلاس و تنگدستی رفع ہو گئی تونگر و غنی ہو گئے اور کبھی عسرت مین مبتلا نہوے بعض نیکبخت عورتون نے یہ واقعۂ اسباب تونگری سنکر اپنے شوہرون سے کہا کہ تم کم حوصلہ تھے کہ ایسے مقبول ایزدی سے ملکر طالب دولت دنیاوی ہوے ایسے مستجاب الدعوات سے تنعم و آسایش آخروی کی درخواست کی ہوتی کہ جو ابد الآباد ہی **منقول ہی** کہ حضرت خواجہ رفیع الدرجات کے پانچ خلیفہ تھے۔ خواجہ فضیل بن عیاض و ابو الحسین علی بن ہندر

Marfat.com
Marfat.com

وابو یعقوب سوسی کہ جن سے سلسلہ ہے وشیخ اسمٰعیل بصری جو شیخ ابو النجیب سہروردی کے اصحاب مین سے تھے وشیخ نجم الدین کبریٰ کہ اصل خرقہ انھین کے دست مبارک سے حاصل و منسوب ہے اور یہ حال بتفصیل نفحات مین مرقوم ہے اور نیز اکابر اولاگ مین سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس جناب کی خدمت سے مستفید ہوئے اور ارادت و عقیدت واثق سے خرقہ پہنا اور یہ اکثر دیار مین شہرت یافتہ ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہے کہ حضرت خواجہ موصوف الصدر آخر کو بہت بیمار ہوکر صاحب فراش ہوگئے کہ مطلق نشست و برخاست موقوف ہوئی ایک روز وقت نماز کا آیا اور خادم حاضر تھا کہ آپ کو وضو کراتا اُس حال مین آپنے دعا کی کہ خداوندا اتنی دیر توانائی و صحت مجھے عطا کر کہ وضو کرکے نماز پڑھون پھر تو مالک ہے جو مشیت ہو کیجیو بمجرد دعا آپ ایسے صحیح و قوی ہوگئے کہ خود پانی بھر کے وضو کیا اور نماز نہایت فارغ البالی سے ادا کی پھر اپنے بستر بیماری پر دراز ہوگئے وہی علالت بدستور لاحق ہوگئی تا آنکہ اسی مرض الموت مین ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایک سو ستتر ہجری کو جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے مؤلف نے تاریخ وفات مین یہ فقرہ لکھا ہے بوازاولیا کامن بود

بیان خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

بعد رحلت خواجہ معصوف الذکر کے سجادۂ خلافت فقر و معرفت حضرت فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ کے جلوس سے متجلی ہوا یہ آفتاب سپہر معرفت ماہ اوج عرفان حقیقت سالک مسالک غایت ادانی راحل مراحل عرفان ربانی ابر بدار کشف و کرامت سحاب گوہر بار اوج مکرمت و موعظت نہایت بزرگ باکمال و جامع الاوصاف ہوئے ہین کنیت آپ کی ابو علی و بقول بعض ابو الفیض بھی ہے اسرار و معارف ایزدی مین شناسائی و یکتائی حاصل تھی مسکن آپ کا کوفہ ہے اور بعض خراسانی الاصل بتاتے ہین کہتے ہین کہ مصر مین متولد ہوکر مصر مین بزمان طفولیت رہنا ہوا بعضے بخاری المولد بیان کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب آپنے خرقہ

Marfat.com
Marfat.com

ارادت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا اور نیز آپ کو شیخ الشیوخ
ابی غیاث بن منصور بن معمر سلمی کوفی نے جنکو محمد حبیب نوفلی مرید حبیب مطعم القرشی سے فیض یافتہ
ارشادات حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سعادت بیعت حاصل ہوئی تھی اپنی خلافت
عطا کی تھی گویا آپ دو خاندان عالی سے استفاضہ علوم باطنی کرکے یگانہ اہل عرفان ہوئے تھے
آپ کے فضائل کتب سیر مین سے یہ امور یادگار زمانہ ہین پوشش پلاس وگلیم تھی اور ہمیشہ
روزہ رکھتے تھے اور ہر وقت خوف وجلال قادر ذوالجلال سے گریان رہتے تھے جو کوئی آپ کو
دیکھتا صورت حال سے نہایت مبتلائے مصائب مظنون کرتا عجب ہے کہ آپ نے
خرقہ ارادت زیب بر و دوش کیا تھا اہل دنیا سے غایت نفور تھے جدھر اہل دنیا آمد و شد کرتے
آپ اُس راہ نہ گذرتے اگر سہواً رہگذار عام سے گذر ہوتا تھا تو اپنا جامۂ تن فقرا کو اِس
خیال سے دیدیتے کہ شاید غبار رہگذار اہل زمانہ اس پیراہن سے مس ہوا ہو اور مجھے اِس
نسبت سے ایک تعلق اہل دنیا سے پیدا ہوا اور حضرت صاحب دعا لیقدر والا نسبت وبا عظمت
وکرامت تھے مجاہدۂ نفس کا یہ حال کہ دو دو چار چار فاقون کے بعد افطار کرکے نہایت خوشحالی
سے شکر گذاری کرتے ہر شب پانسو نفل نماز ادا کرتے ہر دن دو کلام مجید ختم کرتے جب آپ کو
فاقہ ہوتا تو اس خوشی سے سو رکعت نماز پڑھتے کہ آپ کے مقولات مین سے تھا کہ خداوندا مجھے
بیماری عنایت کر کہ نماز جماعت کے وسیلہ سے اہل دنیا سے ملون اور مین احسانمند اُسکا ہون
کہ میرے پاس اگر سبقت اسلام کی نکرے اور وقت مبتلائے رنج و بلا میرا پرسان حال نہو
اور آپ کو جب بخار و تپ لاحق ہوتی تو نہایت مسرت وفرحناکی ظاہر کرکے بیان کرتے کہ وہ
مین وقت خلوت وحضوری اس سے بہتر کبھی دستیاب نہین ہوتا اور دن کو گھر مین
پوشیدہ رہتے اور فرماتے تھے جو تنہائی سے وحشت کرے اور خلقت سے انس گیر ہو
اُس شخص کو سلامتی وہ حفاظت سے کچھ علاقہ نہین ہمیشہ مورد ملامت رہیگا
نقل ہے کہ ایک شب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے پاس آئے اور تمام شب

Marfat.com
Marfat.com

مکالمت و مجانبت مین گذرانی بعد جلسۂ مخاطبت سفیان نے کہا کہ یہ رات عجب قاطع وحشت
تنہائی اور عجب جامع مجالست و موانست یکجائی تھی کہ نہایت اوقات خوش گذری حضرت
آہ سرد بھر کے کہا کہ واہ اس شب کا کیا کہنا سفیان نے کہا کیا وجہ آپنے فرمایا کہ تم اس
خیال مین تمام شب رہے کہ ایسی بات کہیے جو خواجہ کو پسند آوے اور مین اس فکر مین رہا کہ
کہ جواب معقول و مستحسن ہو دونون نے خموشی و سکوت سے شب کو بیکار رکھو یا ای کاش کہ تنہا ہوتے
اور اپنے اپنے شغل نالہ ہاے زار کر کے لطف حضوری اُٹھاتے نقل ہے کہ ابتدا مین حضرت
سرخیل رہزنان و غارتگران خلق آزار تھے قطاع الطریق جو مال و متاع لوٹ کر لاتے
اول آپ کے سامنے رکھتے آپ اُسمین سے اپنا حصہ لے لیتے باقی یارون کو تقسیم کر دیتے اور
ہر جنس و مال غارت شدہ برنام و نشان مالک متاع ثبت کر دیتے اتفاقیہ ایک قافلہ پر
باجمیع تابعین بنظر غارت حملہ کیا اُس قافلہ مین ایک قاری خوش آہنگ یہ آیہ کریمہ
پڑھ رہا تھا آیۃ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ الی آخرہ آیا ابتک وہ وقت
نہین آیا کہ دل تمہارا غفلت سے بیدار ہو کر متوجہ بذکر خدا ہو خواجہ کو یہ تیر اسا دل پاک پر
کارگر ہوا آپ اپنے سے خطاب کیا کہ اے فضیل تحقیق وہ وقت آپہونچا کہ افعال مذموم
ماضیہ سے نادم ہو کر روبراہ ہو یہ سوچکر ایک نعرہ دل شگاف کیا اور اسی ساعت بحالت
مین گریان و نالان ہو کر جانب بیابان روانہ ہوئے ناگہان راہ مین ایک اور کاروان
سے دوچار ہوئے وہ لوگ باہمدگر کہتے جاتے تھے کہ اس راہ مین فضیل کے دستبرد کا بڑا خوف ہے
پاے جسارت آگے نہین بڑھ سکتا اتنے مین خواجہ نیک فطرت خوش انجام نے یہ کلام کیا
کہ اے صاحبو بشارت تمہین دیتا ہون کہ تم اب فضیل کی ایذا رسانی سے مطمئن ہو اُسنے اپنے
اعمال سے توبہ کی وہ اب تم سے ڈر کر بھاگتا ہے بعد کتنے ایک دنون کے حضرت نے گوشہ
تنہائی اختیار کیا اور خلقت کی بیہودگی سے قطع آز و ہوس بہم پہونچایا بعدازان جو
اموال و اجناس بغارت گرفتہ برنام و نشانہاے اموال مرقوم تھا اُسکے مالکون کو بہت تلاش و

Marfat.com
Marfat.com

جستجو سے وہ مال مسترد کر کے عفو خطا حاصل کیا یہانتک کہ خواجہ نے سب عیان سابقہ کو لحا حیث
و اکرام بہ ہوش لاحقہ رضامند و خوشنود کیا جملگی اہل خصومت راضی ہوئے الا ایک جہود اسی وطنیع
دعویدار رہا اور مخاصمت سے کہا کہ میرا زر و مال زیادہ تھا اب مین اسقدر و تمامیہ مستردہ
پر قانع و رضامند نہونگا تمام میرا مال آئیگا تو خوشدل سے رضامندی اپنی ظاہر کرونگا
خواجہ مخاطب قوی الخصومت دیکھ کر مضطرب ہوئے اور قسم کھائی کہ زیادہ اس سے نہین ہے اور
بہت منت و سماجت سے سعی رضامندی و بحل تقصیر کے ہوئے اُسنے یہ قسم کھائی کہ مین ہرگز اپنے
دعوی سے تا اخذ تمام متاع ہاتھ نہین اُٹھانے کا پھر خواجہ نے طلب دعاے قلبی مین اصرار
بلیغ کیا اُسوقت جہود نے کہا کہ مین خلاف سوگند کام نہین کر سکتا مگر خیر اب تو میرے گھر مین
جا کر فلان ہمیانی زر اُٹھا لاؤ اور اپنے ہاتھ سے مجھے دے کہ میری قسم کو ایک حیلہ صحیح ہو جائے
اور سوگند دروغ نہو حضرت خواجہ نے حسب گفتہ جہود ہمیانی خانہ جہود مین سے لاکر اُسکو دی
جہود نے ہمیانی کو کھولا تو پُر از زر خالص پایا پھر جہود نے کہا کہ اپنے دین کی رسم و راہ سے
اول مجکو آگاہ کرو پھر مین اپنی رضامندی سے تجھکو خوشدل کرونگا خواجہ نے کہا کہ تو کس وجہ
بینہ کے دیکھنے سے اسلام قبول کرتا ہی جہود نے کہا ظاہر ہے مین نے اس ہمیانی مین ریگ
بھر کر امتحاناً رکھا تھا کہ مین نے توریت مقدس مین پڑھا ہی کہ ملت بیضاے محمدی مین جسکی
توبہ قبول ہوتی ہی اگر وہ شخص ریگ ہاتھ مین اُٹھائے تو زر خالص بنجائے پس جو کتاب
مین دیکھا تھا وہ مشاہدہ آپکے ہاتھون سے ہوگیا حیف ہے کہ اب بھی دولت اسلام سے
ناکام رہون پس خواجہ نے شکر خدا کر کے جہود کو کلمہ تشہد تلقین کیا جہود مسلمان ہو کر خواجہ
سے بہت خوشنود ہوا بعد ایکے حضرت قطب الواصلین کوفہ مین آکر خدمت فیضدرجت زینت
صحبت اسلام امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف ہو کر جلسہ صحبت امام
اور اکثر اولیاے وقت سے ملاقات کی آخر طالب واثق و شائق صادق ہو کر بجہت حصول
سعادت خدمت حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ کو

Marfat.com
Marfat.com

جانب بصرہ روانہ ہوئے قریب آ گئے تو حادثہ وفات حضرت خواجہ حسن بصری کی خبر سنی
حضرت فضیل اس خبر سے ملول ومغموم ہو کر زار زار رونے لگے آخر کسی شخص نے بحال بیتابی خواجہ
سے کہا کہ اب گریہ وبکا سے کیا فائدہ مشیت آلہی یونہین تھی مگر تم طالب شائق ہو تو اب
شیخ وقت قطب المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید خلیفہ کامل حضرت قطب الاقطاب
مغفور کے کہ درویش یگانہ وعارف زمانہ اور خرقہ یافتہ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے
ہین انکی خدمت باسعادت مین حاضر ہو کر ارادت وعقیدت درست کرو انکے پاس
خواجہ حبیب عجمی ہر ہفتہ کو آتے ہین انیس صحبت ہوتے ہین جو شخص اپنی روائے حاجت
انسے طلب کرتا ہی کامیاب ہوتا ہی خواجہ نے یہ مژدہ جان نواز سنکر نہایت شوق سے
عزم قدمبوسی قطب المشائخ بالجزم کیا اور ملازمت شیخ کامل سے شرفیاب ہوئے اور طلب
ہدایت کی خواجہ کامل النسب نے بغایت لطف وعنایت بطور ہدایت فرمایا کہ اے
فضیل سب چیز سے اعراض کرکے بیخویشی وخاموشی اختیار کر درویشی اسی کا نام ہی اور
معصیت گذشتہ کی ندامت وانفعال مین اوقات تلف کردہ کا ماتم برپا رکھ اور ہر جا
اور ہر وقت خداوند تعالی کو حاضر وناظر جانتا رہ اب نام تیرا فرد درویشان باصفا و
محبان کامل خدا مین درج ہو گیا اور تجکو خدا نے اپنا مقبول کیا کہتے ہین کہ پھر خواجہ فضیل کو
وہ فضیلت وعظمت حاصل ہوئی کہ قطب زمانہ وواصل یگانہ ہو گئے اور بہت طالبین
وحاضرین کو دولت معرفت وخصوص سے فائز المرام فرمایا۔ فضیل بن ربیع ناقل ہی
کہ مین نے ایکبار ہمراہ ہارون رشید سفر بیت اللہ کیا جب خانہ خدا مین پہونچکر مناسک
حج سے فراغ پایا ہارون نے مجھسے خطاب کیا کہ یہان کوئی مردان خدا مین سے ہو تو اس
[illegible] مین نے کہا البتہ عبدالرزاق مرد باخدا ہی جب ہمنے اسکی ملازمت حاصل کی
نقل ہی کہ پھر فرمایا کہ شیخ سے پوچھو کہ کچھ قرض قبول کروگے بموجب حکم ہارون مین نے
تو فرمایا علم [illegible] سوال [illegible] اقرار کیا پھر حسب الحکم ہارون کے اس شخص باصفا کو دام

Marfat.com
Marfat.com

ابن
دیا گیا پھر ہارون نے کہا کہ مجھے اور اہل اللہ کے دیکھنے کی آرزو ہی مین نے کہا کہ سفیان بن عیینہ
مقام معظم مین نہایت گرامی اوقات ہی تا آنکہ اُنسے بھی بعد ملازمت گفتگوے اول پیش آئی
اور اُنھون نے بھی اقبال کیا اُنکو بھی وام بطور پیشین دیا پھر ہارون نے کہا اے فضیل
ابھی شوق واشتیاق میرا باقی ہی کسی اور صاحب کمال کا حال بیان کر اُسوقت مجھکو
فضل وعظمت حضرت فضیل کا یاد آیا مین نے کہا کہ ہان ایک شخص عالی منزلت صاحب عظمت
خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ اس بزرگ مقام مین قیام رکھتے ہین اُنکی زیارت
ضرور ہی ہارون نے کہا بسم اللہ آخر بنا بر ملازمت حضرت فضیل مسکن حضرت پر ہم آئے
اُسوقت خواجہ باکرامت اندرون حجرہ تلاوت کلام مجید مین مصروف تھے اور یہ آیت
پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات
جو ہین یہ آیہ کریمہ ہارون نے سُنی اُنسے ملکر کہا کہ یا حضرت یہی کافی ہی جو کچھ ظہور مین آیا
حضرت واصل حق نے در حجرہ کھٹکا کر کہا کون ہی مین نے کہا کہ یا حضرت زیارت کو امیر
ہارون رشید آیا ہی آپنے فرمایا کہ وہین ٹھہرو میرے پاس ہارون کا کیا کام ہی ہارون نے
کہا یا حضرت مین اپنی شفاعت مین آپ سے استمداد طلب کرنے آیا ہون اور خدمت اور وجود
بزرگان دین بھی لازم ہی اُسوقت حضرت نے چراغ بجھا کر حجرہ کھولدیا اجازت بار کی
ایک گوشہ مین چھپ رہے ہارون داخل حجرہ ہوا اُسی اندھیرے مین چار طرف ہاتھ
سے حضرت کو ڈھونڈھتا تھا آخر ہارون کا ہاتھ آپ کے اندام مبارک پر جا لگا بمجرد مس دست
خواجہ معظم نے ایک نعرہ کیا کہ مین نے کبھی ایسا نرم ہاتھ نہین دیکھا اگر آتش دوزخ
سے نجات پائے ہارون یہ کلام تحذیر سنکر رونے لگا حضرت سے کہا کہ اب کچھ آپ نصیحت
وموعظت فرمائین ارشاد کیا کہ اے امیر تیرے پدر عالی رتبت نے کہ حضرت امام
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے استدعاے امارت وثروت حضرت نبوی کر بجہت حصول
حضرت نے ارشاد کیا کہ یا عم ایکدم طاعت حق تیری بہتر ہزار برس کی قدس اللہ سرہ کو

Marfat.com
Marfat.com

الا ان الامارت یوم القیمۃ ندامۃ پھر ہارون نے کہا اے خواجہ کوئی اور کلمہ نصیحت فرمائیے
پھر حضرت نے فرمایا کہ مجھکو نہایت خوف ہی کہ ایسا روے زیبا امیر کا نار جہنم سے عذاب پائے
خدا کا خوف کر اور حق طاعت حق جہانتک ہو سکے ادا کر پھر ہارون نے کہا کہ یا شیخ کچھ وام لیجئے
قبول فرمائیگا خواجہ نے فرمایا کہ مین کیا پہلے ہی دین دار پروردگار کا ہون وہ ہی قرضہ نہین
ادا کر سکتا اور وام خلق اللہ مین کیا مبتلا ہون پھر ہارون رشید نے ہزار دینار کی تھیلی
پیش کی حضرت نے انکار کر کے فرمایا کہ اے ہارون بہاے جواہر گرانبہاے نصایح یہی ہین
کہ تو میرے ساتھ جو سلوک کرتا ہی مین تیری نجات کی تدبیر بتاؤن اور تو مجھکو مبتلاے بلا
کرتا ہی آخر ہارون نہایت ملول و مغموم گریہ کنان وہان سے اٹھا اور فضیل سے کہا کہ
حقیقت مین خواجہ فضیل مالک اقلیم معرفت و حقیقت ہی۔ ابو علی رازی سے نقل ہی کہ مین
تیس برس خدمت خواجہ مین رہا مگر کبھی اس مدت مین خواجہ کو تبسم کنان و خندان نہ دیکھا
مگر جسدن حضرت کا فرزند علی نام جوار رحمت الٰہی مین واصل ہوا وہ صاحبزادہ والا نژاد
زہد و عبادت و تقوی و ورع مین وحید وقت تھا صورت واقعہ یہ ہی کہ ایک روز کعبۃ اللہ
مین قریب چاہ زمزم بیٹھے تھے کہ کسی قاری نے یہ آیت و یوم القیمۃ تری المجرمین الے آخرہ
پڑھی خواجہ سنکر نعرہ زن ہوئے اور جان آفرین کو نقد جان تسلیم کیا مین نے متعجبانہ وجہ
دریافت کیا کہ یا خواجا اس مقام اضطراب و گریہ مین آپ کیونکر ہنستے ہین خواجہ نے فرمایا
کہ خدا جس کام کو دوست رکھے مین کیون نہ رکھون جسمین وہ خوش ہو مین کیون نہ خوش
ہون کہ اسکی مشیئت کے خلاف محزون و مغموم ہون نقل ہی کہ کسی سے خواجہ نے ارشاد کیا کہ اگر
کوئی تجھسے پوچھے کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی چپ ہو رہو اسلیے لا و نعم جواب مین مصلحت نہین
اگر انکار دوستی سے کرے تو کفر ہوا اور اگر اقرار کرے تو دوستان حق کے خلاف طریقت ہی
نقل ہی کہ کسی نے خواجہ سے پوچھا کہ ذہن اصل کیا ہی کہا عقل پھر اُسنے اصل عقل پوچھی
تو فرمایا حلم پھر سوال کیا کہ اصل حلم کیا ہی فرمایا کہ صبر اسلیے کہ تمام اقسام بدی کو ایک صبر تمام ہی

Marfat.com
Marfat.com

جمع کیا ہی اور اُسکی کنجی دنیا کی دوستی کو بنایا ہی اور آپنے ارشاد فرمایا کہ توکل اُسے کہتے ہین
کہ سوائے خدا کے کسی سے امید نہ رکھے اور متوکل وہ ہی جسکا ظاہر و باطن سب رضا و تسلیم خدا
پر مفوض ہو نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے سلطان ابراہیم بن ادہم و شیخ محمد
بایزید الشیرازی و خواجہ بشر حافی و شیخ ابی رجاء العطاری و خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہم
روایت ہی کہ حضرت خواجہ سراپا افادت سنہ ایکسو اٹھاسی مین تیسری ربیع الاخر کو رہگراے
منزل بقا ہوئے آپ کا مرقد منور قریب خانہ کعبہ حضرت خدیجہ کبرےٰ رضی اللہ عنہا کے روضہ
کے پاس بنا ہوا ہی مؤلف کتاب نے تاریخ اُس عالیجناب کی اس عبارت مین رقم کی ہی

کہ آن عالی درجات بالہام ربانی قطب جہان بودہ رحمۃ اللہ علیہم

بیان حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد رحلت حضرت خواجہ صدر خواجگی فقر و کرامت سلطان دنیا و دین مقرب
حضرت رب العالمین خاقان کشور معرفت آلہی دارائے اقلیم طریقت حضرت رسالت پناہی
معدن عظمت و شہامت مخزن فیض و کرامت عارف ربانی حبیب سبحانی شبستان افروز
خلوت نشینان کامل فروغ بخش محفل عزلت گزینان واصل مالک مُلک فقر و رضا
تارک دنیا و مافیہا مقبول بارگاہ صمدی ممدوح مقربان حریم جناب احمدی برگزیدہ عارفان
معظم و مکرم قطب زمان غوث اعظم مورد فیوض خاص حضرت خالق العالم حضرت شیخ المشایخ
سلطان ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہُ العزیز کی ذات والاصفات مزین و مجلی ہوئی
کنیت آپکی ابو اسحاق سلسلہ نسب آپ کا یاین شمار بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ
بن حضرت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق بن الخطاب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ تک
پہونچتا ہی اطوار حقایق و معاملات دینیہ و معارف یقینیہ مین ممتاز عصر تھے آپ امام و مقبول و مستند
مشایخ کبار و قطب وقت ہوئے ہین حضرت قطب الواصلین خواجہ فضیل بن عیاض
رحمۃ اللہ علیہ سے آپنے خرقہ خلافت پایا ہی اُنھین معظم سے ارادت حاصل کی ہی اور نیز

Marfat.com
Marfat.com

عمران موسی بن زید راعی و شیخ منصور اسلمی نے بھی خلعت خلافت سے مستعد کیا ہی اور آپنے
آن حضرت خواجہ اویس قرنی و عمر انجیلی اصحاب حضرت رسول مقبول صلعم کے یہان سے بھی آپکو
پیراہن خلافت عطا ہوا ہی آپ کا زہد و مجاہدہ یہ تھا کہ اکثر چار فاقون پر افطار خشکی ترکاری اور
میوے سے کرتے کبھی ساگ وغیرہ جو بے نمک پکاتے تھے وقت افطار کھاتے آپکے ارشادات
مین سے تھا کہ جو شخص خدا کو دوست رکھے اُسکو چاہیے کہ ترک لذات زبانی و حظائظ
نفسانی سے اپنے آپ کو بہرہ یاب رکھے و شکستگی حاصل کرے جب آپ کو فاقہ گذرتا تو
نہایت خوشی سے نماز شکرانہ ادا کرتے شب بیداری کرتے اکثر فقرا و غربا سے مجالست
رکھتے اور پیراہن کو پیوند لگاتے اور برہنہ پا رہتے کسیکے دانگ و درم لینے سے آپ کو
انکار محض تھا ریاضت کثیر و مجاہدہ بلیغ سے شب و روز سر و کار تھا نقل ہی کہ حضرت ابراہیم
بن ادہم خدمت بابرکت حضرت ابو حنیفہ مین وقت عزیز کو بسر کرتے تھے چنانچہ امام اعظم
نے حضرت کے حق مین فرمایا ہی سیدنا ابراہیم ادہم لوگون نے امام سے پوچھا کہ ابراہیم نے
سیادت کیونکر پائی فرمایا کہ ابراہیم ہمیشہ مشغول بحق اور غیر حق سے نفور ہی اور خواجہ جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شان مین فرمایا ہی مفاتیح العلوم ابراہیم ادہم یعنی ابراہیم
ادہم کشایندۂ علوم ہی مؤلف کتاب کا بیان ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم کی نمود فقر و سلطانی
سلوک بھی بحقیقت ایک امر عجیبہ قدرت نمائی عالم آفرین مین سے ہی آپ کا حال کتب سیر و تواریخ
سے مفصل معلوم ہو سکتا ہی یہان حسب تناسب مقام آپ کا حال و خبر منتخب کر کے ثبت صفحۂ
کتاب کرنا مناسب دیکھا کتب تواریخ سے مستنبط ہی کہ حضرت کے والد ادہم نام فقیر صحیح النسب
فاروقی نژاد تھے بتقریب سیاحت شہر بلخ مین پہونچکر بیرون شہر مسکن فقیرانہ بنا کر قیام گزین
ہوئے ایک روز شہر مین بنا بر استحصال مایحتاج گئے تھے کہ اتفاقیہ وہان کے بادشاہ کی بیٹی
محافۂ سلطانی مین سوار ہو تزک و حشم ہمراہ لئے باغ سے معاودت کر کے آتی تھی راہ کا انتظام سپاہیون
و نقیبون نے بدرجۂ غایت کر رکھا تھا ادہم سطوت آثار سلطانی دیکھ کر ایک گوشہ مین استادہ ہو رہے

Marfat.com
Marfat.com

کہ اسیمین محافہ سواری اُس حجلہ نشین کاشانہ عصمت و اقبال کا قلندر شکستہ حال کے برابر سے
گذرنے لگا اثناے گذار مین قضاے کردگار سے باد پردہ در کی دست درازی سے حجاب محافہ
اٹھ گیا اور زیر پردہ سحاب حجاب سے لمعان برق جمال خاتون خورشید تمثال نمایان ہوا قلندر نے
جو مورد برق آفت بنے ہوئے اور ہدف سہام زحمت ہوئے بیٹھے گوشہ مین منتظر جان نثاری کھڑے
تھے نگاہ بے محابا آپ کی رخسار فروزان ماہ چہاردہ پر جا پڑی دیکھنا اور آفت آنی یہ نوگرفتار نخچیر
تازہ صید گاہ الفت دیکھتے ہی جان و دل سے مبتلاے محبت و الفت خاتون مہر طلعت ہو گئے ہوش
کہان کہ آغاز و انجام کی ہو سخین فہم کجا کہ شاہ و گدا کی تمیز و تفریق سے خودداری کرین کیسا پاس
ادب سلطانی کہاں کی سطوت سلطانی خود بادشاہ اقلیم بیخبری ہو گئے محبت کی بہار عشق کی تحریک
سے بے دھڑک سواری کے ساتھ ساتھ ہو گئے آگے آگے شہزادی کی سواری پیچھے پیچھے ان مست
قلندر کی رہنالہ دوی کی گرم بازاری اسی طرح ایوان شاہی تک پہونچے شبستان اقبال مین شاہزادی
داخل ہوئی آپ وہین ادھر ادھر جا و بیجا کھڑے ہو رہے کسی نے اُنکے حال سے تعرض نہ کیا
فقیر قلندر سائل جانکر ٹالتے رہے آخر ان سوختہ آتش دیدار کی آتش نہانی نے اشتعال کیا
کسی نہ کسی سے پوچھ بیٹھے کہ یہ عالیشان عمارت کسکی ہے اور محافہ مین کون سوار تھا
لوگون نے کہا کہ یہ شاہ بلخ کا ایوان دولت ہے اور محافہ مین بادشاہ کی دختر نیک اختر
باغ کی سیر کو گئی تھی معاودت فرما کے رونق افزاے مشکوے دولت ہوئی تم اپنا
مطلب کہو وجہ پرسش کیا ہے یہ حرف دلنشین آفت خیز سنکر قلندر خاموش ہو رہا کچھ سوچ
سمجھکر ضبط و صبر کو سلام کر کے بار عام سلطانی مین بے تکلف آن موجود ہوئے آنا کیسا
بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کیا بادشاہ نے قلندر کو اتنا بیباک دیکھکر واقعہ عجیب جانا
پھر وزیر سے کہا کہ فقیر سے باعث حضوری استفسار کرو حسب الحکم وزیر اس قلندر
بے پروا کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ تم کیا چاہتے ہو کیون آئے ہو یہان تو عشق کی دولت
للہی کا رخانہ تھا چھوٹتے ہی وصال شاہزادی کا سوال کیا وزیر یہ کلام قضا پیام فقیر کی

Marfat.com
Marfat.com

زبان سے سنتے ہی تھرا گیا بجبر آشفتگی مزاج وبرہمی طبیعت کچھ جواب نہ دیا اُلٹے ہی قدمون
پھر کر حضور سلطان مین خاموش استادہ ہوگیا بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ تو نے
قلندر سے کیا پوچھا اور کیا جواب پایا پیشگاہ سلطان مین کچھ گذارش نہ کیا بے تامل بیان کین
وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ غلام نے فرمان شاہی کی تعمیل کی تابعدار ہون مگر جو سوال
نامناسب کہ اس بے ادب نے کیا اُسکے اظہار کی طاقت فدوی کو نہین میرے دلمین خود
اُسکا بیہودہ کلام خدنگ آسا خلش گر ہو رہا ہی آتش غضب وغصہ سے سینہ جلا جاتا ہی
صولت شاہنشاہی رخصت گزارش بندۂ ادب شناس منزلت دان کو کیونکر دے کہ ایک
گستاخ ہرزہ سرا کی بیہودہ بیانی کو پیشگاہ سلطانی مین گزارش کرکے مزاج نازک سلطان
کو منغص کرے یہ قلندر لوگ لمست ناشناسائے داب وسطوت سلطانی ہوتے ہین دیوانہ وار
جو کچھ مین آتا ہی بکار اُٹھتے ہین یہ کیا اور انکی بات کیا حضور اس بات کو گو مگو رہنے دین
فدوی سے اسکی تکرار مین اصرار نہ فرمائین کوئی نامناسب کلام ہی معرض گزارش مین لانا
خلاف مصلحت ہی بادشاہ اعراض گزارش وزیر سے برہم ہوکر نہایت مُصر ہوا حتّے کہ
وزیر نے ایک پیرایہ تقریر دلپذیر مین پیام فقیر گوش گزار بادشاہ کیا ازبسکہ سلطان
گرامی نہاد درویش دوست حلیم وتامل اندیش تھا اس پیام کو سُنکر بسبب والا حوصلگی
قلندر عالی نژاد تحمل وتامل فرمایا اور درویش صفاکیش کو نہایت توقیر سے قریب بٹھا کر
حسب ونسب اُسکا دریافت کیا جب بیان قلندر وآثار شمائل وخصائل سے علو فطرت
وشرافت وعظمت خاندان ورفعت دودمان قریب عقل صواب اندیش بادشاہ
انصاف کیش پایا گیا تو بادشاہ نے نہایت ملاطفت ونرمی سے کہا کہ کیا مضائقہ ہی
کچھ یہ امر بعید وغریب نہین مگر ایسے امر کا بغیر تامل وتفکر یکایک اقرار نہین ہوسکتا
دو چار روز مین اسکا جواب باصواب تمکو دیا جاویگا یہ نوید جانفزا سنکر قلندر کی جانمین
جان آگئی شاد شاد اپنے مقام پر واپس آیا تین چار روز بہزار دقت انتظار بسر کرکے

Marfat.com
Marfat.com

سرشار امید و آرزو دولتخانۂ شاہی مین پہونچا بطریق اول سلام کرکے بیٹھ گیا بروقت طلب جواب سلطان نے وزیر سے علیحدہ مشورت کی اور کہا کہ چونکہ فقیر کو شرافت نسب و حسب حاصل ہی اور گدا و شاہ مین ایک تعلق و نود علو ہی بھی یہ علاقہ میرے نزدیک درست ہونا عین مصلحت ہی اور مین عزم بالجزم کرچکا ہون کہ اس فقیر روشن ضمیر کا سوال ونگا وزیر نے اسکے خلاف عرض کرکے وجوہات مرتفعہ مخطورہ خاطر سلطانی کو بیان کرکے کہا حیف کہ دختر ثریا رتبت شہنشاہ فلک منزلت اور گدا ے قلاش بینوا کی انیس خلوت بھلا کہان فقیر کہان شاہ کشور گیر کیا نسبت کیا مناسبت کیونکر ہو کہ ایک گوہر شب چراغ کاشانۂ سلطنت ایک کلبۂ تیرۂ و تار بینواے شکستہ حال کی شمع بزم آرزو ہو نہایت غریب و مستبعد امر ہی ملوک اطراف سنکر کیسی حقارت سلطانی کرینگے کس کس طرح کے طعنے دینگے بڑی بدنامی ہو غضب کی نافرجامی ہی بادشاہ اس ارادہ سے باز رہے ایسا کلمہ خلاف شان نہ کہے ملک والا شکوہ حق پسند نے اگرچہ بمعقول دیکر صلاح وزیر کی نقض کی فرمایا کہ اس امر مین کچھ مضائقہ نہین بلکہ خوشنودی رب العالمین ہی کسلیے کہ گدا و بادشاہ سب بنی آدم ہین و بفحواے حدیث حضرت خیر الانام کل مومن اخوۃ باہم نسبت مساوات و برادری رکھتے ہین اسمین اعلے ادنی ایک ہین عارضی شوکت و حشمت زائلہ پر مغرور و متکی ہونا اور تفریق رتبت ظاہری مین حق ناشناسی عقل سلیم کے خلاف ہی جو ہم سو قلندر دونون برابر ہین بلکہ ازروے شرافت سب ہمسے برتر ہین کبھی اس منشا سے نہ گذرونگا سواے اسکے مین نے وعدہ اس بندہ خدا سے مستحکم کیا ہی بادشاہون کی زبان پر اعتماد ہوتا ہی کیونکر تخلف کرون خیر جو ہو سو ہو اب تو اقرار پورا ہوگا پھر وزیر نے کار خیر مین پیش دستی کی اور کہا کہ اچھا بادشاہ اپنے وعدہ کو سالم رہنے دے انکار نکرے مگر چند ے صبر کرے مین ایک حکمت عملی سے فقیر کو خود اس طلب سے باز رکھونگا بادشاہ نے کہا خیر یون ہو تو کچھ اندیشہ نہین پھر وزیر نے فقیر کو الگ لیجا کر اول کلمات مسرت بخش سے خورسند کیا کہا کہ مبارک ہو تمنا تمھاری

Marfat.com
Marfat.com

ہم لباس اجابت ہوئی بادشاہ اس معاقدت پر راضی ہی مگر بالفعل ایک شرط پوری کرنی
ہوگی بعد اُسکے آپ اندر ایوان و ملکت مال شاہی سے کرم نما و فرود آکر خانہ خانۂ نست
دختر شاہ سے کتخدا ہو جاؤگے مراد دلی پاؤگے اُسوقت قلندر آشفتہ سر نے خوش ہوکر وزیر سے
کہا کہ اگر ایسی شرط نیک انجام ہی تو بسم اللہ اُسکے بیان مین کیون دیر لگاتے ہو اور مجھکو اپنی
اوقات سعی و تدبیر اسباب مدعا سے کسلیے ناکام رکھتے ہو اگر شرط مین کوہ بیستون کی کاوش
ہو تو مین پلکون سے اس مہم کو سر کرونگا اور اگر دریاے مواج کی روک تھام پر ظہور اس امر
کا منحصر ہی تو جان و دل سے اُسکے بند و بست مین مصروف ہون بھلا وہ کونسی مشکل ہی
جو بمدد ہمت و عنایت کارساز حقیقی کے حل نہوگی بے تامل ابھی کہو وزیر نے فقیر کو ایسا
شناور محیط محبت پاکر ایک دانہ گوہر بے بہا جو یکتا و بے مثل تھا بلکہ معدن مین اُسکا نظیر
ممکن نتھا گنج خانۂ شاہی مین سے لاکر دکھایا اور کہا کہ بس اس دُر یگانہ کے نظیر لانے پر
نیل گوہر مقصود کا حصر ہی دیکھو یہ ایک گوہر شہوار بادشاہ کے پاس ہی اور دوسرے کے
ملنے پر شہزادی کے گوشوارہ کی تیاری مقرر ہی اگر کہین نہ کہین سے اس موتی کا جوڑا
لے آؤ تو شہزادی تمہاری زوجیت مین آجائیگی فقیر اُسیوقت بسم اللہ کرکے اُٹھا اور
وزیر سے کہا کہ انشاء اللہ چند روز مین لیکر آیا یہ کہکر بنا بر طلب گوہر مقصود جادہ پیماے
منازل سفر سمت دریاے زخار ہوا آخر لب دریا پہونچکر اپنے کجکول گدائی کو جو بشکل کشتی
ہمتا ہی بار مین سے نکالکر اور اس خیال مین پُر ہوکر کہ تمام آب دریا کو اس پیمانہ
کے ذریعہ سے نکالکر قعر محیط کو خالی کر دیجیے اور تہ دریا مین سے کوئی دُر یکدانہ
نکال لائیے دریا مین ڈالا اور پانی نکالنے لگا تا آنکہ صبح سے شام تک اسی شغل مین صرف
اوقات کی بلکہ کئی روز تک بے خور و خواب اس محنت مین مصروف رہا آخر بحکم خداے
لایزال حضرت خضر علیہ السلام گداے عالیمقام فرخ فرجام کے پاس آئے اور کہا کہ
اے بندۂ خدا تیری محنت و محبت صادق و سعی موافق پر خداے عز و جل کو رحم آیا اور تیری مراد پوری کرنے کو

Marfat.com
Marfat.com

مجھے بھیجا ہی اب تو اپنا مطلب بیان کر کہ ابھی حکم خدا سے مقصد تیرا حاصل ہوا وہ ہمہ تن جو یہ
جان بخش سنکر نہایت خوش ہوا اور سرگرمی کار سے تھوڑی دیر ٹھہر گیا بعد شکر و سپاس
قادر برحق عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھکو اپنے شغل سے کیون باز رکھتے ہین مجھے خوف ہی
کہ جسقدر میرا حرج ہوگا اُسیقدر حصول مقصد مین کوتاہی ہوگی مین نہین چاہتا کہ ایکدم
میرا بے جستجوے مطلوب بیکار جاوے حضرت خضر علیہ السلام نے مسکراکر فرمایا کہ اے نادان
از خود رفتہ بھلا کیونکر ممکن ہی کہ ایک قلزم زخار کیل و پیمانہ کے بھرنے سے خالی ہو جاوے
یہ حرکت محض باد بہشت پیمودن و امواج بحر بانگشت شمردن ہی اگر تمام عمر تجھکو اسی پر و خالی
کرنے مین گذریگی تو بھی آب دریا کم نہوگا اس خیال سے باز آ اور اپنا مطلب کہہ کہ اُسکے
انجاح مین کوشش کیجاوے اُسوقت ادہم نے اُس برگزیدۂ جناب احدیت سے اپنی
سرگذشت من اوّلہ الی آخرہ بیان کی یہ ماجرا سنکر خضر علیہ السلام نے نہایت تشفی و تسلی
سے ارشاد کیا کہ بس یہی آرزو ہے مشکل ہی جسکے لیے تو اسقدر رنج عظیم اُٹھاتا ہی ذرا
دم لے اور تماشاے قدرت یزدانی کو کہ تیری تمنا سے زیادہ تجھکو گوہر ہاے گرانبہا و بیش
ہوتے ہین قلندر خوش ہوکر منتظر حصول مراد ہو بیٹھا اور حضرت یکمکر چشم زدن مین غائب
ہوگئے لمحہ گذرا تھا کہ دریاے مواج کی ایک جھال لبریز صدفہاے بیشمار سے آئی اور بہت سی
صدفہاے پرگوہر کنارہ پر آپڑین ساتھ اُسکے ایک ندائے غیب بھی آئی کہ اے غریق بحر اشتیاق
و طلب اس دولت خداداد سے جسقدر جی چاہے اپنے دامن مراد کو لبریز کر قلندر نے
دست تمنا کو پر گوہر مراد دیکھکر جناب باری مین سجدۂ شکر ادا کیا اور صدفون کو اُٹھا کر جو
کھولا تو بارہ (۱۲) اصداف مین سے اتنے گوہر شاہوار بمقدار بیضۂ گنجشک برآمد ہوئے جو علی
ایسا تھا کہ جسکا مثل و نظیر معدن خیال تمنائی مین متصور ہونا محال ہی پھر فقیر سلطان نطق
نے اُن موتیون کو اپنی کلاہ نمدی مین چھپا کر ٹانک لیا اور دلشاد مسافت بعیدہ کو تھوڑا
طے کر کے بلخ مین آکر دم لیا نماز صبح بخشوع و خضوع ادا کی تھوڑی دیر اوراد و وظائف مین

Marfat.com
Marfat.com

حسیر کی جھتی کہ وقت بار عام سلطانی آموجود ہوئے حضرت کو ایکدم بھی توقف روز قیامت کے
برابر تھا حکمت و تامل کیجا فی الفور سفینہ از بحر بیکرانش بیقراری اپنی جاسے جست کرکے دوان دوان
بار عام سلطانی مین آموجود ہوا اور بادشاہ کو سلام کرکے عرض کی کہ حسب وعدہ مین نے
اپنے کہے کو کر دکھایا یعنی ایک سفینہ مروارید عطیہ ربانی مین سے ایک کی جا بارہ موتی بیش بہا
جو سلطانی گوہر سے آب و تاب مین صد گونہ برتر ہین اٹھا لایا ہون یہ وعدہ سے افزون کیجیے
اور اپنا عہد وفا کیجیے ساتھ اس بیان کے گٹھڑ مین سے گوہر بادشاہ کے سامنے ڈال دیے
بادشاہ اس بوالعجبی و توانائی قدرت ایزدی کا تماشا کرکے بے اختیار دم بخود ہو گیا حیران
کہ الٰہی یہ کیسا سامان ہے جسکو تو عطا کرے بیدریغ عطا کرتا ہے بعد تحیر چند ساعت وزیر سے کہا
کہدیے سنکر اس صفا اب کیا کہتا ہے فقیر پر تو خدا مہربان ہے جب وہ اپنے خزانہ مین سے ایسے
گوہر بے بہا بخشدے تو ہمکو ایک شہچراغ کاشانہ سلطانی کو اسکے سلک ازدواج مین
منسلک کرتے ہوئے کیا دریغ کرنا چاہیے اب مناسب بلکہ انسب یہی ہے کہ ہم اپنا وعدہ
وفا کرین اسلیے کہ اب کوئی عذر و حیلہ نہین ہو سکتا اور تو بھی اسی امر کو قابل صواب
سمجھ لے اسوقت وزیر ناخداترس نے پھر اس مرد خدا کے حق مین نیش زنی کی بادشاہ
سے کہا کہ حضور کو یہ خیال خام مد نظر ہوا ہے معاملہ شاہ و گدا کونسی شان سے درست
ہو سکتا ہے نہایت خلاف مصلحت ہے اعلے و ادنے مین ہمیشہ بدنامی ہے بادشاہ کبھی بھول کر
اس ناپسندیدہ امر کا ارادہ نکرے بادشاہ نے کہ ورائے قباحت تخلف وعدہ مجھکو
عظمت و مقبولیت درویش صفا کیش سے بہت دہشت آتی ہے کہ میرے حق مین اسکی
دعائے بد کرنے سے مضرت عظیم ہو پہنچے اور پشیمانی و ندامت بسیار عاید حال ہو پھر وزیر
عقرب خصال نیش زن ہوا اور کہا کہ یہ امور محض توہمات نفسانی ہین حضور اس خیال سے
نہین اس کد و کاوش بیہودہ مین اپنی خاطر عالی کو ملالت آگین نہ فرمائین بس اب
مین نے جانا اور درویش سے آپ کچھ گفتگو فقیر سے نکیجیے محل مین تشریف لیجایئے

Marfat.com
Marfat.com

مین کچھ نہ کچھ جواب باصواب درویش ناصواب اندیش کو دیگا اور پھر اس جعل سے
اس دریدہ دہن کو مقطوع اللسان کردونگا بادشاہ اس تقریر وزیر سے ناچار ہو کر
داخل ایوان دولت ہو گیا معاملہ درویش وزیر پر مفوض ہوا اُسوقت وزیر نے فقیر کو
بیکس و بے یار پا کر نہایت تغیر و تخویف سے مخاطب کیا کہ اے نادان بے ادب بے
گستاخ تمنائے تیری بساط اور لیاقت سے بعید از بعید ہے بھلا تجھ سے قلاش کم معاش
بے حقیقت سے دختر بادشاہ بیاہ کیونکر منعقد ہو سکتی ہے یہ کبھی نہو گا بہتر یہ ہے کہ اپنی جان
کی خیر غنیمت سمجھکر یہان سے اُٹھ جا اور کسی گوشہ مین دم کو لیکر بیٹھ رہ یہ بھی عین عدالت
سلطانی ہے کہ تجھکو ایسے نامناسب سوال پر بندگان شاہی نے سزائے گردن زنی سے محفوظ رکھا
بس ابھی مین خیر ہے کہ اس بارگاہ سے نکلجا فقیر یہ ناسزا گفتار سُنکر بہت آشفتہ ہوا اور کہا
کہ اے ظالم ناحق شناس زشت اساس خدا سے ڈر کر کلام کر کیا تو نہین کہ بادشاہ
اور تو نے خدائے حاضر و ناظر کو اس وعدہ مین درمیان دیا تھا اگر تو خدا کو بھول گیا
تو معاذ اللہ خدا تو تیرے خلاف وعدگی پر اپنے الطاف کو نہین بھولا دیکھ قادر توانا
بڑا زبردست ہے تیرے دست تعدی کو اس ناتوان آزاری پر بات کرنے مین توڑ ڈالے
تو کچھ عجب نہین بہتر یہی ہے کہ جس زبان سے جو کہا تھا وہی اقرار پورا کر وزیر اس مبارک
تقریر فقیر سے نہایت برہم و غضبناک ہوا جوش غضب مین چوبداران ناخوش سیرت
و صورت کو اشارہ زدوکوب فقیر کا کیا یہ نشناس تو مردم ناشناسی پر آمادہ مردم آزاری
تھے ہی بمجرد حکم زد و ضرب درویش مین ہاتھ پانون ہلانے لگے اور فقیر کو خوب مار پیٹ کر
دیوان سلطانی سے باہر نکالدیا اور پاسبانون کو تاکید کی کہ درویش یہان کبھی آنے پائے
آخر قلندر مایوس مغموم ہو کر نالان و گریان اپنے کلبۂ احزان مین وزیر و بادشاہ کی جان
کو صبر کر کے بیٹھ گیا اور زار زار یاد یار مین رونے لگا آخر بمقتضائے شعر آتش سوزان نکند با سپند
آنچہ کند دود دل درد مند ٭ فقیر شکستہ مجبور کی آہ پُر اثر کب ہدر جاتی تھی ساعتہ ہو کر

Marfat.com
Marfat.com

حاصل روزگار شہریار پر گرہی پڑا اور سب سامان مسرت و نشاط سلطان کو جلا کر خاک سیاہ اور جہان چشم بادشاہ مین تیرہ و تار کر دیا یعنی اُدھر تو گداے ناچار عاشق زار پر خدام شاہی کے دست تعدی سے سواے عذاب حرمان و ناکامی صدمۂ آزار جسمانی گذرا اور اِدھر سطوت عشق نیرنگ نما کرشمہ نمائی سے دختر سلطان کو ناگہانی درد شکم ایسا عارض ہوا کہ اُسکے صدمے سے چشم زدن مین طائر جان نازنین قفس عنصری سے پرواز کر گیا یکایک اس سانحۂ جانگزا عبرت نما سے حرم شاہی مین فغان محشری کا سامان برپا ہو گیا بادشاہ نے اس صدمے سے متغیر الحال ہو کر وزیر کو طلب کیا اور بہزار ملامت و نفرین اُسکو معاتب و مخاطب کیا کہ اے مردک بد کیش آخر تیری بد طینتی و نیش زنی ہمارے حق مین زہر قاتل ہو گئی دیکھا تو نے کہ فقیر گرامی اوقات کی دل آزاری نے کیا رنگ دکھایا ہمکو کیونکر خاک مین ملایا خیر اب تو روے نحس اپنا مجھکو نہ دکھا غرض بہر حال اُسی عالم بدحالی مین سامان ناگزیر تجہیز و تکفین ہولی اٹھیا کر اگے اُس نازپروردۂ آغوش عظمت و زینت شاہی کو تا لب گور پہونچا کر سپرد مادر زمین کیا جس مقام پر کہ اُس چشم و چراغ کاشانۂ دولت کو مدفون کیا گیا وہان بحکم شاہی سراپردہ اور قناتین نصب کی گئین فرش شاہانہ بچھ گیا کنول روشن ہو گئے عود و عنبر جلنے لگا ایک جماعت قرآن خوانونکی تلاوت قرآن مین مصروف ہو گئی اُس شب کو چراغان و قنادیل کی کثرت روشنی سے دن کی تابناکی ہویدا ہونے لگی اسیطرح پاسبان و نگاہبان بنا بر منع گذر بیگانہ گرداگرد مزار گاہ ماتمی بیٹھ گئے کہ آدمی تو کیا ہوا کو یکایک گذر دشوار ہو گیا یہان تو یہ سامان تھا اور اُدھر گداے نیم مردہ پہلے ہی دل آگاہ خبر رسان سے بیتاب و مضطرب تھا اُسپر صداے جان خراش فارغ گوش ہو گئی جیتے جی مر گیا آخر تڑپ تڑپ کر دن کو شب تک پہونچایا جب نصف شب ہوئی اور مشیت یزدانی نے چشم و گوش متعینان پاسبانی کو سوزن غفلت خواب سنگین سے سی دیا تو عاشق ہوش و حواس باختہ کدال پھاوڑا لیے ہوئے

Marfat.com
Marfat.com

مدفن معشوقہ کے قریب آپہونچا اور غفلت پاسبانان از خود فراموش سے فرصت وقت پاکر
قبر دلدار پر آیا اور کندش لحد مین مصروف ہوا جب قبر کھودی تو نعش مطلوبہ کا صندوق
باضطراب و توانائی عشق زور فرما باہر نکال لایا اور ویسے پانون وہان سے لیکر اپنے
جھونپڑے مین لیگیا وہان لیجاکر چراغ روشن کرکے پیکر یار صندوق سے باہر نکالا اور
دیوار کے سہارے لگاکر بیٹھادیا کمال شوق کی بیتابی سے نظارۂ روے دلدار مین بجان و دل
مصروف ہوا تا آنکہ قریب ایک پہر کے اسی نظارۂ حسرت و تماشاے مفرط مین گذرا
ہوگا کہ قدرت خداے کارساز بندہ نواز سے محنت محبت صادق عاشق نے یہ رنگ
کامیابی دکھایا کہ قضارا ایک حکیم فلاطون منش کسی طرف سے بارادۂ ملازمت سلطانی
وارد شہر ہونے کو اسوقت دروازۂ قلعہ پر پہونچا یہان دروازہ بند تھا حکیم یہ دیکھکر
حیران و درماندہ چہار طرف سہارا ٹھہرنے کا دیکھنے لگا چراغ کلبۂ گدا کی روشنی جو اس
طرف دیکھی تو حکیم نے غنیمت جانکر اُدھر کی راہ لی جب قریب کلبۂ فقیر آیا تو یہان فقیر بیچارہ
پاسبانان شاہی خوف مبادرت ناشلیان سے گھبراکر کسی گوشہ مین جا چھپا اور حکیم بے دھڑک
خانہ فقیر کو خالی پاکر بے تکلف اندر آیا یہان یہ ماجراے حیرت خیز دیکھکر قدرت خدا کی
اعجوبہ نمائی و حسن آرائی سے استعجاب کرکے ایک لمحہ تو ساکت و ششدر رہگیا پھر ایک طلعت
زیبا و صورت مہر فزا کو نقش دیوار بستہ بنظر غائر معاینہ کیا ساتھی ترحم کے کچھ آثار تشخیص مرض
بھی دل مین سایہ انداز ہوئے اور اس جسد بظاہر مردہ کو حقیقتہً زندہ واقعی سمجھکر مشغول
تدبیر علاج ہوا یقین ہوگیا کہ اسکو سکتہ ہوگیا ہے اسوقت ایک نشتر جیب مین سے
نکالکر کسی مخصوص رگ کو کھولا چند قطرۂ خون کے نکلتے ہی شہزادی نے خواب عدم سے
آنکھین کھولدین اور معالج بیگانہ کو ایک خانۂ بیگانہ مین اپنا جلیس و انیس دیکھکر منہ ڈھانپ
لیا اور کہا کہ اے شخص یہ کیا ماجرا ہے تو کون اور یہ کلبۂ تنگ و تاریک کیسا اور مین کہان آگئی
حکیم نے واقعۂ حیرت اثر کو واجب الاستفسار و لازم الاظہار جانکر جواب پاکلام خنک اجتہ

مجھے اس حال کی خبر نہین مین تو اپنے شہر سے اس شہر مین داخل ہونے کو آیا تھا اسوقت
در شہر بند پایا یہان روشنی دیکھکر چلا آیا تو تجھکو اس حال مین مردہ سا دیکھکر مرض
سکتہ تشخیص کر کے معالج مرض ہوا خداے تعالے نے تجھکو افاقہ مرض سے دیا اور تجھکو
خداے توانا نے صحیح و سالم کر دیا مین تو اسی قدر واقف ہون اب تو اپنی سرگذشت سے
مطلع کر یہان یہ حرف و حکایت درمیان تھی کہ ادہم نے دروازہ سے جھانک کر تماشاے
قدرت خالق توانا کیا تو نقش مدعا کو درست پایا سبحان اللہ و جل جلالہ کرتا ہوا بتقاضاے
غایت مسرت و اشتیاق سے اندرون خانہ آیا اور حکیم لقمان سیرت فرشتہ صورت
کو مودبانہ سلام کر کے برابر حکیم کے بیٹھ گیا حکیم نے اس خانہ بدوش کو صاحب خانہ
جانکر استفسار حال کیا اُسوقت ادہم نے سن اول سے آخرہ تمام سرگذشت راست
راست بے کم و کاست بیان کی حکیم تھوڑی دیر متحیر ہو کر فقیر کی دلدہی و تشفی کرنے لگا
بعد اُسکے اُسی جلسہ مین مناکحت اُن دونون کی حسب تراضی طرفین کر دی صبح ہوئی
تو حکیم وہانسے شہر مین آیا اور یہ دونون وہین مقیم و مسکن گزین ہے آخر چند روز
بعد ایک طفل عالی گہر پاک سیرت نیکو سیرت صاحب جمال پیدا ہوا ابراہیم
نام رکھا جب کودک چند سال کا ہوا تو ادہم نے مکتب مین بٹھایا اور ہمہ تن تعلیم
یابی فرزند مین صرف ہمت کی اسیطرح ایک اور زمانہ بسر ہوا ایکروز بادشاہ
اُس مکتب کی طرف سے جہان ابراہیم پڑھتے تھے گذرنے لگا تو اطفال کو پڑھتے ہوئے
دیکھا بادشاہ نے حسب عادت مقررہ کہ ہر مکتب کے اطفال کو چھٹی دلوا دیتا تھا اور علم
بدل نقود سے شاد کام کرتا تھا اس مکتب کے لڑکون کو بھی سامنے بلوا کر [illegible]
جب ان کودکون مین ابراہیم آئے تو اُنکے ناصیہ جاہ و جلال و حسن و جمال سے بادشاہ
کو انوار سعادت و فرخی مشاہدہ ہوئے بے اختیار شفقت و محبت سلطانی جوش زن
ہوئی بادشاہ نے اُسیوقت اُن سلطان اقالیم فضائل کو گود مین اٹھایا اور تقبیل

Marfat.com
Marfat.com

شمائل مین مشابہ اپنی دختر سے دیکھکر خون کے جوش سے بہت پیار کیا اور معلم کو بلا کر بہت کچھ دیا اور حال طفل پوچھا اُسنے کہا مین اسقدر جانتا ہون کہ اسکا باپ ایک قلندر با عظمت صبح کو اپنے ساتھ یہان لاتا ہی شام کو وقت خلاصی اطفال آپ ہی آکر ساتھ لیجاتا ہی یہ سُنکر بادشاہ نے ابراہیم کو اپنے گھوڑے پر بٹھا کر اپنے ایوان دولت کی طرف رُخ کیا اور معلم سے کہا کہ جب فقیر پدر کودک آئے تو یہ حال کہکر اُسے ہمارے پاس بھیجدیجو معلم نے تعمیل حکم شاہی مین مجال سرتابی نہ دیکھی فرمان واجب الاذعان بجان و دل قبول کیا بادشاہ ابراہیم کو لیے ہوئے داخل محل ہوا اور اپنی زوجہ مادر دختر مُردہ کو دکھایا بانوے سلطان نے اس جگر بند کی شکل و شمائل کو دیکھکر اپنی بیٹی سے ملتا ہوا پایا بے اختیار گلے سے لگایا نہایت شفقت مادری و پدری سے فرزند جگر بند کو اپنے پہلو مین جا گزین کیا اِدھر جب معلم کے پاس قلندر وقت معہود پر آیا فرزند کو نہ پایا اِسکے تفحص حال سے پہلے معلم نے کیفیت واقعہ بیان کی ادہم وقوف حال سے آگاہ ہوکر باطمینان تمام قصر بادشاہ عالیمقام کی طرف روانہ ہوئے اور حضور شاہ مین پہونچے اور بادشاہ کو اپنے فرزند کے ساتھ جلوہ آرائے مسند دولت پایا بنہایت پاس ادب بادشاہ کو سلام کرکے وہین ٹھہر گئے بادشاہ قلندر کو دیکھتے ہی پہچان گیا نہایت عظمت و توقیر سے پاس بٹھا کر باعث حضوری پوچھا ادہم نے کہا کہ میرے دلبند کو آپ لے آئے ہین اسکے لینے کو آیا ہون مین ایک لمحہ اسکی مفارقت گوارا نہین کر سکتا اور مجھسے بڑھکر اسکی والدہ اُسکی عاشق ہی اگر ایک ساعت اپنے وقت معین سے دیر لگ جائے تو اسکے صدمۂ مہجوری مین اُسکی ہلاکت کا گمان ہی اُسوقت بادشاہ نے کہا کہ اسکی مان کا نام و نشان کیا ہی ادہم نے دلیرانہ تمام حال بیان کیا پھر تو بادشاہ نے اس نوید سے جان تازہ پائی اور معاً یہ بشارت روح افزا اپنی بی بی کو سنائی وہ سُنکر نہایت شاد مان ہوئی اُسیوقت بیٹی سے ملنے پر آمادہ و مستعد ہوگئی آخر بادشاہ اور زوجۂ سلطان اور ابراہیم اور ادہم سب ایک حشم سے سرائے ادہم پر آئے

Marfat.com
Marfat.com

ادھر دختر شاہ بھی اپنے والدین کے دیدار کی مشتاق تھی ماں باپ سے ملتے ہی پہلے تو گریہ شادی کا ہنگامہ گرم کیا اور پھر سب نے نہایت خوشحالی سے جناب عزاسمہٗ کا شکر جان بخشی ادا کیا پھر بادشاہ وہاں سے مع دختر و داماد اپنے دولتکدہ مین آیا اور تمام عمدہ مال و متاع سلطنت انھین حشم و چراغ دودہ عظمت و جلالت کے واسطے مقرر کر دیا اور ناز و نعم سے انکی پرورش کرنے لگا حضرت ادہم تو اپنی گلیم قلندری ہی پر ہزار سلطنت کا حظ اُٹھاتے کچھ تمول و تحشم دنیاوی پر ملتفت نہوئے اُسی لباس فقر مین رشک وہ قیصری و فغفوری سے اور اپنے فقر کو ایک گوشہ اطمینان پر تنزیین ترقی دیتے رہے بادشاہ نے کہ سواے دختر کے اور کوئی فرزند نرکھتا تھا اپنے نواسے کو بجاے فرزند صلبی مغتنم جانا اور اپنا ولیعہد کیا اُسی عالم مین یہ پاک نژاد و الا سرشت اپنی کاملیت فطرت و فطانت سے رسوم و قواعد حکمرانی و ملکداری و معدلت شعاری اس طریقہ شایان پر ادا فرماتے تھے کہ اُس سے زیادہ متصور نہین ہوسکتا آخر بعد دو چند ایام بادشاہ نیک انجام نے عالم خاکدانی سے رایت زندگانی اُٹھایا اور ملک جاودانی مین قیام ابدی اختیار کیا بجاے بادشاہ مرحوم ابراہیم فرمان فرماے مملکت ہوئے اپنے قوانین فرمانروائی کو نہایت خوبی سے انجام دیا مگر بمقتضاے کُل شیٔ یرجع الے اصلہٖ اُس بادشاہی ظاہری مین ضوابط اسم باطنی کو بدل و جان بطریقہ مستحسن ادا فرماتے تھے اکثر اوقات ذکر و اشغال الٰہی و تعظیم و تکریم درویشان کامل ہنگامہ خلوت و جلوت گرم کرتے تھے بلکہ فرط رتبت شناسی نعمت فقر عارفان حق شناس کی کفش برداری و پابوسی اپنا شعار قرار دیا تھا بالآخرہ ایک روز یہ بادشاہ معرفت پناہ اپنے شبستان دولت مین بنہایت معمول اسباب جمعیت تخت سلطنت پر خواب خوش فرما رہے تھے کہ ناگاہ بالاے سقف دولتسرا کچھ کھٹکا پاتون کی آہٹ کا زور سے معلوم ہوا اور اُس صداے متوحش سے بادشاہ نے بیدار ہوکر آواز دی کہ یہ کون شخص ہے ساکسینے جواب دیا کہ ہمارا ایک شتر جاتا رہا ہے ڈھونڈھتے ہوئے یہان آئے ہین خواجہ دل آگاہ سلطان آگاہی پناہ نے کہا کہ اے

بےخبر و معذور العقل بھلا کجا ایوان شاہی کا بام اور کہان اشتر گم شدہ کی تلاش کوئی
عقل کی بات کرو چلو اپنا رستہ لو پھر جوئندہ باخبر نے یہ مختصر جواب باصواب عبرت نما دیا کہ
اے بےخبر نادان تو جو بادشاہی مین فقر و درویشی کا دم بھرتا ہے آزادی و حق جوئی کو بدنام
کرتا ہے اس سے بڑھکر نادانی و نافہمی کیا ہوگی کہان بادشاہی اور کہان گدائی تجھکو سرائے
شاہی مین اونٹ کا آنا تو ایسا دشوار معلوم ہوا قدرت خدا سے یہ امر تو محال نہین مگر یہ مشکل ہے
کہ تو شکوہ دولت مین باہمہ سرمستی عیش و عشرت و سرشاری خواب طالب خدا ہے
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا پھر پوچھا کہ مالک خانہ کون ہے بادشاہ نے کہا
مین سلطان بلخ پھر پوچھا کہ تجھسے پہلے کون تھا بادشاہ نے کہا کہ فلان بادشاہ چند اہل
حکومت سابقہ کے نام بتانے کے بعد اُس ہادی غیب نے کہا اے بادشاہ غافل ظاہر ہے
کہ جب اگلون نے اپنی اپنی نوبت سے اس حکومت و مملکت کو یونہین برتا اور چھوڑا تو تجھکو
بھی قیام نہین ہے پھر کس اعتماد پر اپنے اس مُلک و مال کو قرار دیتا ہے اور بادشاہی بلخ اپنے
منسوب کرتا ہے غرض تجھسے بڑھکر غافل و بیہوش کون ہوگا سلطان معارف نشان کو
یہ کلمات نہایت موثر و عبرت بخش معلوم ہوئے اور اُسی وقت سے خلع سلطنت کرکے
تلاش نعمت فقر مین جادہ نوردی صحرائے لق و دق اختیار کی آخر قطع راہ کوہ و بیابان
کرتے ہوئے ایک چرواہے سے ملاقی ہوئے آپنے اپنا لباس اُسکی پوشش نمدے سے
بدل کر لیا اُس مقام سے سواد مرو مین آئے اور پھر وارد نیشاپور ہو کر ایک غار صحرا مین
سکونت اختیار کی وہان طریقہ ہیزم کشی مین اپنی قوت بسری اسطرح کرتے رہے
کہ نصف قیمت ہیزم مین اپنا گذارہ کرتے تھے اور نصف قیمت مساکین کو دیتے تھے
شہر مین آکر ہر جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے تھے اور پھر اُسی غار مین شب و روز
سکونت فرماتے تھے آخر وہان سے مکہ معظمہ مین آکر حج سے مشرف ہوئے وہین حضرت
قطب الواصلین خواجہ فضیل بن عیاض کی خدمت مین اکتساب ارادت و فقر و

Marfat.com
Marfat.com

سعادت کونین حاصل کرکے گوہر مقصود وصول وکمال سے کامیاب ہوئے نقل ہی
کہ قبل از ترک اسباب سلطنت آپ کے بعض اشیاے مملوکہ مثل انگشتری وتکمہ لعل وزرکشت
وغیرہ نے آپ سے کہا کہ ای بادشاہ تمکو تزئین دنیاوی کے لیے خدا نے نہین خلق کیا ہی بلکہ
امور معظم دینی آپ سے متعلق ہونگے اور ایسا ہی ایک آہوے صحرائی نے آپ سے کلام
کیا ایسی واردات سے آپ متحیر تھے تا آنکہ عالم فقر مین سب امور کا ظہور دیکھا نقل ہی کہ جب
حضرت نے ترک سلطنت کرکے ویرانہ نشینی اختیار کی تھی اُسی ایام مین ایک روز
ایک مقام پر آواز نوبت اپنے فرزندون کے نام پر بجتے ہوئے سنی آپ نے تحسراً خیال کیا
کہ ایک روز یہی نوبت میرے نام پر بجتی تھی اب میرے فرزندون کے نام کی نوبت ہے
اُسی وقت بپاسداری خاطر خواجہ بحکم خداوند عالم طبقات افلاک پر بنام خواجہ نوبت
بجنے لگی خواجہ نے یہ آواز غیبی شکر انعام ایزدی کا شکر کیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ بزمان
ترک مملکت سیر کنان ایک چشمہ پر وارد ہوئے لب چشمہ پر ایک زاہد متوکل رہتا تھا
غیب سے اُسکے لیے ایک طبق طعام آتا تھا وہان خواجہ نے قیام کیا تمام روز مکالمت
ومجالست زاہد مین صرف کیا شام کو بطریقہ معہود زاہد کے لیے وہی مقررہ طبق آیا اور
سلطان کے واسطے دس طبق نعمات الوان کے آئے زاہد نے رشک سے جناب باریتعالیٰ مین
عرض کی کہ خداوندا مجھے زاہد توکل گزین دیرین کے لیے تو وہی طبق معلوم اور چار دن کے
مہمان کے واسطے یہ کچھ سامان غیب سے ہدایت ہوئی کہ تو جس حیثیت کا آدمی تھا اب
عالم توکل مین بھی وہی ملتا ہی اور یہ شخص ہمارے نام پر سلطنت کو چھوڑ بیٹھا ہی اسکی نسبت
تو یہ بھی کم سے کم ہی سوا اسکے ہمکو اپنے مخصوصون سے ایک راز واسرار ہی اُسمین دوسرے
کو کیا دخل تجھکو اُسمین رشک کرنا محض اپنے حق مین بدانجامی ہی نقل ہی کہ حضرت
سلطنت چھوڑکر جو صحرا مین جاتے تھے ناگہان ایک روز ایک پیر مرد نورانی صورت
آپسے ملاقی ہوئے اور اسم اعظم جو کاشف اسرار ارضی وسماوی تھا آپ کو تعلیم کیا اُسکی برکت

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ کو مکاشفہ عظیم حاصل ہوا پھر حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ کے پاس آکر کہا کہ اے
ابراہیم خوشا نصیب کہ تجھکو میرے بھائی الیاس نے اسم اعظم بتایا تو اسکی مداومت کر
مطالب حقیقت بالکل تجھکو مکشوف ہونگے نقل ہی کہ حضرت خواجہ ایکبار بازار گئے
مین پشتارہ ہیزم سر پر لیے ہوئے کھڑے تھے اتفاقیہ کوئی شخص بلخی شناسا آپ کا ملا اور کہا
کہ اے ابراہیم سلطنت چھوڑ کے کیا پایا آپ نے بار ہیزم سر سے پھینک کر ہاتھ مارا دیکھا
تو تمام انبار طلائے خالص کا تھا پھر فرمایا کہ دیکھا نام شوم بلخ سے تو آج میرا قوت حلال
بھی تلف ہوا اور یہ دولت نمایان ایک شمہ بدل ترک بلخ ہی بغور دیکھ کہ کہان وہ حکومت
اور کہان یہ نعمتہائے بیقیاس نقل ہی کہ ایک شب بحال سکونت غار موسم سرمائے
شدید مین باثنائے خواب آپ کو احتلام ہوا اُسی وقت آپ اُٹھے اور ارادہ غسل مین چشمہ
یخ بستہ پر آئے برف کو توڑ کر اُس پانی سے غسل کیا اور نماز ادا کیے مگر سردی سے
نوبت بہلاکت تھی دل مین مختور رہا کہ پوستین یا آتش ہوتی تو اسوقت کام آتی اسی
خیال مین آپ سوگئے سوتے مین بحکم غیبی ایک اژدہا آپ کے جسم سے تمام لپٹ گیا اور
آپ کا جسم گرم ہوگیا بروقت بیداری یہ حال دیکھ کر جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا
مجھکو سردی کی زحمت سے بوسیلہ عجیب اژدہا بچایا اب اس بلائے مہیب سے میرے
جسم کو نجات دے اُسی وقت اژدہا بدن شریف سے جدا ہوکر آپ کے قدمون پر سر رکھ کر
غائب ہوگیا نقل ہی کہ خواجہ اپنی قوت بسری گھاس بیچ کر فرماتے تھے اُسی انبار کاہ کی قیمت
مین اپنا قوت کرتے اور فقرا کو دیتے دن کو روزہ رکھتے تمام شب عبادت و ریاضت مین بسر کرتے
خواب نہ فرماتے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کبھی رات کو نہین سوتے فرمایا کہ جو آشنا کی یاد مین ہر وقت
مصروف ہو اُسکو خواب سے کیا علاقہ مجھے تمام شب خدائے جلیل وجمیل کا خیال ہی
خواب وغفلت کا گذار چشم انتظار مین محال ہی نقل ہی کہ ایک دفعہ شیخ ابو سعید
ابوالخیر رح بنیت زیارت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے قیام گاہ پر آئے اتفاقیہ حضرت اُس

Marfat.com
Marfat.com

زمانہ مین مکہ شریف کو گئے ہوئے تھے جس غار مین آپ رہتے تھے حضرت خواجہ ابو سعید کو ایسی شمیم روح افزا و نکہت مشک آسا آئی کہ اُسکو سونگھ کر حضرت خواجہ موصوف نے درود پڑھکر فرمایا کہ یہ غار اگر انبار مشک و عنبر سے پاٹا جاتا تو بھی ایسی خوشبو نہ دیتا جیسا اس جوانمرد کی تاثیر سکونت سے معطر ہے نقل ہے کہ حضرت خواجہ ایک دفعہ بیت المقدس مین تھے وہانکے خادم کسی کو وہان شب باش نہونے دیتے تھے آپ ایک بوریے مین اُنکے رہنے کے لیے لپٹ کر چھپ رہے سو کلان بیت شریف دروازہ کو قفل لگا کر چلے گئے ناگہان خود بخود دروازہ کھلا اور ایک پیر مہر سیما چالیس متنفس بابرکت کے ساتھ مقام مبارک مین آکر نماز ادا کرکے خود پشت بمحراب راست فرما کر بیٹھے اور ساتھ والون کو سامنے بٹھا کر مشغول مکالمت و مخاطبت ہوئے جماعت مین سے کسینے کہا کہ یہان آج کوئی مہمان ہے پیر متبرک انفاس نے مسکرا کر کہا کہ ابراہیم بن ادہم ہے مگر چالیس روز سے عبادت کا ذوق کما ینبغی اُسکو حاصل نہین یہ باتین سُنکر خواجہ بوریے سے نکلے اور پیر کو سلام کرکے کہا یا شیخ جو کہا سچ ہے مگر وجہ بے حلاوتی عبادت کی نہین معلوم ہوتی پیر نے فرمایا کہ ایک روز بصرہ مین خرما فروش کا ایک خرما تیری خریداری کے وقت گر پڑا تھا تو نے مشتبہ جانکر اُٹھا رکھا ہے یہ وجہ بے لطفی کی ہے خواجہ پیر روشن ضمیر سے یہ کلام سُنکر اُسی وقت جانب بصرہ روانہ ہوئے اور خرما فروش سے ملکر معافی طلب کی اُسنے ماجرا پوچھکر بحل کیا مگر اس دینداری سے وہ بھی آمادۂ اختیار راہ ہدایت ہوا تا آنکہ دوکانداری وغیرہ سے برکران ہو کر خواجہ کی مریدی سے رتبہ اعلیٰ پر فائز ہوا نقل ہے کہ ایک شخص خدمت مین آیا اُس سے آپ نے فرمایا کہ تو ولی ہونا چاہتا ہے عرض کی زہے قسمت ارشاد کیا کہ ہو سہارے دنیا و عقبیٰ کو سوائے یاد خدا دل سے محو کردے اور وجہ حلال سے قوت مقرر کر جسکو یہ منصب حاصل نہین کبھی ولی نہین ہوتا نقل ہے کہ کسینے آپ سے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت وصیت فرمایئے فرمایا کہ بستہ کو کھول دے اور کشادہ کو بند کرلے اُسنے عرض کی کہ مجھے یہ معما معلوم نہ ہوا ارشاد کیا کہ کیسہ کو کھول دے

اور زبان کشادہ کو بند کر اور فرمایا کہ جبتک اہل وعیال کو بے وارث نہ خیال کرے اور شکم سگ
خاک پر نہ سوئے کوئی طالب نیکمردون کی صف مین قابل نشست نہین نقل ہے کہ حضرت سے
کسینے پوچھا کہ کوئی شخص گرسنہ تہی دست ہوگیا کرے فرمایا تین روز تک صبر کرے اُسنے کہا
اگر تین روز تک قوت نہ میسر آسکے تو کیا تدبیر فرمایا اسی طرح بتدریج ایام مہینہ بھر تک صبر کرے
پھر سائل نے کہا کہ اگر صابر اسی صدمہ سے مرجائے تو خون بہا و دیت کسپر ہوگی فرمایا ہلاک
کرنیوالے پر نقل ہے کہ کسی شخص نے گرانی نرخ گوشت کی آپ سے شکایت کی فرمایا اگر
اب گران ہے تو ارزان کرنا سہل ہے کہا کیونکر فرمایا ایک لخت گوشت کھانا ترک کردو آپ ارزان
ہو جائیگا نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ مین نہایت آلودہ معاصی ہون
مجھے وصیتین ایسی فرمائیے کہ اُنپر اپنا تمسک و وثوق کرون ارشاد کیا کہ چھ نصیحتین میری
قبول کر پھر جو چاہے کر کچھ نقصان وعصیان نہین اول یہ کہ اُسکی نعمت نہ کہا اُسنے عرض
کی کہ کل نعمتین اُسی کی ہین ارشاد کیا کہ شرم کر کہ اُسکی نعمت کھائے اور نافرمانی اُسکی
کرے دوسرے یہ کہ اگر خطا کرے تو اُسکے ملک مین نکر اُسنے کہا روے زمین اُسی کا ملک ہے
اُس سے کہان بچکر جائے پھر فرمایا غضب ہے کہ اُسکی زمین پر مقیم ہو اور اُسی کا مطیع نہو
تیسرے یہ کہ جرم اُس سے پوشیدہ کر کہا کہ وہ حاضر و ناظر عالم الغیب ہے گناہ کیونکر چھپ
سکتا ہے فرمایا حیف کہ اُسکا بندہ خانہ پرور اور اُسکے سامنے بجراءت جرم وخطا کرے چوتھے
یہ کہ وقت ورود ملک الموت کے اتنی مہلت طلب کر کہ توبہ کرلے کہا کہ مہلت دشوار ہے
ارشاد ہوا کہ جب وقت مرگ مہلت وقت توبہ ناممکن ہے تو پہلے ہی کیون توبہ نکرے
پانچوین یہ کہ جب قبر مین نکیرین کچھ پوچھنے آئین تو اُنکو پاس نہ آنے دے جواب دیا یہ غیر
ممکن فرمایا کہ پہلے ہی سے فکر جواب کر رکھ کہ اُسوقت عاجز نہو چھٹے یہ کہ جب روز حشر حکم دوزخ
ہو جائے تو وہان نجا اُسنے کہا حکم خدا کیونکر رد ہو ارشاد فرمایا کہ جب کسی چیز پر قدرت
نہین تو فکر رستگاری و عاقبت کیون نہین کرتا اُسنے عرض کی کہ حضرت کنایات مین خوب سمجھایا

Marfat.com
Marfat.com

کہ نیران بلایات کے نجات مشکل ہی پھر اُسی وقت توبہ کر کے خدمت باسعادت مین بسر کرنے لگا

نقل ہی کہ ایک مرتبہ حضرت قطب عالم باتیک جماعت فقرا سیر کنان ایک حصار مین پہونچے ہمراہیون کی عرض سے وہین شب باش ہو کر لکڑیان حصار کی توڑ کر آگ جلائی زحمت سرما کو آتش گرمی سے رفع کیا اور اُنھین لکڑیون مین روٹی پکائی اُسوقت حضرت تو نماز مین مصروف تھے اور ہمراہی فکر خورش مین کسیقدر بحسرت کہا کاشکے گوشت ہوتا تو کباب کرتے حضرت خواجہ نے بعد نماز کہا عجب نہین کہ قادر برحق تمہاری تمنا پوری کرے چنانچہ فی الفور ایک شیر ژیان ایک گورخر تازہ و فربہ کو پکڑے ہوئے قریب سے گذرنے لگا درویشون نے شیر پر حملہ کیا شیر اُس صید نیمجان کو چھوڑ کر بھاگا درویشون نے یہ خورش غیبی پا کر بطور معلوم کباب کر کے باداے شکر رزاق مطلق تناول کی اور حضرت تمام شب مشغول نماز و اوراد رہے

نقل ہی کہ ایکبار خواجہ سفر مین کسی کنوئین پر پہونچے اور ڈول کنوئین مین پانی نکالنے کو ڈالا کھینچا تو پر از سیم خام تھا آپ نے پھر کنوئین مین ڈالدیا دوسری بار کھینچا تو زر خالص سے لبریز نکلا پھر کنوئین مین اولٹ کر ڈالا اُس دفعہ موتیون سے بھرا ہوا نکلا پھر آپ نے ڈول اولٹا کر کے پانی کی طلب مین ڈالا اور کہا کہ خداوندا یہ سامان مجھکو دکھانے نہین چاہیے مین نے تیری جستجو مین سب اپنا مال و متاع بیشمار ترک کر دیا مجھے اس دولت کی آرزو نہین البتہ پانی اسواسطے چاہتا ہون کہ وضو کر کے تیری عبادت ادا کرون پھر جو ڈول کھینچا تو پانی سے پر نکلا آپ نے اُسی وقت وضو کر کے نماز پڑھی اور شکر ادا کیا

نقل ہی کہ خواجہ جب مکہ معظمہ مین آئے تو وزراے سلطنت آپ کے ایک فرزند خرد سال بدیع الجمال کو لیکر وہان آئے خواجہ نے دیدار پسر دیکھ کر شفقت پدری سے زانو پر بٹھالیا اور بے اختیار پیار کرنے لگے اُسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اے میرے بیٹے کی محبت مین ہماری محبت سے غافل ہو گیا یہ سنتے ہی چہرہ پر آثار تغیر نمایان ہوئے تنہا عجز و الحاح سے دعا کی کہ الٰہی جسنے تیری یاد سے مجھکو باز رکھا ہی اُسے دنیا سے نابید کر

Marfat.com
Marfat.com

اتفاقیہ لڑکا اُسی وقت جان بحق ہوگیا خواجہ نے بعد تکفین وتدفین نماز شکرانہ ادا کی نقل ہی
کہ بروقت ترک سلطنت حضرت بلخ سے آکر چند روز ریگ دجلہ پر قیام گزین ہوئے وہان
ارکین دولت ترک وحشم لیے ہوئے بنا بر طلب خواجہ آئے نہایت اصرار سے معاودت
بلخ کے لیے عرض کی آپ نے انکار کیا بعد اصرار وانکار طرفین کے آپ نے اپنی سوزن کہ جس سے
جامہ چاک چاک کو پیوند کرتے تھے دریا مین ڈالکر حضار سے فرمایا کہ اگر میری سوزن دریا
مین سے نکالدو تو پھر بلخ کو چلون لوگون نے بعد جد وکد بسیار بجز ناکامی کچھ نہ پایا اُسوقت
خواجہ نے کہا اے ماہیان دریا میری سوزن بحکم خدا لاؤ معاً ایکہزار ماہی ایک ایک سوزن
طلا وغیرہ لیے ہوئے سطحہ دریا پر آگئین آپنے انمین سے اپنی سوزن لیکر اورون کو رخصت
کیا اور لوگون سے کہا کہ یہ حکم تعلق بلخ مین کہان مین بادشاہی دنیاوی سے بیزار ہون
تم جاؤ جسکو جی چاہے اپنا حاکم کرلو آخر سب آدمی نادم ومنفعل پھر آئے نقل ہی کہ
ایک روز معتصم باللہ عباسی نے خدمت مین آکر پوچھا کہ یا حضرت کیا پیشہ آپکا ہی فرمایا
دنیا اہل دنیا وعقبیٰ طالبان آخرت کے لیئے چھوڑی مین نے یہان تو ذکر خدا اختیار کیا ہی
اور وہان لقاے یزدانی مدنظر رکھی ہی پھر کسینے پوچھا آپ کا پیشہ کیا ہی ارشاد کیا کہ کارکنان
حق کو پیشہ سے کیا بحث ہی نقل ہی کہ حضرت کبھی چار زانو نہ بیٹھتے تھے کسینے باعث پوچھا
فرمایا کہ ایک روز چار زانو بیٹھے ہوئے آواز غیب سُنی کہ اے ابراہیم آقا کے سامنے خادم وغلام
یون نہین بیٹھتے ہین مین نے اُسی وقت اس نشست غیر مؤدب سے توبہ کی نقل ہی کہ
ایک روز حضرت اور شقیق بلخی متفق بیٹھے تھے ایک فقیر باکرامت آیا آپ نے اُس سے پوچھا
کہ معاش کیونکر میسر کرتا ہی کہا کہ ملگیا تو شکر کرتا ہون اور نہین تو صبر آپ نے فرمایا کہ عادت
کلاب بھی ایسی ہی ہی پھر یہی سوال شقیق بلخی سے کیا اُسنے جواب دیا کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی تو
اُسے تقسیم کردیتا ہون ورنہ صبوری اختیار کرتا ہون آپ نے خوش ہوکر شقیق پر غایت لطف و
شفقت فرمائی اور کہا کہ شاباش مردان خدا کا یہی کام ہی نقل ہی کہ ایکدن کسینے آپ سے پوچھا کہ

Marfat.com
Marfat.com

کہ تم کسکے بندے ہو اول خوف سے تھرا کر گر پڑے اور پھر یہ آیت پڑھی ان کل من فی السمٰوات والارض الا آتی الرحمن عبدا پر سندہ نے کہا کہ خواجہ پہلے ہی کیون نہ جواب دیا فرمایا کہ اس خوف سے تامل تھا کہ انکار عبدیت خدا کرون تو نعوذ باللہ ترک ایمان کرون اور اگر بندہ اُسکا بتاؤن تو حق بندگی آقا کہان سے ادا کرون نقل ہی کہ ایک دفعہ خواجہ علیہ الرحمۃ نے عبور دریا کی کشتی طلب کی ملاح نے کرایہ کشتی مانگا آپ نے تہیدستی مین ریگ دریا پر ہاتھ مارا زر خالص ہو گئی اُس مین سے کشتیبان کو کچھ دیکر عبور دریا کشتی مین کیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے تین خلیفہ تھے خواجہ خذیفہ المرعشی خواجہ شفیق المرعشی خواجہ رفیق البلخی رحمۃ اللہ علیہم اور آپ آخر زمانہ مین کسی مقام معین پر نہ ٹھہرے نظر خلائق سے مخفی رہے کوئی بغداد مین کوئی شام مین قیام آپ کا بتاتا ہی اصح یہ ہی کہ مقبرہ حضرت لوط علیہ السلام مین جاکر ایک غار مین چندے قیام کیا اور وہین وفات پائی بعد وفات خواجہ غیب سے آواز آئی کہ الا ان امام الارض قد مات یعنی امام زمین مرگیا لوگ اس صدائے ہولناک سے متحیر ہوئے جب خبر وفات خواجہ معلوم ہوئی تو ندائے غیبی کا معما کھلا آپ نے ۱۶۲ھ مین چھبیسوین جمادی الاول کو رحلت فرمائی ہی چنانچہ تاریخ وفات اُس سلطان معرفت کی یہ ہی۔ امام اصفیا بود۔

بیان حضرت خواجہ خذیفۃ المرعشی نور اللہ مرقدہٗ

یہ حضرت خلیفہ خاص حضرت سلطان ابراہیم ادہم کے ہین با کمال اور صاحب ولایت و کرامت ملک الاولیا امام الفقرا کاشف رموز حقیقت ماہر نکات معرفت مست بادۂ جام منصوری مہ تاج زمرۂ محمدی تھے اور مشائخ کبار زمانہ سے تھے لقب آپ کا شیخ بدر الدین تھا اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت سلطان ابراہیم سے حاصل کیا تھا آپ عالم علم ظاہری اور باطنی کے تھے اکثر علوم مین کتب تصنیف فرمائی ہین اور ہمیشہ آپ با وضو رہتے تھے بعد افطار تین چار لقمہ سے زیادہ نکھاتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے کہ غذائے درویش ذکر لا الٰہ الا اللہ ہی

Marfat.com
Marfat.com

ارشاد کرتے کہ جو شخص کسی فقیر کو صاحب حال دیکھے چاہیے کہ اُسکے پاس نہ بیٹھے اور جو فقیر سیر
ہو کر کھانا کھاوے وہ فقیر نہین خام ہے اور بندہ شکم ہے اور خود پرست ہے اور دنیا دار ہے اگرچہ
لوگ ایسے شخص کو اپنا معتقد اکرین مگر با اینہمہ بھی اُسکی صحبت سے اعراض کرنا چاہیے نقل ہے
کہ ایک روز خواجہ نے عالم رویا مین حضرت سرور کائنات صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای خواجہ
تجھکو راہبر درکار ہے جا اور سلطان ابراہیم ادہم کو مقتدا کر آپ علی الصباح سلطان الاولیا کے
پاس گئے حضرت مراقبہ مین بیٹھے تھے از روے کشف یہ امر دریافت کرکے بہت تعظیم و تکریم
سے پیش آئے اور معانقہ کیا اور فرمایا کہ ای حذیفہ خاطر جمع رکھ کہ انشاء اللہ تعالے عنقریب تو
اپنے مقصد کو پہونچیگا اُسوقت آپنے شرف ارادت سے مشرف فرمایا اور گوشہ نشینی کی اجازت
دی آخر خواجہ نے عزلت قبول کی اور رات دن ذکر خدا مین مشغول رہتے اور چند مہینے تک پیر کی
خدمت مین رہے اور اس مدت مین چند بار افطار کیا گویا ہمیشہ روزہ رکھا ایک روز صاحب قطب السالکین
ابراہیم ادہم نے یہ ریاضت اور مجاہدہ ملاحظہ فرمایا تو الحمد للہ زبان پر لائے اور کہا کہ جو کچھ
فقیر کو چاہیے وہ مین حذیفہ مین دیکھتا ہون اُسوقت جناب باری تعالی سے دعا کی کہ الٰہی تو
اسکی ترقی کر اور بندہ خاص اپنا کر اور زمرۂ درویشان مین رتبہ اسکا عالی کر اللہ تعالے
نے دعا حضرت کی قبول فرمائی اور چند مدت مین خواجہ منصب درویشی پر فائز ہوئے
چنانچہ حضرت ابراہیم ادہم نے خرقہ عنایت کیا اور اپنی جگہ پر خلیفہ مقرر کیا اور اجازت دی کہ
خلق کو ہدایت اور ارشاد سے مشرف کر اور دین محمدی صلعم کو رونق ترقی دے کہ دنیا کو اور
اہل دنیا کو دنیا سے متنفر ہو اور خود بھی دنیا سے بھاگنا یہ دام بلا کا ہے اور مرشدون کے
طریق پر قائم رہنا اور خوب سمجھنا کہ دنیا راہزن مردان راہ کی ہے اور جو کوئی راہ خدا اختیار کرکے
وہ خدا کی طرف متوجہ ہوا اور مردود ہی ہے کہ دنیا سے اپنے کو بچاوے اور اہل دنیا کو
پاس نہ آنے دے اور انسے ہرگز ملاقات نکرے اور اگر اچانک کسی دنیا دار سے دوچار ہو جائے
تو استغفار کرے اور گریہ وزاری کرے اور مرشدون کو شفیع گردانے اور اہل دنیا سے

Marfat.com
Marfat.com

مشل تیر از کمان بھاگے نقل ہے کہ آپ سات برس کی عمر مین قاری ہفت قرات ہو گئے تھے
اور ہر روز ایک قرآن شریف ختم کرتے اور ہمیشہ درویشون کی خدمت کیا کرتے اور انکی
رضا جوئی مین مشغول رہتے اور ہر شخص انکے واسطے دعا کرتا تھا اور آپنے خواجہ فضیل بن عیاض سے
بھی ملاقات کی ہے اور خواجہ بایزید بسطامی سے بھی ملے ہین اور ان دونون صاحبون نے
آپ کے بارہ مین دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ حذیفہ نہایت بزرگ ہوگا اور اس سے بہت آدمی
منزل مقصود کو پہونچینگے اور سولہ برس کی عمر مین علم باطنی سے بہرہ اندوز ہوئے اور شریعت
اور طریقت و معرفت کو ترتیب کامل دی ہے پوشش آپکی کمبل تھی اور ہمیشہ تضرع وزاری
مین رہا کرتے یہانتک کہ لوگ دریافت کرتے کہ ای خواجہ اسقدر گریہ کسواسطے ہے تو آپ فرماتے
کہ کچھ نہ پوچھو کہ مین کسواسطے گریہ وزاری کرتا ہون اگر تمھارے اللہ تعالے گوش شنوا اور ہوش
بینا ہوے تو تم مجھسے زیادہ گریہ وزاری کرو دیکھو اپنی اصل کو کہ تم کون ہو آخر ایک مالک کے
بندہ ہو اور مالک نے تمکو واسطے اپنی بندگی کے پیدا کیا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
پس جب واسطے عبادت کے پیدا ہونا ثابت ہوا تو انسان کو چاہیے کہ سواے عبادت کے
دوسرا کام نکرے اور یہان عبادت برائے نام ہے اور دوسرے کام مین مشغول تمام پھر اپنے
مالک کو کیا جواب دینگے اور اگر فرض کرو کہ انسان نے تمام عمر عبادت کی تو حق سبحانہ تعالے پر
کیا احسان کیا اور اگر عبادت مین کوتاہی کی تو سراسر ظلم ہے لائق ہمارے اور فرمایا کہ مجھکو
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مین کون سے فرقہ مین ہون اور انجام میرا کیا ہوگا یہ کہکر اسقدر رویا
یہانتک کہ بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش آیا اسوقت آواز غیب سے آئی کہ اے خواجہ
مین تجھکو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور تجھکو درویشون مین منتخب کرکے
قیامت مین حضرت محبوب رب العالمین کے ساتھ تجکو داخل جنت کرونگا اسوقت
تین سو کافر محفل مین موجود تھے سب اسلام لائے نقل ہے کہ جب حضرت روضہ
منورہ حضرت رسول مقبول صلعم پر پہونچے جمال مبارک حضور کا بچشم ظاہر ملاحظہ کیا اور ہر وقت

Marfat.com
Marfat.com

دیدار فائز الانوار کے دید کی تمنا مین عرض کرتے کہ یا رسول اللہ مجھکو اسی طرح دیدار سے
مشرف فرمایا کیجیے اور روتے اور کہتے کہ ای حبیب ربانی مجھے خوف ہی کہ مبادا دوزخ مین پہنچا
حضرت ؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہمت مردانہ رکھ تو ہمراہ میرے جنت مین جاویگا اور جو کوئی تجھسے
وسیلہ رکھیے وہ بھی فردوس مین داخل ہوگا نقل ہی کہ آپ ہمیشہ فقرا سے محبت رکھتے اور
اہل دنیا سے نفرت کرتے اور فرماتے کہ اگر میرا اثر انپر ہو تو فہوا لمراد اور اُنکا اثر صحبت مجھکو
ہم ہی نقل ہی کہ جو شخص تارک دنیا ہوکر بارادہ مرید ہی آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تو
آپ اول چالیس روز اُس شخص سے نہ ملتے بعد چالیس دن کے اپنی خدمت مین بلاکر
فرماتے کہ ای ولی اللہ آ اور معلوم کر کہ جملہ انبیا فقیر ہوئے ہین اور حضرت احمد مجتبےٰ سلطان دوسرا
نے بھی الفقر فخری فرماکر فقیری کو دوست رکھا ہی نقل ہی کہ حضرت خذیفہ جو از زبان
سے فرماتے تھے وہ ہی ظہور مین آتا تھا چنانچہ ایکبار چند فرومایہ نابکار آپکی محفل مین آکر
خواجہ سے گستاخانہ کہنے لگے کہ ہم تمھارے شغل و ذکر مین خارج ہونگے ورنہ کوئی کرشمہ
زبانی ہمکو دکھاؤ کہ اُسکی کیفیت مین مسرور و محظوظ ہوکر ہم تمھاری درویشی و کاملی کو تسلیم
کرین آپنے اُنکا جواب نہ دیا اُسی طرح مصروف بحق رہے اسی حال مین ایک نالائق نے
آپ کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا اُسوقت آپنے مجبور ہوکر تین بار آہ آہ کی اور اسی تلفظ کے ساتھ
ایک شعلۂ آتش دہن مبارک سے نکل کر صاعقہ واران اشرار کے خرمن ہستی مین جا لپٹا
اور اُس زمرۂ وخیم العاقبت کو ایکدم مین جلاکر خاک سیاہ کردیا نقل ہی کہ حضرت خذیفہ
سفر و حضر مین اپنے پیر قدسی ضمیر کی خدمت سے کبھی جدا نہوتے تھے اور آپ عالم تجرید مین ہمیشہ
کوئی زوجہ نہین کی اور قول مبارک ہی اذا جاءنی رجل فقال واللہ الذی لا الہ الا اللہ
یا خذیفہ ما عملک عمل من قد نومن یوم الحساب فاقول لہ یا ہذا لا تکفر من یمینک فانہ لا تحنث ونیز
آپ کا قول ہی ایاکم یا ہذا الفجار والسفہا رفانکم اذا قلتم ہا ظنوا بانکم ضیعتم بفعلکم نقل ہی کہ ستر برس تک
آپنے اپنے تمام سجود و رکوع سے کہین جنبش نہین کی کبھی اعتکاف خانہ سے قدم باہر نہین رکھا اور اس عمر

Marfat.com
Marfat.com

جو حاجی حرمین شریفین آپکے پاس آتے تھے وہ آپسے کہتے تھے کہ یا خواجہ ہمنے کعبۃ اللہ شریف و بیت المقدس مین آپ کو مشغول طواف و مصروف اعتکاف دیکھا تھا نقل ہی کہ حضرت قطب العالم ابراہیم ادہم نے دوسو باون سنہ ہجریہ مقدسہ مین جہان فانی سے روضہ رضوا کو رحلت فرمائی مؤلف کتاب نے تاریخ وفات قطب الزمان لکھی ہی ۲۵۲ھ نقل ہی کہ بعد رحلت حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہٗ کے ناصر الطریقت و وارث الشریعت حجۃ العارفین برہان الواصلین شمع شایقان صبح صادقان یکہ تاز عرصہ مجاہدہ سرافراز ناظرین تفرجگاہ مشاہدہ صاحب عظمت و کرامت فائق فائقان دین و ملت کشاف غوامض علوم باطنی و ظاہری حضرت قطب الزمان شیخنا ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہٗ سجادہ طراز خانوادہ باعز و امتیاز ہوئے آپ کا لقب امین الدین ہی علما و اولیا و مشائخ مین آپنے علم امتیاز بلند کیا تھا اور معرفت یزدانی کو بوجہ اتم حاصل فرمایا تھا زمرۂ فقر امین رفیع الدرجہ و منیع المنزلت ہین حضرت قطب المحققین خواجہ خذیفۃ المرعشی سے خرقہ فقر حاصل کیا تھا نقل ہی کہ عمر مبارک آپکی اکیسو بیس برس کی ہوئی تھی بملاحت فطرت و خوبی جبلت سترہ برس کی عمر مین دانش و خرد وافی سے بہرۂ کافی حاصل کیا تھا چند سال مین کلام مجید حفظ فرمایا ایک روز مین دو کلام مجید ختم کرتے تھے کبھی وضو آپکا بجز ضروری حاجات کے نہ ٹوٹتا تھا قبل اس سے کہ آپ مرید ہون تیس برس ذکر حق مین صرف کیے اور نہایت مجاہدہ و ریاضت نفس سے اوقات گرامی کو گرامی رکھا ایک روز نہایت مایوسانہ و محزونانہ زار زار روتے تھے اور بغایت عجز کہتے تھے کہ خداوندا ہبیرہ عاجز و بیکس نہایت گنہگار و شرمسار ہی تیرے عشق و محبت مین سوختہ اور تیری یاد مین شکستہ تیری رحمت پر چشم امید دوختہ ہی تو عفو کر اور اسکو اپنے ترحم و ستاری سے بخش دے اسی حال رجوع و خشوع مین ایک آواز غیب جان نواز پیدا ہوئی کہ ای ہبیرہ دلتنگ و مایوس نہو ہمنے تجھکو بخشا تجھکو مناسب ہی کہ خذیفہ کے پاس جا کر ارادت و ہدایت

Marfat.com
Marfat.com

حاصل کر حضرت ہبیرہ مژدہ جانفزا سکر شاد شاد خدمت حضرت حذیفہ مین آئے حضرت
حذیفہ نے انکی بہت تعظیم و توقیر کی اور کمال مہربانی سے فرمایا ای ہبیرہ تیس برس کا شغل و ذکر
تمھارا سب مقبول و منظور جناب باری ہوا وہی مجاہدہ و ریاضت غایت تاثیر سے روشن
ہزار مجاہدہ و مشاہدہ ہوا پھر آپ ایک ہفتہ مین ببرکت حصول ارادت حضرت حذیفہ منزل
تقرب یزدانی پر فائز ہوئے بعد ایک برس کے خرقۂ خلافت زیب بر و دوش ارادت کیا
پھر حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ ای ہبیرہ اس خرقہ درویشی کی آبرو یہی ہی کہ تم اپنے پیران باصفا
کی عادات و خصائل مین صرف اوقات کرو کہ بہت جلد فائز مقصد اعلے ہو اور وقت تشرف
ارادت پھر ندائے غیب سامعہ نواز حضرت ہبیرہ ہوئی کہ ای ہبیرہ شاد ہو کہ ہمنے تجھکو اپنے
مقبلون سے کیا جب سے آپ نے خرقہ پہنا تمک و شکر کو آشنائے کام و زبان نہ کیا اور آپکا شغف
سے تمام عالم کے اشیا کا معائنہ فرماتے تھے نقل ہی کہ حضرت قطب المجتہدین ہبیرہ بصری
فرماتے تھے کہ جب مین نے خرقہ پہنا ارواح طیبہ حضرت پیغمبر خدا صلعم و دیگر بزرگان دین
وہان یقین موجود تھین ہر ایک مجھکو دعائے خیر دیتے تھے اور مین خوف خدا سے گریان
و لرزان تھا ڈرتا تھا کہ الٰہی درویشی عجب مہم سخت و معاملہ نازک ہی دیکھیے کیونکر عہدہ برآ
ہوتا ہون آج جو خرقۂ فقر پہنا ہی ایسا نہو کہ کل بروز قیامت فقرا سے شرمندہ ہون
نقل ہی کہ آپ پانچ چھ روز بعد روزہ افطار کرتے تھے اور آپکی کثرت گریہ و زاری و ریاضت
شاقہ سے لوگون کو خوف ہلاکت خواجہ تھا شدت گریہ مین بعض اوقات خون آنکھون سے
روان ہوتا تھا نقل ہی کہ حضرت جناب باری مین بنہایت گریہ و زاری عرض کرتے
تھے کہ الٰہی ہبیرہ بیچارہ اور بے سرمایہ ہی ایسا نہو کہ تو اُس سے حساب خورد و نوش لے پھر
کیونکر ہو سکتا ہی کہ اس محاسبہ و مطالبہ سے نجات پائے مگر تو محض فضل و کرم سے دستگیری کر
آواز غیب آئی کہ ای ہبیرہ ہمنے تجھکو بیحساب بخشدیا اور جنت علیین مین تیرا مقام ہی آپکو وہ نسبت
کامل و ترقی منزلت حاصل ہوئی کہ جو کوئی آپ سے بیعت کرتا ایک مرتبۂ اعلے پر فائز ہو جاتا اور نعمت وافر پاتا

Marfat.com
Marfat.com

جو جسکا مقصود ہوتا آپکی برکت دعا سے حاصل ہوتا نقل ہی کہ حضرت خواجہ غایت احتیاط سے کبھی اہل دنیا سے موانست و موافقت نکرتے خور و نوش انکے یہان کا استعمال مین نہ لاتے کبھی اُنکے گھر نہ جاتے حتےکہ ان لوگون کی صورت بھی ندیکھتے آپ کا یہ مقولہ تھا کہ مالدار آدمیون کا طعام حکم زہرِ قاتل رکھتا ہی دل کو تیرہ روشنائی باطن کو زائل کرتا ہی شب بیداری سے ہمیشہ آپکو سروکار تھا ارات بھر طاعت و عبادت مین مشغول رہتے درویشون اور مسکینون کے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے تھے وجہ حلال پر قوت بسری کا انحصار تھا اور پیران عظام کی طرح تین چار لقمہ سے زیادہ طعام تناول نہ فرماتے آپ فرماتے تھے کہ درویش کو یگانگی خدا و بیگانگی ماسوا چاہیے اور آپ کسی کی مدح و ذم سے زبان الہام ترجمان کو ملوث نکرتے تھے ہمیشہ یاد خدا سے تعلق اور خیال دنیا و مافیہا سے تفارق رکھتے تھے نقل ہی کہ ایک روز کوئی ذی مقدور نہایت خلوص دل سے خواجہ قدسی منزل کی خدمت مین ہزار دینار لاکر ملتمس قبول ہوا آپ اُس مردود اہل دل کو دیکھ کر خوف سے بیہوش ہو گئے حاضرین نے بمعائنہ بیہوشی آپ کے مُنھ پر پانی چھڑکا تو غش سے افاقہ ہوا مگر جب بھی رنگ رُخ متغیر تھا لوگون نے باعث تغیر حال پوچھا تو بیان فرمایا کہ جس غریب طالب محبوب و جویاے مطلوب کے سامنے کوئی شی نامرغوب مانع حصول مطلوب آئے تو وہ خیال ناکامی سے اُس وبال جان کو دیکھ کیونکر نہ ڈر جائے کسطرح ہوش نہ کھو بیٹھے بلکہ ایسے وقت ایسا شخص مر جائے تو کیا عجب ہی درویش کو زر و سیم سے کیا علاقہ کون سی نسبت ہان فقر و فاقہ و بینوائی شکستگی سے تعلق چاہیے اور بے برگی دنیاوی برگ و نواے گدایان خدا ہو تو فقیری و درویشی کا کیا لگاؤ ہی فقیر وہی ہی کہ سواے فقر کے کسی نوع کا سرمایہ نہ رکھے ورنہ سزاوار فقیری نہین پھر فرمایا کہ اعوذ باللہ من الدنیا و اہل الدنیا و من الشیطان الرجیم وفات آپکی ساتوین شوال کو ہوئی سنہ رحلت اقدس معلوم نہوا

بیان حضرت خواجہ علو ممشاد قدس سرہٗ

بعد آپکے مسند آراے فقر و ارادت خرقہ پیراے عقیدت و معرفت حضرت شیخ المشائخ نضارت بخش

حدیقہ عرفان نزہت افزاے گلستان شناسائی یزدان دستگیر درماندگان کوے توحید
پایمرد عرصہ گاہ تجرید وتفرید شمس الفقر ابدرالعرفا ستودہ صفات رفیع الدرجات عاشق صادق
عارف فائق تشریف یافتہ بزرگی وبرتری حضرت قطب الاقطاب خواجہ علو ممشاد دینوری
قدس سرہٗ العزیز ہوئے مشاہدہ ومکاشفہ ومجاہدہ کو آپکی ذات عالی سے والائی و برتری
حاصل ہوئی تھی یہ حضرت بہت نامی گرامی واقف اسرار ومنتخب ابرار حافظ قرآن مقرب
یزدان تھے لقب آپ کا کریم الدین ہی حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے خرقہ ارادت حاصل
ہوا تھا اور مشائخ عراق وبزرگان عصر سے مثل شیخ جنید ورویم ونوری وغیرہم کے ہم صحبت
رہے تھے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اتفاق مجالست ہوتا تھا آپکو علوم
ظاہری وباطنی وکشف وکرامت سے سرمایہ کثیر جناب ب قدیر سے ملا تھا اور جملہ بزرگان عصر
آپکو خلافت حاصل ہوئی تھی اور اُس سلسلہ مین بھی صاحب سلسلہ ہوئے ہین چار واسطے
یہ سلسلہ آپ تک پہونچا ہی اُسکی یہ تفصیل ہی خواجہ علو ممشاد دینوری نے حضرت شیخ عبد اللہ
حنیف سے خلافت پائی وہ شیخ محمد رویم کے خلیفہ اور وہ شیخ جنید بغدادی کے اور وہ شیخ
سری سقطی کے وہ شیخ معروف کرخی کے وہ حضرت امام علیؑ رضا کے وہ حضرت امام موسیٰ
کاظم کے وہ حضرت امام محمد باقرؑ کے اور وہ حضرت امام زین العابدین کے وہ حضرت علی
مرتضےٰ اسد اللہ الغالب کے اور وہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ووصی تھے یہ
سلسلہ اس صحت پر منتہی ہوتا ہی علاوہ ازین ان خواجہ با اوقات گرامی صفات نے اکثر
درویشون سے ملکر نعمتین پائین قبل زمانہ مریدی تیس برس تک ریاضت وعبادت کی
تھی اور یہ حال تھا کہ اکثر ساتوین دن روزہ افطار کرتے اور غایت خشکی دہن مین ایک جرعہ
آب پی کر ایک خرما پر اکتفا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے بلکہ زمانہ طفلی مین بھی ہر روز دودھ نہ پیتے
تھے نقل ہی کہ حضرت ابتداے حال مین تونگر وصاحب سرمایہ کثیر تھے جستجوے محبت یزدانی
جاگزین دل صفا منزل ہوئی جملہ مال ومتاع صرف راہ خدا کر کے متوکل ہو بیٹھے کوئی شئی نہی

Marfat.com
Marfat.com

بضاعت مین بجز دل و جان الفت تواماں نہ رکھی یہانتک کہ ایک روز کا آزوقہ بھی نہ رکھا اور رو بقبلہ جناب باری مین عرض کی کہ یارب مجھکو سوائے تیرے اور کسی سے سروکار نہین اور کچھ نہین چاہیے اہل و عیال میرے تیرے بندے ہین انکی خبرگیری تیرے حوالہ ہی تو انکے رزق کا کفیل ہی مجھے کیا فکر ہی ہنوز یہ کلام خوش انجام زبان پر تھا کہ ندائے غیب کے سننے سے شادکام ہوئے کہ ای علو تو میرا ہی تو نے مجھپر سہارا کیا تیرے عیال کا مین کفیل حال ہون خاطر جمع رکھ اپنی راہ پر چلا چل حضرت علو ممشاد اس جان نواز کلام سے شادکام ہوکر نظر بجناب عز اسمہ کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اُس مقام متبرک مین گوشہ اعتکاف مین بیٹھکر مشغول طاعت و عبادت ہوئے ایک روز مشغول عبادت تھے کہ ایک شخص خوان سر پر رکھے پیش روے خواجہ آیا اور سلام کیا خواجہ نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کیا لایا ہی جواب دیا کہ مین مردمان غیب مین سے ہون حکم خدا سے تمھارے اطفال و عیال کے لیے یہ نعمت خداداد لایا ہون اور تمکو پیام خدا یہ ہی کہ تم نہایت اطمینان سے ہماری یاد مین ہمہ تن مصروف رہو تیرے متعلقون کا رزق ہمنے نعمتخانہ غیب سے بنہایت وسعت و کثرت مقرر فرمادیا ہی حضرت شکر باری عز اسمہ مین تر زبان ہوئے اور زیادہ پہلے سے مصروف عبادت و ریاضت ہوئے اور فقر و فاقہ مین نہایت خوشی سے بسر کرتے لباس پوند دوختہ و کہنہ پہنکر صرف اوقات کرتے رہتے اور آپ خوف خدا سے بدرجۂ غایت لرزان و گریان شدت گریہ سے بیہوش ہوکر دیر مین ہشیار ہوتے اسی بیہوشی و ہوشیاری مین اکثر حضرت خضر علیہ السلام خواجہ کے پاس آکر جلیس صحبت ہوتے اور ہنگامہ مکالمت حق گرم رہتا ایک روز خواجہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا حضرت مین خوف خدا بہت کرتا ہون اور آتش عشق حقیقی مین اپنا دل و جان جلاتا رہتا ہون آخر میرا انجام کیا ہوگا اور یہ آثار بیم و ترس مجھپر ایسے کیون طاری ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای علو تیرا انجام نہایت بخیر ہو تو اہل اللہ مین سے ہی جسپر خدائے کریم کی نظر مہر و محبت ہوتی ہی اسکو اپنے جلال و عظمت کا ترس عطا کرتا ہی

Marfat.com
Marfat.com

اور اپنے دام الفت مین مبتلا فرماتا ہی یہ صورتین خوش طالعی و نیک بختی کے معانی کی جلوہ دکھاتی ہین مگر اب چاہیے کہ کسی کامل فقیر سے بیعت کرو خواجہ نے کہا کہ ایسا درویش خدا رسیدہ کہان ہی اگر ملے تو اُسکی خدمت مین جاؤن اور کچھ نعمت پاؤن حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عصر مین کامل عصر ہبیرۃ البصری ہی جسپر اُسکی نظر پڑتی ہی منظور النظار و ماہر اسرار ہو جاتا ہی تو بھی اُس طرف رجوع کر خواجہ علو ممشاد خدمت حضرت ہبیرۃ البصری مین آئے زمین خدمت کو بوسہ دیا حضرت ہبیرہ نے فرمایا کہ ای علو خداوند عالم ہر روز تیرا ترقی و علو مرتبت کرے تیرا مرتبہ نزد خدائے عزوجل اعلے ہی اور مین نے جناب الٰہی مین استدعا کی ہی کہ تو میری جا پر سجادہ نشین ہو اور لوگون کو تجھسے استفاضہ ہو بعد مریدی خواجہ علو کو حال دنیا و دین منکشف ہونے لگا حضرت ہبیرہ نے خواجہ سے خطاب کیا کہ ای علو ابھی علو رتبت تیرا ترقی پائیگا یہ ابتدا رتبہ مشاہدہ و منقوش لوح محفوظ پر منتہا ہی اور مرقوم ہی کہ جب حضرت ہبیرہ جانب عرش دیکھتے تو دل مین اثر درد پیدا ہوتا اور آہ کرکے کہتے کہ ہبیرہ طلب خدا مین عرش و کرسی کو دیکھتا ہی نقل ہی کہ جب حضرت علو ممشاد نے چندے خدمت حضرت ہبیرہ مین بمجاہدت و ریاضت نفس اوقات بسر کی تو ایک روز حضرت ہبیرہ نے خطاب فرمایا کہ ای علو اب مقصد تیرا حاصل ہوا تیرا کام تکمیل کو پہونچا اب اپنے مقام کو جا اور خواجہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ یا رب علو کو مقام اعلائے فقر پر فائز کر بمجرد استماع ارشاد مبارک خواجہ علو پر بیہوشی طاری ہو گئی پھر ہوش مین آئے پھر بیہوش ہو گئے بعد اُسکے پھر ہوشیار ہوئے یہانتک کہ چالیس مرتبہ یہی حال طاری ہوا بعد ازان حضرت ہبیرہ نے لعاب دہن اپنا خواجہ کو چٹایا جب خواجہ ہوش درست ہوئے تو پیر روشن ضمیر نے فرمایا کہ ای علو تو نے اس عالم مین اپنے مقصود و مطلوب کو معائنہ کیا خواجہ نے مودبانہ جواب دیا کہ مین نے ایک عمر صرف مجاہدہ و مراقبہ کی مگر یہ جلوہ جو ایکدم مین یہان دیکھا کبھی نہ دیکھا اُسوقت حضرت ہبیرہ نے اپنی کملی جو سینہ بسینہ درویشون سے اب تک پہونچی تھی خواجہ علو کو اوڑھائی اور اپنا سجادہ نشین کیا

Marfat.com
Marfat.com

خواجہ علو نے پھر کبھی کوئی کام بجز حکم پیر کے نہین کیا نقل ہے کہ جب کوئی بارادہ مریدی آتا
تو پہلے حضرت مراقبہ کرتے اگر بشارت ہوتی تو اشارت ارادت فرماتے ورنہ مرید نکرتے
مرید آپ کا اول روز ہی بہ برکت تصرف خواجہ عرش سے ثریٰ تک معاینہ حالات کرتا اور
خواجہ بجز وقت قیلولہ کبھی نہ سوتے اور چارپائی پر نہ آرام کرتے ہمیشہ ذکر حق و تلاوت
کلام مجید مین مصروف رہتے اور آپ صاحب سماع تھے اکثر مجلس سماع ترتیب دیتے
آغاز محفل مین قرآن شریف پڑھتے اور قرآن پر خاتمہ مجلس ہوتا ایک روز عالم رویا مین
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواجہ کو ہوئی عرض کی کہ یا حبیب اللہ
آپکو سماع سے کیا بالکل انکار ہے فرمایا ما انکرہ نشنیدے یعنی ایک صورت سے بالکل سماع سے پرہیز
نہین پس چاہیے کہ ابتداے مجلس قرآن مجید سے اور اسی کلام متبرک پر مجلس اختتام پائے
چنانچہ اُسی دن سے یہ طریقہ ترتیب مجلس سماع کا جاری ہے نقل ہے کہ ایک روز ایک
جماعت بقصد بت پرستی کہین جاتی تھی راہ مین خواجہ کی نظر مبارک پڑی فرمایا کہ اے
منکران نعمت خدا تمکو غیر خدا و معبود کی پرستاری سے شرم نہین آتی دیکھو اور راہ راست
پر آؤ آپکے کلام مبارک نے اُن لوگون کے ایسا اثر پیدا کیا کہ زمرہ منکرین اپنے عزم فاسد
باز رہے اور حضرت کی خدمت مین آکر مشرف باسلام ہوئے ڈھائی سو آدمی تھے ان سبکے
بعد مشرف باسلام ارکان وضو اور بنا دین متین سیکھے پھر خواجہ نے انکے حق مین دعا کی کہ
یہ تیرے بندے قصوروار تیری جناب مین عاجزانہ و نادمانہ حاضر ہوئے ہین انکو اپنی
رحمت وسیع سے خوشحال فرما ندائے غیب آئی کہ اے علو جو دعا انکے حق مین تو کریگا مستجاب ہے
خواجہ نے دعا کی اُسکی برکت سے کُل جماعت کو کشف اسرار ہونے لگا اور چند روز مین ہر ایک
فائز الحقیقت و کامل الطریقت ہوگیا نقل ہے کہ ایک شخص خواجہ کے [illegible]
اور کہا کہ میرے حق مین دعا کر خواجہ نے فرمایا کہ خدا سے جا کر کہہ کہ الٰہی تجھکو میری بیعت کی
کچھ حاجت نہین اُسنے کہا کہ خدا سے کہان ملون فرمایا جہان تو نہو اُس [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

حسب الارشاد خواجہ ممشاد عزلت گزینی اختیار کی اور اپنی خودی کو یاد خدا مین سلب کیا آخر
فائز المرتبت ہوکے ملاقات خواجہ کے لیے آیا خواجہ اُسکے لینے کو ایک جماعت کثیر کے ساتھ
تالب آب گئے دیکھا کہ وہ مرد خدا سجادہ سطح آب پر بچھائے ہوئے اطمینان سے بیٹھا ہوا آتا ہے
ناظرین اس مشاہدہ سے متعجب تھے خواجہ نے خطاب کیا کہ یہ کیا صورت ہی جواب دیا کہ جو
کچھ ہی آپ ہی کی توجہ سے ہی سب آپ پر ظاہر ہو رہا ہی اور سب آپکی برکت دعا کا اثر ہی
کہ کسی سے مجھکو احتیاج وخوف مضرت نہین **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ اکثر عُرس بزرگان
طریقت کی محفل منعقد کرکے سماع سنتے اور اُس محفل مین طعام کثیر فقیر وامیر کو یکسان
تقسیم کرتے کسی نے پوچھا کہ یا خواجہ آپ سماع کو جائز رکھتے ہین یہ کیا راز ہی فرمایا کہ یہ
اسرار معرض گفتار مین نہین آسکتا مگر حضرت رسالت پناہ صلعم اور اسد اللہ کرم اللہ وجہہ
اور پیران عظام نے کسی طور پر سنا ہی مین بھی اتباع مقتدایان اعظم کرتا ہون اور سماع
اسرار ایزدی مین سے ہی ہر شخص اسکے سننے کا ظرف نہین رکھتا اگر اسکی کیفیت کسی پر
مکشوف ہو تو ایک لمحہ اس ذوق سے غافل نہو اہل ظواہر یہ جانتے ہین کہ نغمہ وسرود
قوالان خوش آہنگ پر ساسان حقیقت رس وجد کرتے ہین واقع مین نظر اُن والا
نظرون کی اور کہین ہی صداے ونواے قدس کی روح فزائی سے کیفیت یاب و
پر مذاق ہوتے ہین **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ نے اپنی عمر مین کوئی چیزون کو کھائی نہین
زمانہ شیرخوارگی مین رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پیتے الغرض تمام عمر صائم رہے کسی
بزرگ نے آپ کی شان مین شعر لکھا ہی **شعر** ہو الذی قد صائم ایاسہ من مہدہ حتی
زمان رفادہ + **نقل** ہی کہ حضرت کا قول تھا کہ خداے عالم نے عارفون کے سر مین
ایک آئینہ رکھدیا ہی جب معاینہ کرے جلوۂ یزدانی نظر آئے آپکا فرمودہ ہی کہ جو شخص
دوستان خدا کی دوستی کا منکر ہو کم سے کم عذاب اُسکا یہ ہی کہ ہرگز اُسکو وہ ندیوین
جو وہ رکھتا تھا آپ نے فرمایا ہی کہ فراغت کے یہ معنی ہین کہ اہل دنیا کے مطلوبات

Marfat.com
Marfat.com

و مستعملات سے دلکو پاک رکھے اور فرماتے ہین توکل اُسے کہتے ہین کہ جس چیز کی نفس خواہش کرے اُس سے اعراض کیا جاے سو آپکا ہی کہ جمع اُسکا نام ہی کہ خلق کو توحید مین جمع کرے اور جو متفرقہ کہ شریعت سے معلوم ہو اسکو اسی مین مستغرق کرے اور حکیمون نے بدولت خاموشی حکمت حاصل کی ہی۔ اور فرمایا تصوف ایک صفائی اسرار ہی اور بموافق رضائے خدا عمل کرنا اسکا مدار ہی اور فرمایا تصوف مستغنی رہنا اور بیکار و بے سود چیزون سے احتراز کرنا ہی اور فرمودہ مبارک ہی ادب بمرید محترم و معظم رکھنا بزرگان طریقت اور خدمتگزاری یاران باصداقت و ترک اسباب دینا اور اپنے آپکو پابند آداب شریعت رکھنا ہی۔ آپکا قول ہی کہ چالیس برس سے مجھکو بہشت و نعمائے بہشت بنظر منظوری دکھاتے ہین مین اُسپر مفت بھی توجہ نہین کرتا نقل ہی کہ ابو عامر شاگرد و مرید خواجہ ایک روز خدمت بابرکت مین حاضر تھے کہ ناگہان ایک جوان آیا اور خواجہ سے بنابر مہمانی چند اصحاب التماس کیا آپنے فرمایا کہ تو صوفیان معظم کو گھر لیجاکر تکلیف دیا چاہتا ہی یہ نہوگا ہر چند اُسنے مبالغہ و اصرار کیا لیکن منظور نہوا بعد روانگی جوان حضار نے پوچھا کہ بخلاف عادت آج آپنے رد التماس امیدوار کیا ہی مصلحت کیا ہی آپنے فرمایا کہ یہ شخص سرمایہ دینار رکھتا تھا اب بے بضاعت ہو گیا اب پھر اُسی کے حصول کے لیے مردان خدا کو کھانا کھلاتا ہی کہ شاید اس بذل نفقات کی برکت سے پھر خوشحال ہو جائے اور یہ محال جسقدر یہ دنیا کو طلب کرتا ہی اُتنی ہی دنیا اُس سے بھاگتی ہی نقل ہی کہ ایکدن خواجہ دولتسرا سے باہر نکلے تو ایک کتا بھونکا حضرت نے لا اله الا الله فرمایا کتا فی الفور مر گیا نقل ہی شیخ عبد الله الطاقی سے کہ مین نے زبانی محمد ابن حنیف کے سُنا کہ مین نے ایک روز خواجہ ممشاد کو دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے جانب آسمان ہاتھ اُٹھائے کہتے ہین کہ یارب القلوب بقلوب اسی ہنگام عرش مین آسمان نیچے اُترا اور قریب سر خواجہ آکر ٹھہر گیا اور خواجہ اُس شگاف آسمان مین چلے گئے نقل ہی کہ وقت واپسین خواجہ ایک شخص نے کہا کہ خواجہ لا اله الا الله زبان سے کہو خواجہ نے دیوار کی طرف رخ پھیر کر کہا

Marfat.com
Marfat.com

کہ خداوندا مین نے اپنے آپکو بالکل تیری طاعت مین فانی کردیا کیا اُسکی خرابی ہی کہ جو اسوقت
دیکھا اور کسی نے آپ سے پوچھا کہ خواجہ اتنی عبادت وطاعت پر خدا نے تم سے کیا معاملہ فرمایا
ارشاد کیا کہ جنت با ہزار نعمت چالیس ۴۰ برس سے میرے سامنے موجود ہی مین اُسکو نہین دیکھتا
اور ایک شخص نے پوچھا کہ یا خواجہ دل کا کیا حال ہی جواب دیا کہ تیس ۳۰ برس سے دل کھودیا ہی
اب تک نہین پایا جیسا کہ اور اہل اللہ نے دل کو گم کرکے نشان نہین پایا مین کیا حال دل بتاؤن
اور کیونکر پاؤن **نقل ہی** کہ حضرت ممشاد تین خلیفہ رکھتے تھے خواجہ ابو اسحاق شامی اور ابو عامر
اور شیخ احمد اسود دینوری کہ یہ صاحب سلسلہ سہروردیہ ہین **نقل ہی** کہ چہاردہم محرم الحرام سنہ
دو سو اٹھانوے کو حضرت علو ممشاد جان بحق تسلیم ہوئے مؤلف نے تاریخ وفات الہام ربانی لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد حضرت علو ممشاد کے وسادۂ طریقت مستقیم پر حضرت شیخ الشیوخ قطب العالمین
اکمل الکاملین زاہد متمکن عابد متدین مقتدائے اہل ولا پیشوائے اتقیا رکن ابدال قطب اہل
کمال وصاف حقائق کشاف دقائق بحر امواج اسرار الہامی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی
رحمۃ اللہ علیہ نے زیب جلوس فرمایا یہ حضرت صاحب کشف وکرامات ومستند اولیاے
با اوقات تھے اپنے وقت کے مشائخ مین ممتاز اور مجالست رجال الغیب سے خلوت پرداز تھے
لقب آپکا شریف الدین ہی ملاقات خلائق واغنیا سے وسنکش صحبت فقرا وصلحا سے دل
خوش تھے فقر وارادت مین یگانہ آفاق طاعت وعبادت مین یکہ وطاق تھے خرقہ فقر حضرت
قطب الکاملین خواجہ علو ممشاد سے پایا تھا آپکی مدح مین کسی نے چند شعر کہے ہین اشعار
وبہ اقتدے اہل چشت وشیوخہم + کل ولی اللہ فی میلادہ + منہم ابو اسحق اکبر شیخہم +
طوبی لمن شیخ اطوادہ + اضحی ہذا الدین یعوبہ + لا بعد موت النہج فی سبادہ + **نقل ہی**
کہ آپ فرط مجاہدت سے چھٹے ساتوین دن روزہ افطار کرتے فرماتے تھے کہ جو لذت
گرسنگی مین پائی ہی کسی چیز مین نہین ملی جب افطار کرتے تین لقمہ سے زیادہ تناول نہ فرماتے

Marfat.com
Marfat.com

مُرید ہوتے وقت چالیس روز استخارہ کیا آخر آواز آئی کہ ای ابو اسحاق ہمارے مخلص خاص کا
مُرید ہو یہ سنکر خواجہ ابو اسحاق حضرت مرشد آفاق علو ممشاد کے پاس بارادہ بیعت حاضر
ہوئے اور قدمبوسی کی حضرت علو ممشاد نے اُس پاک نژاد کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے
یہ دعا کی ہے کہ تو درویش کامل ہو اور نیز فرزند و مرید تیرے سب کامل ہون پھر مُرید کرکے
خلوت مین اجازت نشست دی ارشاد کیا کہ فقر و فاقہ و ریاضت و مجاہدہ نفس اختیار کر
خداوند عالم کا ذکر و فکر ہر وقت دل و زبان پر متمکن رکھ بحسب ارشادت حضرت خواجہ
سات برس تک خدمت پیر روشنضمیر مین مصروف عبادت و ریاضت رہے چنانچہ
سات سات روزون کے بعد یعنی اکیسوین دن ایک پارہ نان اور ایک چلو پانی سے
افطار کرتے تھے اسی ریاضت سے حضرت علو ممشاد کو بہ ندائے ہاتف معلوم ہوا کہ ابو اسحاق
کامل کار و تمام عیار ہو گیا مرتبۂ اعلےٰ پر پہونچ گیا اب اپنا خرقہ زیب بدان مرید خاص کرکے
اپنی جا پر بٹھاؤ اور تم ہماری بارگاہ مین حاضر ہو اُسوقت خواجہ علو ممشاد نے اُس عالی
نہاد کو خرقۂ ارادت سپرد فرمایا اور اپنے سجادہ پر بٹھایا اُسی حال مین آواز غیب آئی کہ ای
ابو اسحاق تو مقبول ہمارا ہوا چنانچہ ایسا ہی جلوہ شہود مین پھر آیا اور اکثر لوگون کو انکی
برکت ارشادت سے منزل وصول پر وصول ملا اور آپ ہی سے آغاز سلسلۂ اہل چشت کا
ظہور مین آیا چنانچہ یہ خاندان عالی آپ کے بعد سے بلقب چشت ملقب ہوا اُسکی تصریح
یہ ہے کہ جب خواجہ اپنے پیر عدیم النظیر کی خدمت مین بمقام بغداد پہونچے تو پیر روشن ضمیر نے
نام پوچھا آپنے جواب دیا کہ ابو اسحاق چشتی مجکو کہتے ہین اُسوقت مرشد کامل نے فرمایا کہ
تم خواجہ چشت ہو اور اہل چشت تمھارے قدوم کی برکت سے مشرف باسلام ہونگے بعد
ازان خواجہ بروقت منسوبیت خلافت اپنے پیر سے رخصت لیکر اور مع حشم و خدم اسی ہنگام
مع چار بزرگ باعظمت داخل چشت ہوئے چنانچہ دو صاحب اُنمین کے ایک حضرت
خواجہ احمد ابدال دوسرے حضرت ناصر الدین خواجہ یوسف تھے یہ پانچون اولیاء باکرامت

Marfat.com
Marfat.com

یا ہمدگر سلوک سے سلسلۂ ارادت یکدیگر مستحکم و مضبوط کرتے رہے بعد ایک کے دوسرے صاحب
درجہ بدرجہ قائم مقام یکدیگر ہوئے ہر شخص کے بہت مرید و خلیفہ ہوئے اور یہ صواحب
مشہور بخواجگان چشت ہوئے اور اسی نام سے نامزد کیے گئے جو کوئی انسے ارادت و بیعت
حاصل کرتا چشتی کہلاتا **نقل ہی** کہ حضرت ابو اسحاق صاحب سماع تھے اور سماع کو بہت
پسند رکھتے اور کوئی متشرع و متورع آپ پر مجال اعتراض نہ رکھتا تھا کوئی نہ کہہ سکتا تھا
کہ سماع کیون سنتے ہو حاضرین مجلس برکت اجلاس مبارک سے کیفیت وجد و ذوق کامل
اٹھاتے بلکہ بعد شراکت مجلس حضور کوئی شخص آلودہ معصیت نہوتا اور تاثیر مجلس سے
در و دیوار جنبش کرکے متواجد ہوتے جو مریض کہ شریک جلسہ ہوتا صحیح و سالم ہو جاتا نسبمول
دنیا دار اُس محفل خاص مین بارائے دخل نہ پاتے اگر احیانا کوئی اہل دنیا حاضر مجلس ہوتا
بفیض تاثیر قدوم اقدس ترک دنیا کرکے داخل حلقہ ارادتمندان با نسبت ہو جاتا
کسی شخص نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی مجلس مین امتناع اہل دنیا کیون ہی فرمایا کہ اہل دنیا
کثیف الطبع کج نہاد اہل معرفت تارک دنیا لطیف القلب پاک نہاد پس اجتماع
ضدین بے محل و محال ہی اور سماع کے استماع کے لیے اجتماع برادران متحد الطبع شرط
کہ الفقراء کنفس واحد اس معنی پر دال ہی پس یہ سب درویش یکدل و یک نفس فراہم
ہوتے ہین اور تمام زمرہ متوجہ بحق ہوتا ہی اور ہر ایک بذوق سماع طالب دیدار دوست
مین جان کھپاتا ہی اور سماع سے ہر ایک پر کشف اسرار جلوہ دکھاتا ہی اور ہر ارباب سماع
روشنضمیر ہوتے ہین پس ایسے پاکیزہ مجمع مین اور خلل انداز ونکا کیا کام ہی اور جب
حضرت مجلس سماع مقرر کرتے تو دو تین روز پہلے اصحاب مجلس و یاران سماع کو مطلع
کرتے اور قوالون کو توفیق توبہ پر موفق کرتے اور خود طی کا روزہ رکھتے **نقل ہی** کہ ایک
سال قحط باران بشدت ہوا تمام خلائق گھبرائی بادشاہ و اکابر ائمہ عصر خدمت خواجہ
بطلب استمداد فتح الباب آئے اور نہایت لجاجت کی حضرت خواجہ نے اُسوقت قو

Marfat.com
Marfat.com

طلب کیا اور مجلس سماع ترتیب دی مگر بادشاہ کو داخل محفل ہونے دیا آخر سلطان نے بوساطت
نظر گذارش کیا کہ بشرط اجازت مین بھی حاضر جلسہ سماع ہون آپنے جواب دیا کہ اگر تم شریک
محفل ہوگے تو اثر سماع مفقود ہو جائیگا اور تلف مقصود ہوگا بارش نہوگی مناسب یہی ہے
کہ سلطان اپنے مقام پر منتظر عنایت ایزدی بیٹھا رہے دیکھے کہ پردۂ غیب سے کیا
رحمت ہوتی ہی خدا چاہے تو خاطر خواہ نزول باران رحمت ہو آخر بادشاہ منتظر رحمت
الٰہی حسب الارشاد شیخ کے مکان پر جا بیٹھا اور ادھر گرمی مجلس مین شیخ کو شدت وجد سے
گریہ شدید لاحق ہوا ناگہان ایک ابر مدرار سطح ہوا پر قایم ہو کر ایسا برسنے لگا کہ کشت
آرزوے تشنہ لبان مایوسی دم بھر مین سیراب و پُرآب ہو گئی اور تمام خلق مطمئن و آسودہ
دل ہو کر تر زبان توجہ خواجہ مستجاب الدعوات ہوئی دوسرے دن اکثر مردمان شہر و خلیفہ
وقت حاضر مجلس خواجہ ہوئے خواجہ اسوقت شدت سے رونے لگے اور جملہ حضار ہمراہ
شیخ عالی وقار اشکبار ہوئے اور عرض کیا کہ یا خواجہ باعث گریہ و زاری کیا ہی آپنے فرمایا
مین اس خوف سے گریان ہون کہ خدا جانے مین کس گناہ کے عقوبت مین گرفتار ہون
کہ بادشاہ وقت بار بار میری مجلس مین آتا ہی اور مجکو صحبت فقرا و مساکین سے یکسو کرتا ہی
پس مین خوفناک ہون کہ مبادا میرا حشر اہل دول کے ساتھ ہو یہ کہکر نعرہ کیا اور بیہوش
ہو گئے جب ہوشیار ہوئے تو یہ کلمات فرمائے اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی
فی زمرۃ المساکین یعنی خداوندا مین مسکین و اہل عسرت کو دوست رکھتا ہون میرا حشر
بھی اسی زمرہ مین ہو یہ حال دیکھ کر خلیفہ روتا ہوا نادم و خاسر مجلس سے اٹھ کر اپنے مکان
کو روانہ ہوا نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ کسی اہل دنیا کو دیکھتے معاً زبان پر لاتے کہ اتوب
من کل المعاصی والمناہی نقل ہی کہ جب خواجہ کسی سفر کو جاتے چشم زدن مین کیسا ہی
مقام دور و دراز ہوتا پہونچ جاتے خداے عالم نے عجب عظمت و کرامت حضرت خواجہ کو
عنایت فرمائی تھی کہ جسکا ایک شمہ بیان نہین ہو سکتا نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ بار گاہ

Marfat.com
Marfat.com

چودھوین ربیع الثانی کو جہان فانی سے رحلت فرماے عالم روحانی ہوئے مرقد مبارک آپکا ملک شام کے کسی شہر مین ہی اور مشہور ہی کہ آپ کے مزار پر ہر شام کو من جانب غیبی چراغ روشن رہتا ہی اور کچھ باد و باران سے اُس شمع نوری کو ضرر نہین ہونچتا کسی شخص کا شعر مناسب مقام خوب برجستہ ہی شعر اگر گیتی سراسر باد گیرد + چراغ مقبلان ہرگز نمیرد +

بیان حضرت شیخ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو اسحاق خاندان چشت حضرت قطب سبحانی مقبول ربانی سلطان عالم راز مقبول جہان نواز شمع انجمن تحقیق رونق بخش شبستان توفیق زبدۃ الاخیار قدوۃ الاحبار برہان صادق ملن و نخل حجت واثق علم و عمل ہادی گمراہان رہنماے راستی نہاہان سور دا فضال جناب مالک الازل والابد حضرت قطب المتقین شیخ ابی احمد چشتی کی ذات مجمع الصفات سے منور ہوا ان حضرت کی صفات مثل کرامات و مجاہدات و ریاضات وغیرہم کے گنجایش پذیر تحریر نہین آپ مکاشفات و مشاہدات مین اولیاے کبار کے پیشوا ہوے ہین حضرت شیخ الشیوخ خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خلافت آپکو عطا کیا تھا اور آپکو ابدال معظم مین بیان کیا ہی لقب مبارک قدوۃ الدین ہی نقل ہی کہ آپ نہایت باعظمت و عالی دودمان والاشان تھے سلطان فرسناقہ امیر العماید چشت کے صاحبزادہ تھے حسب و نسب حسنی حسینی اسطرح پر ہی کہ ابو احمد حسینی فرزند سلطان فرسناقہ ابن سید ابراہیم ابن سید یحییٰ ابن سید حسن ابن سید مجد المعالی ابن سید ناصر الدین ابن سید عبد اللہ سید حسن مثنی ابن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نقل ہی کہ سلطان فرسناقہ کی ایک ہمشیر نہایت عابدہ و صالحہ و عفیفہ و مکرمہ تھی گاہے گاہے حضرت ابو اسحاق شامی ان معظمہ و مکرمہ کے یہان قدم رنجہ فرماتے اور طعام نوشجان کرتے ایکروز حضرت خواجہ غیب دان نے فرمایا کہ اے عفیفہ محترمہ بشارت ہو کہ تیرے بھائی کا ایک فرزند نہایت متعظم واہل دل ہوگا تجکو چاہیے کہ اُسکی پرورش مین نہایت سعی و نگاہداشت کے احتیاط کرتی رہ کوئی چیز

سفر و سفید اُسکو ندینا اور برابر جان کے سمجھتی رہنا زوجہ مکرمہ سلطان فرسناقہ بار دار تھین
اور یہی مولود بشترہ بطن مادر مین تھے اُس روز سے حسب الارشاد سراسر رشاد خواجہ گیسے
ہمشیرہ مکرمہ سلطان نے زوجہ سلطان کی بہت احتیاط رکھنی شروع کی سوائے اور
احتیاطون کے ایک یہ احتیاط کی کہ آپ خود چرخہ کات کر سوت بکواکر اُسکی قیمت مین قوت
بسری اپنی بھاوج کی کرتین اور کبھی لقمہ غیر حلال و مشکوک نہ کھلنے دیتین اسی احتیاط
مین آخر الامر چھبیسویں رمضان المبارک سنہ دو سو ساٹھ ہجری کو ولادت حضرت ابو احمد ہوئی
وہ زمانہ خلافت معتصم باللہ کا تھا آپ کی عمہ ماجدہ نے وجہ حلال سے پرورش آپکی کی اور
ہر وقت حفظ و صیانت مین متوجہ رہتین اور جب کبھی حضرت ان محترمہ کے یہان تشریف
لیجاتے خواجہ عالم کو کودکی مین دیکھ کر کہتے کہ یہ طفل بڑا خدا رسیدہ کامل ہوگا خاندان چشت
اسکے سبب نہایت عظمت پائیگا حالات عجیبہ و کرامت اس سے ظہور مین آئینگے چنانچہ پیشین
گوئی حضرت سے یہ امر ابتدا ئر ظاہر ہوا کہ ایک روز خواجہ ابو احمد حضرت مرشد کامل کی مجلس سماع
مین بعالم ہفت سالگی حاضر تھے اور حضرت ابو اسحاق کی نظر کیمیا اثر عین وجد و ذوق مین
آپ پر پڑی اور فرمایا کہ سماع مین آؤ جو ہین حسب الارشاد پیر حقائق دستگیر سر تنویر ابو احمد حلقۂ
سماع مین آئے توفیق ایزدی رہنمائے صراط حقیقت و معرفت ہوئی آپ کو علم باطنی و کشف راز
مستور حاصل ہوا چنانچہ اُسی خرد سالی مین ایسے علوم بیان فرماتے تھے کہ پایہ رسیدگان منزل
حقائق آپ کے کشف و دقائق سے حیران ہوتے تھے اور ایسے رموز سربستہ دریافت کرتے تھے تیرہ[۱۳] برس کی
عمر مین آپ مُرید ہوکر مشغول ذکر و عبادت و ریاضت ہوئے اور ایسی شاقہ ریاضت اختیار کی
کہ ساتوین روز افطار و تجدید وضو کرتے اور ہمیشہ اکابر اسلاف غذا مین نہایت قلت کرتے تین لقمہ
طعام اور اسی قدر آب سے زیادہ خورد و نوش نہ فرماتے اور چالیس چالیس دن بعد افطار کرتے
کثرت ناخورش سے نہایت نحیف و ناتوان ہوگئے کہ لوگ آپ کی صورت حال دیکھ کر ہولناک
ہوتے ناصیہ منور ایسا پُر نور و تابان کہ شب تاریک جس مکان مین ہوتے حاضرین بے مد چراغ و شمع گرد

Marfat.com
Marfat.com

روے مبارک سے کلام مجید بے دقت پڑھ لیتے نقل ہی کہ جب حضرت بیش برس کے ہوئے
تو ایک روز اتفاقیہ اپنے والد ماجد سلطان فرسناقہ کے ہمراہ شکار کنان جانب کوہستان
جاتے تھے قضاء عنداللہ ہمراہی پدر عالی مقدار و مردمان خدمتگزار سے جدا ہوکے ایک
ہولناک کوہستان مین رہ سپر ہوگئے کیا دیکھتے ہین کہ وہان چالیس شخص من قبیل
رجال الغیب ایک پہاڑ کے پتھر پر استادہ ہین اور حضرت خواجہ گرامی ابو اسحاق شامی
اُن اشخاص مین موجود ہین ازبسکہ حضرت ابو احمد حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے
تعارف رکھتے تھے بمجرد معائنہ حسب پاس تعظیم و تکریم پشت اسپ سے علیحدہ ہوکے خدمت
خواجہ بابرکت مین آئے اور قدم لیے اور اپنے تمام سلاح و اسپ و یراق وغیرہ کو وہین
چھوڑ کر ایک خرقہ پشمین زیب تن کیا اور خدمت خواجہ مین حضوری دائمی اختیار کی ہر چند
سلطان اور خدمتیان حضرت والا نے جستجو و تلاش بے انتہا کی مگر کہین سراغ آپکا
نہ پایا آخر چند روز بعد ایک شخص نے خبر دی کہ مین نے اُن عالی گہر نیک اختر کو فلان مقام
مین حضرت ابو اسحاق شامی کے ساتھ دیکھا تھا سلطان نے سنتے ہی چند آدمی واسطے
لانے فرزند کے روانہ کیے آخر الامر اشخاص فرستادہ پہونچے اور اُنھین رو براہ صراط مستقیم
کو افہام و تفہیم کرکے لانے لگے مگر وہ جادہ پیماے صحراے حقیقت اپنے محظور خاطر سے باز
نرہے اور آٹھ برس تک ہمراہی و خدمت خواجہ ابو اسحاق مین سرمایہ اندوز سعادت رہے
اور ریاضت شاقہ کرکے منصب خلافت پر فائز ہوکے خرقہ درویشی کامل زیب دوش
کیا اور آپ کے پیر روشن ضمیر نے اپنا جانشین فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای ابو احمد تو میرا فرزند
ہی مجھکو جو نعمت اپنے پیرون سے ملی وہ سب تیرے سپرد کرتا ہون اور آپ کا ہاتھ پکڑ کے
رو بقبلہ کھڑے ہوکر دعا کی کہ ناگہان ندائے غیب آئی کہ ای ابو اسحاق ہمنے ابو احمد کو
اپنا مقبول کیا بلکہ جو اسکے صحبت یافتہ اور ارادت آوردہ ہونگے انکو بھی اپنا دوست کیا
نقل ہی کہ حضرت ابو احمد نے تیس برس تک خواب خوش نہین فرمایا اور اسی زمانہ

Marfat.com
Marfat.com

کبھی وضو آپ کا بے ضرورت نہین زائل ہوا ہمیشہ باوضو رہے اور چوتھے پانچوین دن کھانا کھاتے کبھی سیر ہوکر پانی نہین پیا اور باوجود فاقہاے چار پانچ روز کے شکر و سپاس بقیاس ادا کرتے **نقل ہے** کہ حضرت بعد نماز تہجد دعا کرتے کہ یارب گنہگاران امت محمدی صلعم کو بخشدے ایک روز آواز ہاتف آئی کہ ای ابواحمد تیری دعا قبول کی اور ہزار عاصیان امت کو تیری خاطر سے بخش دیا اور تیرے ساتھ داخل بہشت کرینگے اسی طرح ہزارہا اہل معصیت بہ برکت دعاے خواجہ باعظمت ناجی ہوئے **نقل ہے** کہ حضرت ہمیشہ سماع سنتے اور حالت درد و سماع مین جسپر آپکی نظر پڑتی وہ شخص کامل نسبت و باکرامت ہوجاتا جو کافر داخل مجلس ہوتا مسلمان ہوتا جس مریض پر نگاہ پڑجاتی صحت پاتا اور وقت سماع آپ کی پیشانی ایسی نورانی و پرضیا ہوتی تھی کہ شب کو روشنی اُسکی شہرون کے لوگون کو معلوم ہوتی اور ہر طرف کے آدمی آپ کی مجلس مین پویان دوان حاضر ہوتے یہ حال دیکھکر اکثر علماے عصر کو آپ سے نفاق و عناد پیدا ہوا اور آپ کے اشغال سماع پر طاعن ہوگئے اور شکایت آپ کی امیر نصیر و امیر عادل سے کہ رشتہ دار آپ کے تھے کی اور اس بات پر آمادہ کیا کہ تم اپنے ہمشیرہ زادے کو جو مروج بدعت سماع ہے اپنی بارگاہ مین بلواکر ہمسے مناظرہ و مکالمہ کراؤ اگر وہ حق پر ہے تو اپنی راہ پر رہے اور اگر راہ خلاف پر جاتا ہے تو اُسکو مزاحمت شدید کرکے باز رکھا چاہیے آخر امیر نصیر نے بمجبوری کسی شخص کو بہیت طلب خواجہ بھیجا جب خواجہ [illegible] آگاہ ماجرا سے ہو تو اپنا خرقہ پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے ایک ناخواندہ خادم قلندر نام ساتھ لیکر اپنا بارگاہ کی طرف رخ کیا جب حضرت محفل امیر مین پہونچے تو وہان شرفا تمام زبردست شہر و اطراف کے مجتمع تھے اور پہلے سے امیر کو آمادہ فروگذاشت تعظیم خواجہ کر رکھا تھا بمجرد ورود مسعود خواجہ امیر پر سطوت و صولت خواجہ باعظمت ایسی موثر ہوئی کہ بے اختیار امیر نے استقبال کیا اور بہایت تعظیم و توقیر سے آپ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور بہ نہایت عظمت صدر مجلس مین آپکو بٹھایا علما و فضلا نے سوالات مشکل پیش کیے خواجہ نے

Marfat.com
Marfat.com

اُسی اپنے خادم ابجد خوان کو بنا برادائے جوابات مسکت وسلم اشارہ کیا اُسوقت آپکے
خادم روشن دل نے سائلین سے خطاب کیا کہ اے کم مایگان بے بصر تمکو لیاقت سوالات مشکل
بھی نہین ہین سمجھا تھا کہ کوئی دشوار امر مین گفتگو کروگے یہ سوالات تمھارے تو بدیہی اور
اسہل ہین چنانچہ خدا بندہ نے اُنہی مسائل کا جواب باصواب ازروے حدیث وآیات
بیان کیا اور کسی کو مجال رد و نقض نہوئی اور پھر ایک دو امر آپکے خادم نے مخاطبین سے
دریافت کیے انمین سب باحیثین عاجز و خاموش رہے آخر اعتراف نالیاقتی کیا بادشاہ
نے اُس حال مین پھر علماء سے کہا کہ اگر کوئی اور شبہہ وشک باقی ہو تو اس بحث مین رفع
کرو جملہ جماعت نے اقرار عجز و تقصیر کیا اور کہا کہ ہم لوگ علوم ظاہری کے عالم ہین اور خواجہ
فی الحقیقت رموز و دقائق باطنی کے ماہر کامل پس ہماری گفتگو محض قصور فہم پر مبنی تھی
اور اب ہم خواجہ کے تقصیروار ہین یہ کہکر سب لوگ خواجہ کے قدمون پر گرکر طالب عفو تقصیر ہوے
اور عرض کی کہ ہم تو آپکے ایک ادنی خادم کے مدمقابل نہین ہو سکتے حضرت سے تاب
مقالات کی برائے خدا ہماری تقصیرین معاف فرمایئے اور آخر سب جماعت مرید ہوئی اور
اپنے خیالات ماسبق سے توبہ کی یہ معاملہ حیرت اثر دیکھکر امیر نے خواجہ سے نہایت عذر
بے اعتدالی کیا اور بہت کچھ متاع بیش بہا پیشکش کیے مگر خواجہ نے ایک ذرا توجہ نہ فرمائی اور
دار عظمت کو معاودت فرما ہوئے بعد ازان شہرہ ولایت و کاملیت خواجہ سامعہ نواز صغار
وکبار شہر و دیار ہوا اور اکثر آدمی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مرید ہوے اور آپسے
فیض پایا نقل ہے کہ حضرت خواجہ کبھی نئے کپڑے نہ پہنتے اور اہل دول کے قریب
نہ بیٹھتے اور آپ حافظ قرآن شریف تھے اکثر مجلس سماع منعقد کرتے اور نیز حضرت
سری سقطی اُس محفل مین شریک ہو کر ذوق سماع سے لطف بخوبی حاصل کرتے اور
آپ بھی اپنے وجد و مستی سماع سے اکثر حضار اور قوالون کو سرمست وجد و ذوق کر
اور ایسے بیہوش از خود فراموش ہوتے کہ مُنہ سے کف جاری ہوتا اور ہوش حواس جاتے رہتے

Marfat.com
Marfat.com

اور ایسا سماں بندھجاتا کہ صداے سرود وقول قوالان در و دیوار سے پیدا ہوتی اور اُس سماع
سے وجدان روحانی پاتے اور مست ہوجاتے کوئی واعظ و زاہد وقت آپکے سماع پر دم
انکار نہ مارتا اکثر عقلاے عصر آپ کے حالات سے متحیر و متعجب ہوتے اور تعظیم و توقیر
آپکی بیش از بیش کرتے آپ ایک شب مین دو قرآن ختم کرتے اور تین کلام اللہ دن کو
تمام کرتے جو کوئی حضرت کی زیارت کرتا تو آپکی جبین منور پر غایت تابناکی سے نظر
اُسکی نہ جم سکتی تھی نقل ہی کہ آپ کے والد صاحب خمخانہ تھے ایک روز آپنے وقت فر
در بند خمخانہ کو کھول کر تمام خم و سبو توڑ ڈالے آخر والد خواجہ نے جوش غضب مین بالاخانہ
پر چڑھ کے ایک بڑا بھاری پتھر خواجہ کے سر اقدس پر پھینکا بعنایت حافظ حقیقی وہ پتھر
ادھر رہگیا اور آپ کے سر تک نہ آسکا سلطان اس مشاہدہ کرامت سے متحیر ہوا اور
اپنے صاحبزادۂ عالی خطاب کے ہاتھ پر توبہ کی اور سنہ دو سو اسی مین یہ واقعہ بر روے کار آیا
نقل ہی کہ فضیل بن یحیی برمکی نے خواجہ پر اعتراضات و مذمت در باب سماع کیے خواجہ نے
یہ حال سنکر کہا کہ اگر وہ ناحق مجھسے متعرض ہوا ہی تو اپنے عمل کی پاداش دیکھیگا عرصہ نگذرا تھا
کہ فضیل ایک ایسی سخت زحمت مین مبتلا ہوا کہ کار معالجۂ اطبا سے گذرا اخیر فضیل
مایوس ہوکر رجوع بخدا لایا اور تلاوت کلام مجید مین اوقات صرف کرنے لگا عاقبت
کار فضیل نے جمال مبارک حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب مین مشاہدہ کیا اُسی عالم
مین اپنی صحت کے لیے عرض کی حضرت محبوب کبریا نے ارشاد کیا کہ فضیل یہ ابتلاے آفت
اُسی تکو ہیدہ عمل کی عقوبت ہی کہ تو نے انکار سماع ابو احمد کیا اُسکا منکر بزرگان طریقت سے
منکر اور انکا منکر ہمارا منکر ہی جبتک تو توبہ نکرے اور مجلس سماع ابو احمد مین نہ شریک ہو
صحت و شفا ناممکن فضیل جب خواب سے بیدار ہوا لرزان و ہراسان ہوکر افتان و خیزان
حضرت خواجہ کی مجلس مین دوڑا آیا خواجہ اُسوقت وجد سماع مین سرمست تھے فضیل
حال دیکر مؤدب دست بستہ ایک طرف کو کھڑا ہو رہا اُسی حال مین خواجہ فضیل کی

طرف سایہ انداز ہوئے اور نظر فیض اثر فضیل پر پڑی اور سکرا کر فرمایا کہ فضیل اپنے
کیے کی سزا پائی اُسنے عرض کی کہ یہی کچھ مگر از خردان خطا و از بزرگان عطا امید عفو
رکھتا ہون یہ کہکر پانون پر گرکے عرض کی کہ آپ کا جو کام ہے پسندیدہ خداے علام ہے سماع
واقعی اسرار آلہی مین سے ہے بیخبر کیا جانے مین نے خطاے انکار سے عذاب شدید کھینچا آخر
خطاوار ہون معاف فرمائیے خواجہ نے بنظر ترحم فضیل کے سر پر ہاتھ پھیرا اسکا تکلیف مرض
لاحقہ رفع دفع ہوگئی اس حال کے مشاہدہ سے سات سو اہل خلاف و اعتساف بصدق
دل مسلمان ہوئے اور آپ کی توجہ کامل سے عارف کامل و کامل واصل ہوئے نقل ہے کہ
خواجہ ایک روز لب دریا اناسی ہمراہیون سے تشریف لے گئے ارادہ عبور پر کشتی حاضر وقت
نہ دیکھی ساتھ والون سے فرمایا کہ سب ہمارے پاس آؤ حلقہ کرو خدا حامی ہے پار اتر جائینگے
متابعین حسب الارشاد بحر مواج مین اُتر پڑے اور باطمینان تمام پار اُتر گئے کسی کے پانون
بھی تر نہوئے اُسوقت جو ہیئں متنفس کافر دیکھ رہے تھے فی الفور مسلمان ہوکر خود بھی دریا
مین اُتر گئے دوسری طرف با آسانی جا پہونچے اور پھر ببرکت فیض ارادت خواجہ ہر شخص
رتبۂ وصول و قبول پر فائز ہوا نقل ہے کہ ایکبار حضرت کرامت پناہ راہ طی کرتے ہوئے
کسی مقام مسکن و موطن کفار مومن آزار پر ورود فرما ہوئے اُن اشرار کا یہ حال تھا
کہ جسکو مسلمان دیکھتے اُسکو پکڑ کر زحمت سوختگی پہونچاتے جو کوئی مومن اُدھر جا نکلتا
اپنے آپکو مسلمان نہ بتاتا اور لباس کفار پہنکر اس پردہ سے چھپ چھپا کر جان بچاتا
یہ نابکار ہر وارد و صادر سے دریافت طریقہ و ملت کرتے اگر احیاناً کوئی شخص اقرار اسلام
کرتا یہ ناخدا ترس فی الفور اُسکو جلا دیتے جب خواجہ کامل النسب بھی اُدھر سے گذرے
تو اُن مردم کفار نے وہی ہنجار پرسش حال اُنسے برتا پوچھا کہ تم مسلمان ہو فرمایا کہ
الحمد للہ گمان تمہارا حق پر ہے مین مسلمان ہون کہا کہ ہم مسلمان کو مار ڈالتے ہین اور
آگ مین جلا دیتے ہین یہ امتحان اُسکا ہے کہ اُسکو مارنے و جلانے مین کچھ نقصان پہونچے

Marfat.com
Marfat.com

وہ ہی مسلمان ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمان صدق دل سے کلمۂ طیبہ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے ہرگز آگ اُسپر اثر نہین کر سکتی پس اُن شریرون نے آگ جلائی اور کہا کہ آؤ حضرت قطب الکاملین اُس آگ مین داخل ہوئے اور مصلے بچھا کر مشغول نماز ہوئے فی الفور آگ بجھ گئی اور آپ کا رونگٹا بھی میلا نہوا کفار یہ عبرت افزا حال دیکھکر متحیر ہوئے اور حضرت کے پانون پر گر پڑے تمام زمرہ اشرار صدق دل سے مشرف باسلام ہوئے سب لوگ دس ہزار نفر تھے اُنین سے سو آدمی حضرت کی خدمت مین سعادت اندوز رہے اور برکت انفاس متبرکۂ خواجہ گرامی اوقات سے سب کے سب فائز معارف ہوئے باقی لوگ حسب فرمودۂ خواجہ اُسی شہر مین قیام پذیر رہے تمام عمر دین صرف کی نقل ہی کہ حضرت خواجہ پاک نہاد سنہ تین سو پچپن مین غرۂ جمادی الثانی کو رہگراے منزل قدس ہوئے مؤلف نے تاریخ وفات قطب العالمین لکھی ہے

بیان حضرت خواجہ ابو محمد قدس اللہ سرہٗ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو احمد کے کاشانۂ فروز خلافت حضرت بادشاہ ممالک مکاشفات سلطان اقالیم مشاہدات حجۃ المشائخ والفقرا قدوۃ الائمہ والاصفیا روحی حریم ولایت صفی کعبہ ہدایت مفخر العباد ملجا اولاوتاد مخزن صفا معدن وفا مطرح انظار اشتیاق حوران بہشتی حضرت خواجہ ابو محمد بن ابو احمد چشتی قدس اللہ سرہٗ ہوئے یہ حضرت اپنے والد بزرگوار سے بجمیع الصفات مماثل و مشاکل تھے اطوار و کردار شایستہ او خصائل وافعال بایستہ سے بہرہ ور تھے کرامت ولایت گویا آپ کی ہمزاد تھی بطن مادری سے ولی ہوکر عالم شہود مین آئے تھے خجستہ صفات گرامی اوقات عالی فطرت والا منزلت صاحب عظمت اہل نسبت تھے آپ کا لقب ناصح الدین ہی ستر برس کا سن تھا جب خرقۂ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت ابو احمد چشتی سے حاصل کیا تاثیر نظر سے بچپن ہی مین ولی کامل ہوگیا۔ والدۂ ماجدۂ حضرت خواجہ سے نقل ہی کہ جب یہ فرزند چار مہینہ

Marfat.com
Marfat.com

میرے بطن مین تھا تو آواز کلمہ طیبہ مجکو آتی تھی مین نے اپنے شوہر یعنی خواجہ ابو احمد سے
یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ بشارت تجھکو ہو کہ تیرے بطن سے فرزند عالی قدر محبِ خدا اہلِ
باصفا پیدا ہوگا ایک روز اسی آوان مین حضرت ابو احمد قریب اپنی زوجہ کے بیٹھے تھے ناگاہ
جانب شکم مادر ابو محمد کے دیکھکر فرمایا کہ السلام علیک یا ولی اللہ و خلیفتی اُسکا جواب اندرون
بطن سے بعبارت غیر مفہوم آیا مادر صالحہ ابو محمد نے حضرت ابو احمد سے کہا کہ ہنوز بچہ پردۂ غیب مین ہی
آپنے فرزند سے کیونکر تعبیر کیا نہین معلوم کہ لڑکی ہو یا لڑکا آپنے جواب دیا کہ مجھے خداوند عالم نے
پہلے ہی بشارت دی ہی کہ تیرے گھر مین پسر نیک اختر ولی کامل حمیدہ خصائل پیدا ہوگا
اور نیز لوح محفوظ پر بھی یہی منقوش دیکھا ہی کہ میرے یہان ولی مادر زاد متولد ہوگا

نقل ہی کہ ولادت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی شب عاشورا کو ہوئی آپ کے پدر بزرگوار نے
اُسی شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف رکھتے ہین اور ارشاد
کرتے ہین کہ ای ابو احمد خوش ہو کہ ترا فرزند سعادت پیوند پیدا ہوا اُسکا نام ہمارے نام
پر رکھنا اور ہمارا اسلام اُس سے کہنا جو ہین حضرت خواجہ خواب راحت سے بیدار ہوئے
چار سمت سے نوید جلوہ فرماے دولتِ بیدار گوش زد ہوئی یعنے کہ فرزند جگر بند کے ولادت
کی خبر سنی ابھی حضرت ابو محمد کو غسل ولادت نہین دیا تھا کہ آپنے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہا پھر حضرت خواجہ ابو احمد نے وضو کر کے فرزند کا منھ دیکھا کہا السلام
علیک جواب اسکا وعلیکم السلام سُنا اور پھر مولود مسعود نے کہا یا شیخنا مارأیت
ہذہ اللیلۃ یعنی یا مرشد میرے رات کو کیا خواب دیکھا اُسوقت خواجہ باکرامت نے
فرزند کے کان مین پیام سلام حضرت خیر الانام بیان کیا فرزند بالغ الحقیقت
نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابو احمد نے بھی سجدہ کر کے دعا کی کہ خداوندا میرے
طفل کو ذی رتبہ کر اُسی وقت آواز غیب سے آئی کہ ای ابو محمد تیری دعا قبول
ہوئی اور یہ فرزند تیرا ہمارا مقبول ہوا **نقل ہی** کہ حضرت ابو محمد شب عاشورا

Marfat.com
Marfat.com

کو پیدا ہوئے دن کو دودھ اپنی والدہ کا نہ پیا گھر والون نے آپ کے والد کو خبر کی آپ نے
فرمایا کہ یہ لڑکا مادر زاد ولی ہی متابعت اولیا و انبیا کی کرتا ہی اسی سبب سے روز عاشورا
کو شیر نہین پیا پس رات ہوئی تو دودھ پیا ایک روز آپ اپنی والدہ کی گود مین دودھ
پیتے ہوئے بہت ہنسے آپ کی والدہ نے تعجب سے آپ کے والد کو اس امر کی خبر دی آپ نے
فرمایا کہ شیطان اس فرزند کے رلانے کو آیا تھا خدا تعالے نے فرشتون کو واسطے اُسکے دور
کرنے کے حکم دیا تو شیطان ڈر کر بھاگا اس سبب سے ابو محمد نے خندہ کیا نقل ہی کہ
جب سے آپ پیدا ہوئے بر وقت نماز کے تھوڑی دیر تک آسمان کی طرف آنکھین اُٹھا کر
کئی بار لا الہ الا اللہ کہتے اور اُسوقت آپ کا مُنھ ایسا نورانی ہوتا کہ تمام گھر روشن ہو جا
اور جب چراغ روشن نہوتا تو آپ کی پیشانی کے فروغ سے تمام گھر چمک اُٹھتا نقل ہی
کہ جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے تو غذا کم کھاتے تھے آپ کی والدہ نے یہ حال حضرت
خواجہ سے کہا فرمایا کہ جاے خوف نہین ہی درویشون کی سیرت کم کھانا ہی پس یہ فرزند بھی
عادت کم خوری کی ابھی سے کرتا ہی اور جب آپ کی بسم اللہ ہوئی اور مکتب مین گئے تو
پہلے ہی غیب سے آپ کی تختی پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم علم القرآن
رب یسر و لا تعسر رب زدنی علما و فہما و تمم بالخیر پس تھوڑے ہی دنون مین آپ قرآن شریف
پڑھکر علوم دین سے بہرہ یاب ہوئے اور کامل ہو گئے اور چار برس کی عمر سے نماز جماعت
کے ساتھ پڑھنا شروع کی جب سات برس کے ہوے تو گوشۂ تنہائی مین بیٹھے اور جو کچھ زبان
مبارک سے فرماتے تھے وہی ہوتا تھا اکثر خلقت نہایت اعتقاد سے آپ کی جانب رجوع
تھی جو کوئی اہل حاجت آتا اپنی مراد پاتا بیس برس تک آپ کا وضو نہین ٹوٹا جو کافر آپکے
سامنے آتا فوراً مسلمان ہوتا یہانتک کہ مقام چشت مین کوئی شخص بے اسلام نہ تھا اور جو
مسلمان آپکے پاس حاضر ہوتا تو صاحب کشف ہو جاتا اور آپ کے والد بزرگوار نے آپکو اپنا خلیفہ
کیا تھا جب عمر آپ کی چوبیس برس کی ہوئی تو آپکے والد نے انتقال کیا اور آپ قائم مقام اُنکے ہوئے اکثر بادشاہ

Marfat.com
Marfat.com

اور درویش اور ہر قسم کے آدمی حضرت کی خدمت مین آکر اپنی اپنی مراد کو پہونچتے نقل ہی کہ
ستتره برس کی عمر مین آپکے والد نے خرقہ درویشی پہنا کر اپنا جانشین کیا اور اس قسم کی
نصیحتین کین کہ فقر و فاقہ کو نہایت عزیز رکھنا اور درویشی کو غنیمت جاننا فقیرون کی
صحبت اختیار کرنا اور آپ ایسی ریاضت شاقہ کرتے تھے کہ کئی برس تک چت نہین سوئے
اور کنوئین مین نماز معکوس ادا کی تھوڑے سے دنون مین بڑے کامل اور امید گاہ خلائق
ہوئے بارہ برس تک ایک حجرہ مین آپنے اعتکاف کیا اور ساتوین روز ایک خرمے سے
افطار فرماتے تھے نقل ہی کہ ایک روز زمانہ طفلی مین مکتب کو جاتے ہوئے حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت خضر نے فرمایا کہ اے ابو محمد تجھکو بشارت ہو
کہ مین خدا تعالے کے حکم سے تجھے علم ظاہری و باطنی سکھانے آتا ہون خواجہ نے حضرت
قدم چوم کر کہا کہ زہے نصیب جوکچھ ارشاد فرمانا ہو فرمایئے پس خضر علیہ السلام نے آپ کو
اسم اعظم سکھایا اُسی وقت خواجہ ابو محمد کو اسرار باطنی منکشف ہوئے پس ابو محمد آپنے
گھر پلٹ آئے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند آج کیا پڑھا اپنی تختی دکھا اور سبق سناؤ
جواب دیا کہ مین نے جو پڑھا وہ تختی اور کتاب سے جدا ہی یہ سنکر آپ کی والدہ کلام مجید دکھا کر
کہنے لگین کہ اسے پڑھو آپنے کہا کہ قرآن اپنے پاس رکھو مین حفظ سنائے دیتا ہون بہت
تھوڑے عرصہ مین تمام کلام اللہ سنا دیا آپکی والدہ ماجدہ نہایت حیران ہوئین اور
شکر خداے کریم کا کیا نقل ہی کہ ایک روز خواجہ ابو احمد محفل سماع مین تھے اور قوال بہت
اچھا گا رہے تھے اور ناگاہ حضرت ابو محمد بھی اُس جگہ آنکلے اور آپکے والد کی نظر عین وجد میں
آپ پر پڑی فرمایا کہ اے فرزند یہان آؤ اُسی وقت خواجہ ابو محمد حلقہ سماع مین حاضر ہوئے
اور اثر نظر مبارک سے ایسے مست اور بیہوش ہوئے کہ سات دن تک ہوش نہ آیا پس
آپکے والد نے سات دن تک مجلس سماع برپا رکھی نمازون کے وقت قوالون کی رخصت
ہو جاتی اور پھر وہ ہی ہنگامہ قوالی کا گرم رہتا آخر سات روز کے بعد حضرت ابو محمد کو

Marfat.com
Marfat.com

ہوش آیا اور قوال چپ ہو رہے تھوڑے عرصے مین آپنے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کہا تو لو تو لوا
بحر داس کلام کے عالم غیب سے ایک آواز سرود و نغمہ کی پیدا ہوئی اور حضرت ابو محمد اور جملہ
حاضرین مصروف سماع رہے چنانچہ کئی دن تک ایسی ہی آواز غیب سے آتی رہی اور حضرت ابو محمد
بیخود رہے جب ہوش آیا تو آپنے والد کے قدمون پر گر کر عرض کی کہ یا حضرت جو اسرار کہ سماع سے
کھلتے ہین کسی شغل اور ذکر سے نہین کھلتے یہ کیفیت آپ کی بدولت حاصل ہوئی پھر
آپکے والد نے فرمایا کہ سماع ایک عجب مخفی راز ہی کہ ہر ایک کو اسکا حال نہین کھلتا جو کوئی
لائق اور قابل ہوتا ہی اُسی کو یہ کیفیت کھلتی ہی اور اگر مین اسکا حال بیان کرون تو تمام
خلقت ورد و وظیفہ چھوڑ کر مصروف سماع ہو جاوے نقل ہی کہ ایک روز حضرت لب دریا
بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سیتے تھے ناگاہ پسر خلیفہ وہان پہونچکر گھوڑے سے اُتر کر خدمت مین
حاضر ہوا اور ادب سے بیٹھ گیا اُسوقت حضرت نے یہ اُس سے خطاب کیا کہ حضرت رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی بڑھیا کسی بادشاہ کے عہد مین فاقہ سے شب
بسر کرے اُسکی پرسش اُس حاکم وقت سے ہوگی پس تمکو خدا نے جو حاکم ایک جماعت کثیر کا
کیا ہی لازم ہی کہ متفحص حال فقرا و غربا ہوتے رہو اور پریشانون اور محتاجون کی حالت سے
غافل و بیخبر نہ ہو ورنہ فردائے قیامت کو تم سے اِس قصور کی پرسش ہوگی اور بجز انفعال
و حسرت تمکو کچھ نہ بن آئیگا جب نصایح خواجہ تمام ہو کے خلیفہ زادہ نے خدام سے
نقد و جنس منگوا کر پیشکش خواجۂ باکرامت کیا خواجۂ عالی نژاد نے اُس بضاعت مستعار
دنیاوی کو دیکھ کر تبسم فرما کر کہا کہ یہ رسم و راہ ہمارے پیران حق آگاہ کی نہین ہی اور مین نے
بھی کبھی اپنے نفس کو اس آلودگی مین آلودہ نہین کیا اور اب بھی قبول نہین کرتا ہماری
فقیری امیری و تونگری سے ہزار درجہ بہتر ہی ہرچند سلطان زادہ نے اصرار کیا مگر یہان
سے انکار رہا اور فرمایا کہ خداوند عالم نے ابواب گنجہائے غیبی اپنے بندگان متوکل پر
کھول رکھے ہین اُنکو اس قلیل بضاعت کی کیا پروا ہی پھر بھی ابن خلیفہ نے الحاح کثیر کیا

Marfat.com
Marfat.com

اُسوقت خواجہ نے آسمان کی جانب رخ کرکے دعا کی کہ یارب اپنے بندگان مقبول کو جو تو
دولتین دکھاتا ہی اسکو بھی دکھا فی الحال ماہیان دریا جوق جوق ایک ایک دینار سرخ دہن
مین لیکر ساحل پر آئین اور ایک انبار زر کردیا ملکزادہ نے یہ تماشاے قدرت معائنہ کرکے
حیرت سے جل عظمتہ کہا اور خواجہ گرامی عظمت کے قدمون پر گر پڑا تا آنکہ اسی عالم تحیر وانفعال مین
دنیا سے سعادوت کی نقل ہی کہ جب محمود سبکتگین غزوہ سومنات پر آیا تو اُسوقت غیب سے
خواجہ کو بھی ہدایت جہاد و نصرت و یاری اہل اسلام ہوئی تا آنکہ ستر برس کی عمر مین آپ
ایک جماعت فقراکے ساتھ وارد حربگاہ ہوئے اور کفار پر جہاد کرنے لگے ایک روز کفار نے
حملہ شدید کیا تو مردان اسلام بہ تنگ و پریشان ہونے لگے اُسوقت خواجہ نے اپنے مرید
محمد کاکو نام موجودہ چشت کو یاد فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے کاکو جلد آکر کفار کو پسپا اور منہزم کر
چنانچہ اُسی وقت محمد کاکو موجود ہوئے اور سپاہ کفار پر قتال عظیم کیا اور جملہ اشرار ہزیمت خوردہ
ہوئے جسوقت کہ خواجہ نے اپنے مرید کو معرکہ مین بلایا تھا اُسوقت وہ مقام چشت مین غضبناک
وکف در دہن جوش و خروش مین بھر رہے تھے لوگون نے پوچھا کہ اے محمد کاکو کیا کر رہے ہو فرمایا
کہ قتل کفار جبکہ سلطان محمود بدستیاری و مددگاری ظاہری و باطنی کفرہ فجرہ پر مظفر
و منصور ہوا تو خواجہ سے اور بھی رجوع عقیدت و ارادت لایا اور آپ کے قدمون پر
سر ارادت رکھا نقل ہی کہ ایک ہمشیرہ عفیفہ عالی نہاد چہل سالہ عمر ناکتخدا تھین چرخہ کات
کر وجہ حلال سے قوت بسری کرتی تھین شب و روز ریاضت و عبادت مین مصروف
رہتی تھین حضرت خواجہ ازراہ کشف اُنسے فرماتے تھے کہ تم سے ایک فرزند صالح خدا
پیدا ہوگا مگر چونکہ ولادت فرزند بے زوج ممکن نہین اسلیے آپ اُن عالی گہر سے فرماتے
تھے کہ تم اپنا عقد کرو آپ بسبب بے تعلقی و احتیاط کے راضی نہوتی تھین آخرالامر خواجہ نے
اپنے پدر عالیمقدار کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ اے ابو محمد تم اپنی ہمشیرہ کی شادی ایک
سیدزادہ محمد سمعان نام مقیم فلان مقام سے کرو اور اُس مرد صالح و نیک فطرت کو اُن کے پاس بلاؤ

Marfat.com
Marfat.com

اور ایسی ہی بشارت اپنی صاحبزادی کو دربارہ قبول معاقدت فرمائی کہ وہ پاک گوہر حسب ارشاد پدر راضی ہوگئین جب حضرت ابو محمد بیمار ہوئے اُسی وقت ایک خط محمد سمعان کو باین مضمون لکھا کہ تم بمجرد معائنہ اس تحریر کے جلد ادھر کو روانہ ہو کہ ایک کفش پانون مین وہان پہنو اور دوسری یہان آکر پہنو یعنی کھانے کو وہان کھاؤ تو پانی یہان پیو قاصد گرامی نامۂ نامی لیکر بمقام مقصود پر پہونچا تو محمد سمعان کو اپنے دروازے پر اس شان سے دیکھا کہ ایک کفش زیر پا ہی دوسرا پانون برہنہ تھا قاصد نے خط دیا تو اُنھون نے مضمون دیکھ کر فرمایا کہ بسم اللہ مین پہلے ہی سے تیار بیٹھا ہون اُسی صورت سے آپ روانہ ہوگئے جب خواجہ ابو محمد سے ملاقات ہوئی تو آپ اُنکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ایک دو روز بعد عقد اپنی ہمشیرہ پاکیزہ سرشت کا اُن والا نژاد سے کر دیا چنانچہ ایک فرزند ارجمند اُنکے متولد ہوا اُسکا نام ابو یوسف رکھا خواجہ نے آثار جلالت ناصیۂ مولود سے دریافت فرما کر اپنی فرزندی مین لیکر تربیت و تعلیم فرمانی شروع کی تا آنکہ ایک وقت معین پر خواجہ ابو یوسف کو اپنی خلافت ظاہری و باطنی سپرد کر کے ناصر الدین لقب فرمایا اور آپ کو قطب الاقطاب مقرر کیا **نقل** ہی کہ اُستاد مردان رحمۃ اللہ علیہ ساکن قصبۂ سنجان سے کہ خواف مرید و خلیفہ حضرت ابو محمد کے تھے اور یہ ہمیشہ با وضو رہتے تھے استنجون کے ڈھیلے قبل استنجا اکثر اپنے رخسار سے صاف کرتے تھے اُنکو حضرت نے خلافت دیکر وطن کی رخصت دی اُنھون نے التماس کیا کہ مین آپکی مفارقت کی تاب نہین رکھتا خواجہ نے فرمایا کہ تم وطن کو جاؤ اور ہم تم سے ہر حال مین ہر جگہ ملاقات جسمانی و روحانی کرتے رہینگے چنانچہ خواف فرماتے ہین کہ مین چشت مین اپنے خواجۂ با کرامت کا جمال عالم بچشم ظاہر دیکھتا تھا اور وقت اشتیاق پردہاے مفارقت درمیان سے اُٹھ جاتے تھے **نقل** ہی کہ حضرت تین خلیفہ رکھتے تھے ابو یوسف چشتی و محمد کاکو و اُستاد مردان رحمۃ اللہ علیہم وفات آپکی سنہ چار سو اکیس ہجری چوتھی ربیع الثانی کو واقع ہوئی تاریخ انتقال حضرت کی امام حرم

مؤلف کتاب نے لکھی ہے

بیان حضرت خواجہ ابو یوسف قدس سرہٗ

نقل ہے کہ بعد حضرت ابو محمد کے خلیفہ خاندان سید الاولیا امیر الاتقیا مؤید دین معاون اہل یقین زبدۂ صابران قدوۂ ماہران مساعد امامت مقاوم کرامت پیشواے ارباب تصوف حضرت قطب العارفین ناصر الدین خواجہ ابو یوسف چشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ ہوئے آپ جمال طریقت کمال معرفت وکرامت ظاہر و باطن سے سرمایہ کثیر رکھتے تھے علم وعمل بدرجہ کمال مستلزم حال تھا خرقہ فقر وارادت اپنے ماموں حضرت ابو محمد چشتی سے حاصل کیا تھا اور حضرت ابو یوسف حضرت ابو محمد کے بھانجے اور محمد سمعان کے بیٹے ہین جب آپ کی عمر چھتیس ۳۶ برس کی ہوئی تو حضرت ابو محمد آپ کے ماموں نے انتقال فرمایا اور آپ انکے قائم مقام ہوئے سلسلہ انکے نسب مبارک کا حضرت علی علیہ السلام تک بدین تفصیل پہونچتا ہی ابو یوسف بن محمد سمعان ابن سید ابراہیم ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید عبد اللہ ملقب بہ علی اکبر بن امام حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی ابن امام علی رضا ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن حضرت امام حسین ابن حضرت علی مرتضے علیہم السلام نقل ہی کہ جو شخص حضرت کی خدمت مین آتا ستغی ہوجاتا تونگر اہل دنیا جو آتا تھا سے دیکھکر آپ کو خوف واعراض ہوتا اور آپ روکر کہتے الٰہی انا فقیر ومسکین اکثر فقرا وصلحا سے ہم صحبت وہم نوالہ ہوتے اور بہایت تعظیم کرتے اور فرماتے کہ فقیر خدا ورسول کے دوست ہوتے ہین پس کون شخص دوستان خدا کو دوست نہین رکھتا باوجود اس بے تعلقی واعراض دنیا اکثر مخلوق عالم آپکے مرید ومعتقد تھے اور آپ کے پاس جو کچھ ہوتا تھا نذر فقرا کرتے اگر خادم کچھ چھپا رکھتا تو کشف سے دریافت کرکے اُس سے لیکر قسمت ہمسایہ وجار فرماتے تھے نقل ہی کہ حضرت خواجہ بعمر بست سالگی بزمان حیات پیر ومرشد اپنے کے

ایک روز کسی امیر کے دروازے پر سیر کنان پہونچے امیر کی بیٹی ماہرو صحن خانہ مین بیٹھی تھی
اُسکو دیکھ کر خواجہ مائل ہوئے اُسی وقت حاجب در سے فرمایا کہ اپنے آقا سے پیام دے
کہ اپنی دختر ہمسے منعقد کرے خادم نے بجنسہ پیام کی تبلیغ کی امیر نے جواب دیا کہ ہماری سعادت
ہی مگر مین لڑکی حضرت قطب العارفین کے پاس بھیجتا ہون وہ خطبہ آپ پڑھین یہ جواب
خادم نے خواجہ سے عرض کیا تو آپ نے فطرت سلیم سے امیر کی بدطینتی کو دریافت کیا
منغص ہو کر فرمایا کہ یہان فقط امتحان ارادت امیر کا تھا ورنہ ہمکو پروا نہین یہ کہکر جانب
دولتخانہ رجوع فرمائی اور ادھر دختر امیر کو درد شکم شدید ہوا اس خوف سے امیر نے خادم کو پیام
دیکر عقب خواجہ روانہ کیا کہ آپ معاودت فرمائین مین ابھی آپ کی تعمیل ارشاد کرونگا خواجہ نے
انکار مطلق فرمایا اور یہان دختر امیر نے صدمۂ عظیم سے رحلت کی نقل ہے کہ حضرت بعد رحلت
اپنے مرشد بزرگ کے ایک دفعہ وارد ہرات ہوئے وہانسے مراجعت کرتے مین ایک موضع مین پہونچے
کہ اُسکا نام کبک تھا وہان ایک فقیر اہل دل بانسبت صاحب دختر رہتا تھا آپنے اُسکے گھر
اقامت اختیار کی اُسی شب دختر درویش نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک ماہ کامل اُترکر
ہمکنار دختر ہوا صبح کو درویش نے بیٹی کا خواب خواجہ عالی صفات سے بیان کیا آپنے بطور تعبیر بیان
فرمایا کہ وہ ماہ تابان مین ہون تو اپنی بیٹی مجھسے منعقد کر درویش نے سبب لاعلمی حال عرض
کیا کہ مین آپ ایسے بزرگ عالی منش سے کیونکر درستی پیوند کی مبادرت کر سکتا ہون آپنے
فرمایا قضی الامر فیہ بکذا یعنے حکم خدا یونہین نافذ ہوا ہی تو اس مناکحت مین تامل نکر
کیونکہ ولادت فرزندان صالح وقطب زمانہ کا اس سے ظہور ہوگا درویش نے دختر کے
پاس آکر کیفیت عالم خواب دختر سے پرسش کی اُسنے جو واقعہ دیکھا تھا بعینہ بیان کیا
درویش یہ مطابق حال طرفین دیکھ کر توافق جانبین پر آمادہ و مستعد ہوا اور بیٹی سے
کہا کہ تجھے بشارت ہو کہ جسکی حکایت تو نے کہی وہی قمر فلک جمال وکمال آج
تیرے کاشانہ مین جلوہ فرما ہوا وہان سے لڑکی کو لیے حاضر خدمت خواجہ ہوا آپنے

Marfat.com
Marfat.com

اُسی وقت اپنا اعتقاد اُس سے کیا چندے وہان قیام کرکے پھر چشت مین تشریف لائے اُس
ولیہ ذی عصمت سے حضرت خواجہ مودود چشتی اور خواجہ تاج الدین ابو الفتح متولد ہوئے
نقل ہی کہ حضرت خواجہ موسم گرما مین خانقاہ سے باچند رفقا تشریف لاتے تھے راستہ
کی گرمی و تپش سے سب بیتاب ہوئے آخر بے اختیار آپ سے استدعاے ظہور چشمہ آب سرد
کی آپ نے فی الفور اپنا عصا زمین پر مارا وہان سے معًا زمین شق ہوکر پانی جاری ہوا
ہمراہیون نے نہایت خوشدلی سے سیر ہوکر پیا اور وضو کرکے دوگانہ شکر ادا کیا چنانچہ اتبک
وہ چشمہ فیض جاری ہی گرمی مین نہایت سرد اور جاڑے مین معتدل ہوتا ہی تپ والے کو اُسکے
استعمال سے صحت ہوتی ہی اہل احتیاج کی دعا کو اُس مقام پر گوہر اجابت حاصل ہوتا ہی نقل ہی
کہ حضرت کے صومعہ کے دروازے پر ایک سنگ مسطح مصفا عریض و طویل رکھا ہوا تھا وہان
اکثر بیٹھکر خواجہ عبادت کرتے تھے ایک روز آپ اُس پر سے اُٹھکر دولتسرا کو چلے عقب مین سنگ
روان تھا خلقت یہ کرامت دیکھکر گروہ گروہ جمع ہوگئی آپ نے بپاس شورش مخلوق سنگ سے
مخاطب ہوکر فرمایا کہ قف مکانک پس وہ پتھر وہین ٹھہر گیا بعد ازان لوگون نے اکثر اوقات
اُسی سنگ پر حضرت خضر کے ساتھ خواجہ کو بیٹھا دیکھا اور وہان ورود انوار بکثرت رہتا ہی
اتبک لوگون کو اُس مقام کی زیارت ہوتی ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ جب حضرت ابو محمد
کی خدمت مین بارادۂ مریدی حاضر ہوئے آپ کے قدمون پر سر رکھا حضرت ابو محمد نے
نہایت شفقت و الطاف فرمائی اور ناصر الدین لقب کرکے کہا کہ ای ناصر الدین علم خدا
ادراک سے باہر ہی مگر بہدایت و ارشاد ایزدی کسیکو حاصل ہوتا ہی پھر حضرت ابو یوسف نے
حضرت سے ایک مشکل سوال کیا آپ نے سات سو جواب باصواب دیے حضرت ابو یوسف
متحیر کرامت ہوکر بنہایت صدق عقیدت مرید ہوئے حضرت ابو محمد نے فرمایا کہ ای ناصر الدین
سات بار میرا نام لیکر آسمان کی طرف دیکھو خواجہ نے تعمیل کی تو عرش اعظم تک حجاب
اُٹھگئے پھر فرمایا کہ ناصر الدین اسی طرح میرے نام پر زمین کو دیکھو بوقت بجا آوری ارشاد حجا

Marfat.com
Marfat.com

تحت الثریٰ تک مشاہدہ ہونے لگے پھر حضرت ابو محمد نے اسم اعظم خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپکو
عنایت کیا پھر تو جملہ اسرار واستار آپ پر روشن ہوگئے پھر حضرت ابو محمد نے آپ کو اپنا جانشین
وخلیفہ مقرر کرکے کہا کہ ناصر الدین خدا تعالے نے تجھکو اپنے مقبولون کا منصب عنایت کیا
مناسب ہی کہ فقر و فاقہ اختیار کر اور فقرا سے دوستی واتحاد رکھ کہ ہمارے مرشدان کامل کا
یہی طریقہ ہی خواجہ نے نصایح حضرت کے قبول کیے بجائے خود چار برس تک تنہا مشغول
عبادت رہے اکثر اوقات تین چار روز بعد افطار کرتے تین لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے اور
جامہ پیوندی پہنتے اکثر سماع سنتے اور اُس سے ذوق کثیر اُٹھاتے مجلس مین بجز فقرا و صلحا
کوئی نہ آتا اگر اتفاقیہ کوئی دنیادار داخل مجلس ہوتا اُسوقت ذوق یاب سماع نہوتے
بجز چند فقرا جملہ اہل ظواہر کو مجلس سے نکلوا دیتے اگر کوئی مجلس مین بیٹھا رہتا تو مجذوب ہوکر
ترک دنیا کرتا اس محفل مین جملہ اہل ذوق وسماع حلاوت ذوق پاتے اگر فاسق یہان آنکلتا
آئندہ فسق سے تائب ہوکر دنیا سے تعلق خاطر اُٹھاتا آپ فرماتے تھے کہ اگر فاسق میری
محفل مین آجائے تو صاحب نعمت واہل معرفت ہو جاوے اور صالحین کا تو کیا ذکر ہی نقل ہی
کہ خواجہ کے روے مبارک سے حالت سماع مین ایک تمق نور آسمان تک ظہور پاتا مریض کو
مجلس خواجہ مین صحت ہوتی کسی کو آپ کے جواز سماع مین تاب انکار نہوتی اور اکثر اوقات
شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی مجلس سماع مین آکر ذوق سماع حاصل کرتے اور آپکے چہرے منور کو
دیکھکر وجد کرتے لوگون نے پوچھا کہ یا شبلی تم حضرت خواجہ کے مشاہدہ سے کیون وجد و ذوق
کرتے ہو اور سماع سنتے ہو آپ نے فرمایا کہ مین دیدار خواجہ ابو یوسف مین ایسا جلوہ دیکھتا ہون
کہ تم دیکھو تو بیقرار ہو جاؤ خدا تعالے نے خواجہ کو رتبہ عظیم و درجہ مقبول عطا کیا ہی نقل ہی
کہ ایک شخص نے خواجہ سے کہا کہ اگر سماع اچھا ہوتا تو حضرت جنید کیون توبہ کرتے آپ نے فرمایا
کہ شبلی اُنکا بھائی خلیفہ میری مجلس سماع مین آکر ذوق سماع پاتا ہی اگر اچھا نہوتا تو شبلی
کو اجازت سماع کیون ہوتی مگر نکتہ یہ ہی کہ جنید کو یاران مجلس سماع نہ بہم پہونچے بے لطفی

Marfat.com
Marfat.com

تنہائی سے توبہ کرلی ورنہ جسکو اخوان اہل دل ملین اُسکو سماع ضرور ہی اگر جنید اس مجلس مین آتے
تو کبھی توبہ نکرتے اور سماع سے وہ حاصل ہوتا ہی کہ عبادت چہل سالہ سے ممکن نہین نقل ہی
کہ ایک روز خواجہ کسی راہ سے گذرتے تھے کہ ایک مسجد بنی ہوئی دیکھی اسمین ایک شہتیر جماعت
کنندہ بالاے مسجد رکھنے کو اُٹھا رہے تھے شہتیر کو جنبش نہ تھی آپ یہ معائنہ کرکے گھوڑے سے
اُترکر بالاے مسجد آئے اور ایک سرا شہتیر کا پکڑکے بسم اللہ کہکے کھینچا شہتیر اپنے مقام پہ
جا پہونچا طرفہ یہ کہ شہتیر ایک گز کم تھا بہمین کرامت خواجہ مقام پر درست آگیا اب تک اُس مقام
کی زیارت ہوتی ہی یہ مسجد چشت مین گذار رود ہریو پر واقع ہی نقل ہی کہ اول خواجہ کو
قرآن شریف حفظ نہ تھا آپ اسمین مغموم رہتے تھے آخر ایک شب اپنے مرشد کامل کو خواب مین
دیکھا کہ وجہ ملال پوچھتے ہین آپ نے عرض کی کہ کلام مجید کا حفظ نہونا دل پر شاق ہی حضرت نے
فرمایا کہ سات بار الحمد پڑھو خواجہ بجا آوری ارشاد سے اُسی وقت سے حافظ کلام مجید ہو گئے
دستور تھا کہ ہر روز پانچ کلام اللہ ختم کرتے تھے نقل ہی کہ ایک شب خواجہ نے نفس سے خطاب
کیا کہ ای نفس اگر تو اسقدر میری یاری کرے کہ ایک ختم کلام مجید دو رکعت کے ساتھ ادا
کرون تو خوب ہوا اُسوقت کاہلی نفس سے مقصود خاطر فوت ہوا باعث کاہلی یہ تھا کہ پانی
بہت پی لیا تھا اس سبب سے خواجہ نے بیس برس تک پانی پینے مین کمی اختیار کی نقل ہی
کہ خواجہ بعد عمر پنجاہ سالگی چند روز قریب مزار قاضی بکی بزرگ وقت کے اقامت گزین رہے
کچھ دنون ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سکونت اختیار کی اوقات ریاضت
مین صرف کرتے تھے پھر منظور ہوا کہ زیر زمین اعتکاف خانہ بنائیے بسبب سختی زمین کے
کندیدگی سے لوگ عاجز تھے اُسوقت حضرت نے کدال آپ اُٹھا کر تھوڑی سی دیر مین اُس
مقام کو درست کر لیا اب تک یہ مقام زیارت کدہ خاص و عام ہی بارہ برس تک یہین آپنے
ریاضت مین وہ ولولۂ بیخودی و عشق خدا حاصل کیا کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وضو کرتے مین
چند ساعت آپ کو غلبت ہو جاتی تھی پھر اپنی جا پر آکر اتمام وضو کرتے تھے اسی ہنگام مین

Marfat.com
Marfat.com

حضرت عبداللہ انصاری نے آپسے ملاقات کی معاینہ حالات سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ چشتی ایسے صاحب تصرفات وکرامات ہونے چاہیین نقل ہی کہ حضرت خواجہ اُسی صومعہ مین ایک مدت تک عالم مستی وبیخودی مین رہے لوگون سے نفرت گزین تھے رجال الغیب سے اکثر ہمجلسہ ہوتے ہزارون مرد وزن آپکے مرید خدمتگزار تھے دو شخص آپکے مریدون مین سے بشکل مار متشکل ہوکر دروازے پر پاسبانی کرتے تھے جو شخص قابل بار ہوتا آنے کچھ نکلتے بد طینت پر حملہ کرکے دخل سے باز رکھتے بعد وفات خواجہ ایک مدت تک وہی خادم وہان رہے آخر زمانہ غلبۂ کفار مین غائب ہوگئے نقل ہی کہ خواجہ بزرگ نہا و تیسری رجب المرجب سنہ چار سو انسٹھ ۴۵۹ھ ہجری کورد نور وعالم قدس ہوئے عارف کامل بودہ آپکی تاریخ وفات صاحب تالیف نے لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہٗ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو یوسف کے خلیفہ شرف اسلام والمسلمین مورد عنایات رب العالمین سایۂ خلق آسائے کردگار حجت اولیاے نامدار قبلۂ حاجات کعبۂ مرادات شمع ہدایت صوفیان کرام چراغ ولایت چشتیان عظام مغرب بارگاہ حضرت معبود تاج العرفا خواجہ مودود ابن ناصرالدین خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ ہوئے لقب آپکا قطب الدین ہی آپ ولی مادرزاد ہین اقوال مبارک جملہ مشائخ کبار کے مسلمات سے ہین صلحاے عصر آپکے معتقد ومحکوم تھے زمانۂ طفلی سے پیران والا نظر آپکے پاس احترام وعظمت مین صرف ہمت کرتے تھے مشائخ وقت مین سے کوئی فائق آپسے نتھا اکثر مقاصد مشکل وو قائق اہل دل آپسے حل ہوتے تھے جو کوئی حاضر خدمت ہوتا کامیاب نعمت ہوتا اقوال وافعال مین شریعت کی پوری پوری تبعیت تھی علوم ظاہر وباطن سے ذی سرمایہ تھے جب کوئی امر غیب سے مشاہدہ ہوتا یا نداے غیبی معلوم ہوتی تو اسکو کہدیتے تھے اپنے پدر بزرگوار سے خرقۂ فقیری وتمغاے مریدی حاصل کیا ہی جسلے

Marfat.com
Marfat.com

ولایت مین آپکی ذی عظمتی مشہور ہی نسب سعادت آپکا حسینی ہی اکثر عالم اظہران آپکو
ہوتا تھا اسی کرامت پر اکثر مرید ہوتے نقل ہی کہ عمر ان بزرگوار کی ستانوے برس کی ہوئی تھی
عالم طفلی ہی سے مساکین و فقرائے اہل دل سے موافقت رکھتے تھے فقر و زہد و اتقا سے سروکار
تھا سات برس کے سن مین قرآن شریف حفظ کرلیا علوم ظاہریہ مین کمال حاصل تھا
حتی کہ پندرہ برس کی عمر مین کتاب منہاج العارفین توضیح حال خواجگان و خلاصۃ الشریعت
تصنیف فرمائی تھی آپکو کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح حاصل تھا جو کوئی
خدمت مین آتا اسکا مخطور قلبی آپ بیان کردیتے تھے صاحب قبر کا حال تمام و کمال
بتاتے تھے چوبیس برس کی عمر مین اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام سلطان سنجر بن ملکشاہ کے
عہد مین آپکا دور خلافت تھا نقل ہی کہ جب آپ مرید ہوئے تو بیس برس تک خلوت
مین مشغول ذکر و مجاہدہ و ریاضت شاقہ رہے پانچ پانچ دن کے بعد افطار کرتے تیس سال
سوئے نہین جب آپ خلیفہ ہوئے گلیم درویشی پائی تو آپکے والد ماجد نے خطاب فرمایا
کہ اے مودود یہ خلعت عطیہ حضرت رسول مقبول صلعم و بخشیدہ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ
کا ہی تجکو سزاوار ہی کہ مدح و ذم سے بحث نہ رکھے ریاضت شد بد کرے تجھکو قابل دیکھکر تفویض
کرتا ہون اور اسی وقت اسم اعظم حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپکو عنایت کیا
اسکی برکت سے علوم ظاہری و باطنی پر آپکو عبور تام ہوگیا بلکہ ہر شخص حاضر جلسہ اہل نعمت
و صاحب کرامت ہوگیا تھا مریدان باصفا تحت الثری سے عرش اعلے تک باخبر تھے فیض آپکا
ایسا عام ہوا ہی کہ نواحی چشت سے بلخ تک بحسب روایت بعض دس ہزار خلیفہ ہوئے ہین اور
مریدان واثق الارادت کا تو حصر و شمار نہین جو شخص تین روز خانقاہ مین رہتا اسکا مطلب
حاصل ہوجاتا جس کسیکو مریدان و فرزندان گرامی مین سے مہم سخت پیش آتی بروقت یاد و استمداد
آپکی تشریف آوری سے وہ مہم رفع ہوجاتی اگرچہ کسی مقام پر طالب ہوتا اگر آپ تصرف سے
وہین پہونچتے بلکہ بعد وفات خواجہ بھی یہی آپکے تصرفات آپکے فرزندان عالی نژاد مین

Marfat.com
Marfat.com

ظاہر ہوتے جاتے ہین آپ کی اولاد کثرت سے ایران و توران و ہندوستان مین صاحب افادہ
و افاضہ ہی نقل ہی کہ آپ بزمان طفلی ایک روز مکتب کو جاتے تھے راہ مین ایک جوئے آب
بغایت لطافت و تیزی سے روان تھی روانی آب کا شور اور موسم نوبہار کی کیفیت کا زور بہت
خوش آیند و تھا مخلوق جوق جوق تماشا و سیر کے لیے موجود تھی آپ بھی ٹھہر گئے لڑکون نے
آپ کو دیکھ کر متفق اللفظ عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ اس آب تیز زو مرد افگن سے گذر جائین تو ہم
سب آپ کو ولی کامل جانین آپ سنتے ہی بسم اللہ کر کے کفش پہنے ہوئے چشمہ مین اتر پڑے اور بغایت
اطمینان سے سطح آب پر گام پیما ہوئے طرفۃ العین مین اُس کنارہ پر جا کر پھر لبلاست حال ادھر کو
اُسی سبکروی سے تشریف لے آئے اور قدم بھی آپ کے تر نہوئے یہ کرامت دیکھ کر دو سو آدمی
حاضر الوقت آپ کے مرید ہوئے نقل ہی کہ آپ زمانہ کودکی مین مکتب مین بیٹھے ہوئے تھے
اور طفل و جوان مکتب نہایت عسرت وقت سے تنگ تھے سب نے آپ سے باصرار استدعائے نعمت
خداداد کی بعد مبالغہ بسیار آپ کو ترحم بیشمار آیا اور اپنی آستین مین ہاتھ ڈالکر باہر جھاڑا نبات
و شکر اسقدر نکلنی شروع ہوئی کہ سب حضار اُٹھاتے اُٹھاتے تنگ ہو گئے یہ ماجرا سنکر گرد و پیش
کے صغار و کبار بکثرت جمع ہو کر نعمت یاب ہونے لگے جب انبوہ کثیر سے شور و غوغا ہوا تو آپ نے
بخیال ظہور شورش دست شکر بار آستین مین ڈالکر روک لیا نعمت فشانی بند ہو گئی شدہ شدہ
خبر آپکے والد ماجد کو پہونچی بلاکر فرمایا کہ اب ایسے اسرار نہانی کا اظہار کبھی نکرنا کہ پیران عظام
ہمت چھپاتے ہین اور تم ایسے اشاعت و اعلان سے ظاہر عام کرتے ہو مجھے خوف ہی کہ روز محشر
بسبب خلافت ورزی حضرت سے مجھکو خجالت ہو گی مگر آپ کے آثار ولایت سے باخبر تھے
گاہے گاہے فرماتے تھے کہ یہ لڑکا قطب الاقطاب ہوگا نقل ہی کہ ایک دفعہ خواجہ بابا م
...یانی بارادہ شکار جانب رباط خانہ سے گذرنے مین خود اندرون رباط خانہ تشریف لیگئے
اور شغل طاعت و عبادت مین مشغول ہوئے ہمراہی لوگ صید و شکار مین جد و جہد کرنے لگے با...
...جو حضرت ابو احمد چشتی کے مرید ہوئے آپ کی پابوسی سے وہان مشرف ہوئے یہان ...

Marfat.com
Marfat.com

شکاری نے آپ کو اپنے زمرہ مین نہ دیکھا جستجو کرتے ہوئے رباط خانہ مین آگئے اور بہت سے چرند پرند زندہ و کشتہ شکار کرکے خدمت مین لائے دیکھا تو ایک انبوہ کثیر جنات اور رجال الغیب کا آپکے گرد و پیش مصروف خدمت پابوسی مین ہی یہ دیکھکر شکاری متحیر ہوئے آخر جانوران صیدکردہ کو پیش کیا آپ نے جو مادہ جانور شیردار تھین اُنکا دودھ نکلوایا ہمین کرامت بے شیرون کے بھی شیر پیدا ہوگیا اور وہ تمام شیر حمایہ ہمراہیان شکار کو پلوایا اور صید مذبوح جانورون کے کباب بنواکر سبکو کھلوائے اور حضار معاینہ کرامت سے حیران ہوکر سبکے سب مرید ہوئے اور آپکا شہرہ کرامت مشہور عالم ہوا اطراف کے آدمی اکثر مرید ہوئے نقل ہے کہ حضرت غایت خوش خلقی سے ہر اعلے و ادنے کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور وسعت الطاف سے ہر اہل حاجت کی حاجت برآری فرماتے تھے جسکو جو طلب ہوتی تھی وہ بھی بکر رضامند کرتے تھے پہلے سب سے سلام مین سبقت فرماتے تھے یہانتک کہ لونڈی غلام کو بھی پہلے سلام کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ خواجہ سبقت سلام مین کیا دقیقہ ہے آپنے فرمایا کہ جب حضرت رسول صلعم معراج مین قریب خدائے عالم پہونچے تو اول ارشاد یزدانی ہوا کہ السلام علیک یا ایہا النبی پس بسبب پیروی افعال خدا و رسول مجھے یہ امر خیر اختیار کرنا مجھپر فرض عین ہے نقل ہے کہ جب حضرت زیارت کعبہ کا عزم کرتے چشم زدن مین پہونچکر ارکان حج ادا کرتے اور کبھی کسل طبیعت سے خود نہ جاتے ہو بحکم خدائے جلیل کعبہ شریف کو فرشتگان مکرم آپکے قرب لے آتے کہ حضرت بہ فراغ خاطر مناسک طاعات بجالاتے تھے نقل ہے کہ خواجہ مکرم اکثر مجلس منعقد کرکے سماع سنتے اور بہت ذوق اُٹھاتے مجلس مین مشائخ اعظم اور اکثر صغیر و کبیر مجلس خاص مین حاضر ہوتے تھے طعام تقسیم ہوتا تھا آغاز مجلس مین قرآن خوانی ہوتی تھی اور آخر کو بھی کلام مجید پڑھا جاتا حضرت وقت سماع غایت ذوق مین گریہ کرکے حضار کو بھی رولاتے اور کبھی مستی مین لبون پر کف لے آتے کبھی تبسم کرنے مین رنگ سرخ ہو جاتا بعض اوقات یک دو ساعت مجلس سے غائب ہوکر پھر ظاہر ہوتے حاضرین مجلس حلاوت سماع ذوق وجد اُٹھاتے بلکہ نعمت پاتے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ یا خواجہ سماع مجلس مین سے کیون غائب ہو جاتے ہو کہا کہ صاحب سماع کو لباس نور اسوقت بہتر پہنانا

Marfat.com
Marfat.com

اُسکی برکت سے پُر ہوکر خفا مین مستور ہوکر عالم علوی مین رونما ہوتا ہی اور خلقت جو نگاہ باطنی سے
عاری ہی اُسے نہین دیکھ سکتی اگر کوئی آگاہ دل ہو تو اُسکے مقام کو دیکھے اور اگر مین مدارج سماع
بیان کرون تو لوگ مجھکو ہلاک کرڈالین اور اکثر خود عبادت سے غافل ہو جاوین ازبسکہ میرے
مرشدان کامل نے یہ راز چھپایا ہی مین ایک شمہ ظاہر نہین کرسکتا کیونکہ بزرگون سے برعکس
نہین کرسکتا نقل ہی کہ جب آپ کے والد ماجد نے انتقال کیا اور آپ کی سجادہ نشینی ظہور مین
آئی تو سن مبارک چوبیس برس کا تھا اس خیال سے حضرت شیخ الاسلام احمد جام زندہ فیل نے
بپاس حرمت خاندان خواجہ عالی فطرت عزم مصمم کیا کہ ابھی خواجہ کمسن ہین شاید بباعث خردسالی
کوئی نقص تکمیل استحکام مدارج حسن عقیدت اہل ارادت مین رہجائے اور فتور وقوع مین
آئے اسلیے خود وہان چلکر اُس گوہر معدن کرامت کو درۃ التاج سجادہ خاندان علیہ کیجیے اور
خلایق کا مرجع عام آپکی ذات والا کو ٹھہرائیے با چند مریدان با صفا و خدام با وفا جشت سے روانہ
مقام ہرات کہ جہان مسکن خواجہ تھا ہوئے منافقین نے موقع عرض پاکر خواجہ سے کہا کہ شیخ احمد جام
آپ کے سلب اقتدارات کے لیے بہ سامان تمام آتے ہین آپ نے یہ کلمہ سنکر ایک لمحہ تامل کیا پھر
فرمایا کہ تمھارا زعم غلط ہی بلکہ شیخ ازروے محبت ہماری ازدیاد شوکت و تائید و نصرت کے واسطے
آتے ہین جب شیخ عالی مرتبت قریب آئے تو پھر کسینے خبر پہونچائی کہ شیخ مریدان کینہ کیش کے ساتھ
آپہونچے آپ بھی جائین تو بہت سامان شایان و اعیان جانفشان کے ہمراہ جائین پھر خواجہ نے
اُس غرض آمیز کلام پر التفات نہ کیا اور کچھ تھوڑے سے مریدون کے ساتھ برائے استقبال شیخ
روانہ ہوئے اُسوقت حضرت شیخ کو کسی بدکیش نے خبر دی کہ خواجہ آپ سے مقابلہ کو آتے ہین
حضرت شیخ نے جواب دیا کہ یہ امر بے اصل ہی خواجہ باکمال ہمارے استقبال کو اپنے مریدون کے
ساتھ آتے ہین یہ انبوہ ہزار دو ہزار مریدان اخلاص شعار خواجہ عالی وقار کا ہی آخر الامر خواجہ
اپنے ہزارون مریدون کے ساتھ ساحل دریاے تونکسا پر پہونچے اور اُس کنارہ پر حضرت
شیخ الاسلام با جملہ ارادتیان خوش انجام تشریف لے آئے فقط دریا حائل تھا حضرت شیخ اُسوقت شیر سوار تھے

اور ادھر خواجہ دیوار پر دیوار صبا کردار روان تھی بروقت مواجہہ طرفین خدمتیان شیخ نے
کہا کہ ہم تمھارے پاس آئین یا تم یہان آؤگے خواجہ نے کہا کہ تم مہمان دور سے آتے ہو ہم
باستقبال قریب سے آئے ہین ہم اُدھر تمھاری ملاقات کو آتے ہین پھر خواجہ باکرامت نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دریا مین مع ہمراہیان واثق الارادت کے قدم رکھا اور سب کے
ساتھ مع الخیر طرفۃ العین مین اُسطرف جا پہونچے اور شیخ عالی منزلت سے ملاقات کی شیخ نے
یہ تصرف خواجہ دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ ہمارے خیال کے خلاف اکمل الکاملین ہے
مگر شکر خدا کہ اس تقریب سے دیدار خواجہ نصیب ہوا تھوڑی دیر مخاطب مکالمت رہے پھر خواجہ
نے شیخ سے کہا کہ آپ میرے مکان پر چلیے اور خواجگان مکرم کے مزارات کی زیارت فرمایئے
شیخ نے فرمایا کہ مقصود تمھارا ملنا تھا اور زیارت خواجگان مرحوم کی اُنکی ارواح کے یمن بعض
سے ہر جا میسر ہے یہ کہکر مراجعت کی اور خواجہ مشایعت کنان ساتھ تھے تا آنکہ مکان خواجہ علی حکیم تک
پر کہ معتقد شیخ تھا شیخ فروکش ہوئے اور خواجہ بھی ہمراہ تھے دونون بزرگ تین روز
وہین مقیم رہے بزم سماع منعقد کرکے وجد و ذوق حاصل کیا اس سے پہلے وقت فروکشی کے
خادم شیخ نے عرض کی تھی کہ رخت خواب کس مقام پر لگایا جاے فرمایا کہ ابھی صبر کرو ایک
مہم درپیش ہے چنانچہ اُسکا ظہور یہ ہوا کہ اہل نفاق نے بہ طینت بد ارادہ کیا کہ شیخ کو شہید کر ڈالین
اور بہت سے لوگ تیغ و خنجر در دست وقت سماع قریب شیخ آئے شیخ نے اُنکو بیچا یا دیکھکر اسی
حالت مین نگاہ غیظ سے دیکھا سب خوف سے تھرانے لگے اور اُسی وقت خواجہ نے بھی اُن
کوتہ اندیشون پر نظر عتاب ڈالی تمام جماعت فاسد العزیمت بیہوش ہوکر گر پڑی اور جسوقت
تک کہ شیخ و خواجہ حالت لاحقہ سماع سے ہوشیار نہوئے وہ سب ناکس بیحس و حرکت پڑے رہے و
رفع بیخودی خواجہ نے حال عرضگوئی زمرہ خام فہم تمام و کمال شیخ سراپا عظمت و جلال سے کہکر
اظہار عتاب و خطاب کیا شیخ نے ماجرا سنکر بنہایت تمکین و حلم خواجہ سے کہا کہ صاحبزادے ان لوگون نے
جیسا عمل مذموم سوچا تھا اُسکی سزا کما ینبغی پائی اب انکو عفو کرنا چاہیے خواجہ نے کہا یہ لوگ آپ کے

Marfat.com
Marfat.com

خطاوار ہین جب آپ عفو کرین تو مین تقلیداً معاف کرون شیخ نے کہا کہ مین نے معاف کیا خواجہ نے کہا علے ہذا القیاس جو ہین دونون بزرگون نے یہ کلام فرمایا سب اشخاص ہوش مین آکر شیخ کے قدمون پر گرے باظہار ندامت توبہ کی بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام رہ وہان سے رخصت ہوکر جانب مقام جام روانہ ہوئے اور خواجہ عظیم الشان نے سمت چشت نہضت فرمائی وقت تفارق ہمدیگر شیخ نے کہا کہ خواجہ علوم باطنی سے سرمایہ دار ہو علوم ظاہری کا اکتساب بھی بوجہ تام کرو خواجہ نے بپاس نصیحت شیخ اسی روز سے تحصیل علوم ظاہری مین سعی بلیغ کی تھوڑے دنون مین تکمیل فرمائی اگرچہ صاحب نفحات نے یہ نقل اور طرح لکھی ہی مگر خواجہ نے اپنے ملفوظات مین اسی طرح تحریر فرمایا ہی **نقل ہی** کہ جب خواجہ ہمراہی شیخ سے جدا ہوکر راہی چشت ہوئے راہ مین ایک جانب سے یا مودود یا مودود کی صدا آپکے گوش زد ہوئی آپ اسی طرف کو سراغ جویان ہوئے قریب پہونچکر ایک شخص نابینا کو اس صدا کا قائل دیکھا آپنے فرمایا کہ ای بندۂ خدا یہ صدا کیا ہی اسنے کہا کہ مین بسبب ابتلائے بلائے رنج و تکلیف جناب باری مین مدت سے گریہ وزاری کرتا تھا ایک روز ندا آئی کہ ای شخص ایسے تو یا مودود کہ وہ ہمارا بندہ مقبول ہی فلان روز تیرے پاس پہونچکر تیری نجات ہمسے طلب کریگا تو تجھکو اس بلا سے رہائی ہوگی چنانچہ کئی روز سے یہ نام میرے ورد زبان ہی اور آج روز موعود ہی دیکھیے وہ شخص کب آئے یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ مودود میرا نام ہی تیرا کیا کام ہی بیان کر اسنے روشنی چشم کی استدعا کی آپنے دعا کرکے لعاب دہن اپنا اسکی آنکھون مین لگایا قدرت خدا سے اسی وقت بینا ہوگیا اور جملہ تکالیف سے نجات پائی **نقل ہی** کہ جب خواجہ علیہ الرحمۃ چشت مین آئے چند مقام کیے وہان سے جانب بلخ روانہ ہوئے جب قریب شہر آئے اکثر عمائد و خوانین و مشائخ وغیرہم گروہ در گروہ آپکے استقبال کو چند فرسخ آئے نہایت اعزاز و اکرام سے شہر مین لیگئے جب ایک فرقہ علماء و فضلا نے مخلوق عام کی جانب سے بحق خواجہ عالیمقام اہتمام احترام و اکرام غایت الغایت دیکھا تو نہایت حسد سے درپے الزام و اہانت خواجہ ہوئے اور اپنے متابعین ہمراہی سے یہ امر مشتہر کیا کہ خواجہ ایک درویش سادہ ہیں

Marfat.com
Marfat.com

ہم لوگ جبتک اسکے علم وفضل ظاہری وباطنی کا امتحان نہ کرلین کوئی شخص وثوق ارادت نکرے
آخر روز جمعہ مسجد جامع مین خواجہ اپنے متابعین کے ساتھ موجود ہوئے اور کئی سو عالم متبحر با چند
تلامذہ وطلبا بارادۂ امتحان مسجد مین آئے اور خواجہ سے بعد ملاقات ہزارون سوال مشکل اُنہون نے
کیے خواجہ نے بمدد غیبی جملہ سوالون کے جواب باصواب دیے اور سب علما شرمندہ ہوئے آخرالامر
در باب سماع گفتگو کی اور کہا کہ باانہمہ ماہریت علوم باطنی وظاہری سماع سے آپکو پرہیز نہین
اسکا باعث کیا ہے آپنے فرمایا کہ پہلے مشائخ عظام خاصۃً حضرت خواجہ ابراہیم ادہم باہمہ اقتدا و
اجتہاد سماع سنتے تھے ہمکو اُنکی تقلید فرض ہے پھر علمانے کہا کہ وہ تو سب کے سامنے بالاے ہوا
سبکروی کرتے تھے انکا رتبہ اُنھین کو شایان تھا آپ کہان اڑ سکتے ہین آپنے بسم اللہ کرکے
یکایک مجلس سے پرواز کی اور مثل عقاب تیز پرواز چشم زدن مین نہایت بلند ہوگئے اُسوقت
لوگون نے حیرت وعبرت سے فریاد وفغان کی آپ بپاس عجز والحاح مخلوق رفتہ رفتہ زمین
پر اُتر آئے اُسوقت دس ہزار آدمی حاضر تھے سب مرید ہوگئے مگر مدعیون نے جب بھی لا نسلّم کہکر
کہا کہ یہ کرشمہ تو اکثر جوگی لوگ کرتے ہین ہم تو جب مانین کہ یہ سنگ کلان چسپیدۂ در مسجد
یکایک اپنی جاسے اُٹھکر حلقہ مجلس مین آکر تمہاری ولایت کی گواہی دے آپنے
اُس سنگ کی طرف توجہ کی بمجرد نظر وہ پتھر ایک لغزش عظیم کرکے اپنے مقام سے
جدا ہوکر قریب خواجہ آیا اور بآواز فصیح آپکے ولایت کی گواہی دی اُسوقت جملہ
منکرین روبراہ ہوکر آپکے قدم پر گرے اور توبہ کرکے مرید ہوئے **نقل** ہے کہ حضرت
خواجہ ایکبار با چند رفیقان عقیدت شعار بلخ سے بخارا کو جاتے ہوئے ایک دریا پر
وارد ہوئے بعزم عبور دریا ملاحون سے کشتی طلب کی اُنھون نے بسبب عبور کرانے
ایک کاروان کے کشتی لانے مین توقف کیا حضرت نے بعد انتظار بسیار اپنے ہمراہیون
کو مجتمع کرکے بسم اللہ کی اور دریا مین اُترکے طرفۃ العین مین عبور کیا آپ اسپ
بادرفتار پر اور دیگر ہمراہی پیادہ سطح آب پر سے مثل زمین ہموار گذار کرتے چلے گئے

Marfat.com
Marfat.com

اہل کشتی جو دریا مین اور اکثر ساحل والے ساحل پر یہ واقعہ حیرت خیز دیکھکر متعجب تھے بعد عبور دریا جملہ موجودین واقعہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے الحاصل وہان سے حضرت بعافیت تمام بخارا مین تشریف لاکر باکتساب علم فقہ شیخ نجم الدین عمر کے شاگرد ہوئے اُستاد کو آپ کی ذہانت صوری و فطانت معنوی سے بیش بیش شفقت ہوئی اور آپنے ایک تلمیذ ارشد ملک الجن کے ساتھ آپ کو ہمسبق کیا اور ملک الجن کو بباعث اتحاد ہمکتبی ہمدرسی خواجہ سے بہت انس پیدا ہوا اور ایسا عہد قویم محبت باہمد گر مستحکم ہوا کہ آپ کی اولاد کو نسلاً بعد نسل اولاد جنات مانتی رہی اور کبھی کچھ ضرر کسیکو نہین پہونچا بعد اُسکے علمائے بخارا نے اُنسے مناظرہ کیا اور آپنے بدلائل ساطع و براہین قاطع اُن سبکو ملزم کرکے اپنا مرید و معتقد کیا نقل ہی کہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی ناقل ہین کہ میرے سامنے بایام عاشورا درحالیکہ محفل خواجہ مین سر رشتہ سخن من قبیل معرفت تاب پذیر تھا ایک جوان زاہد وضع خرقہ دربر و سجادہ بدوش وارد بزم ہوکر ایک گوشہ مین خاموش ہو بیٹھا جب خواجہ روشنضمیر نے اوسپر نظر ڈالی تو فرمایا کہ ای شخص تو جو دریافت کرتا ہی بیان کر جوان نے آگے بڑھکے عرض کی کہ اس حدیث شریف اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کا کیا مطلب ہی اور اسمین راز کیا ہی اُسوقت خواجہ نے فرمایا کہ مدعا اس سے یہ ہی کہ تو زنار توڑکر مسلمان ہو اور وحدانیت خدا پر اقرار کر اُسنے کہا کہ یا خواجہ مجھے زنار سے کیا علاقہ مین مسلمان ہون اُسوقت خواجہ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اُسنے خرقہ جوان کے بدن سے کھینچ لیا دیکھا تو وہ جوان نامسلمان زنار بند تھا پھر جوان نادم ہوکر روتا ہوا خواجہ کے قدمون پر گرا اور صدق دل سے اسلام لایا نقل ہی کہ حضرت کے گیارہ خلیفہ نامی ہوئے ہین ہر چند کہ آپ کے خلیفہ بیت المقدس سے چشت تک ہزارون تھے لیکن یہ گیارہ بہت صاحب عظمت تھے اول صاحبزادۂ والا آپکے ابی احمد دوسرے خواجہ حاجی شریف زندنی تیسرے شیخ ابو نصر چوتھے زاہد پانچوین شیخ حسن چھٹے خواجہ شہر نوی

ساتوین شیخ عثمان رومی آٹھوین شیخ احمد مدرون نوین خواجہ محمد ہشام دسوین خواجہ آموز
مالی گیارھوین شاہ جہان کہ ملقب بہ شاہ سبحان تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی
قبل رحلت کے آپنے فرمایا کہ اب ہماری تیاری ہی چنانچہ ایک روز دروازے کی سمت
تکنا شروع کیا جسطرح کوئی کسیکا منتظر ہوتا ہی اسوقت ایک شخص بلباس نورانی
پیدا ہوا اور خواجہ کو سلام کیا اور روبرو آکر ایک پارہ حریر کا دیا کہ اسمین کچھ لکھا ہوا تھا
آپنے اُسکو پڑھا اور سر پر رکھا اور رحلت فرمائی عالم مین شور و غوغا ہوا اور اطراف
و جوانب سے آدمی جمع ہوئے اور تجہیز و تکفین کرکے نعش کو واسطے نماز کے رکھا کہ
ایک آواز مہیب غیب سے آئی یہانتک کہ لوگ دور ہو گئے اور رجال الغیب نے
اول نماز پڑھی پھر جوق جوق جنات آتے گئے اور نماز پڑھتے گئے اور اکثر جنات آپکے
مرید تھے انھون نے بھی نماز ادا کی پھر مریدان خاص اور مردمان نے نماز پڑھی
پھر غیب سے آواز آئی اور لوگ دور ہٹ گئے تھوڑی دیر مین نعش مبارک آپکی
زمین سے بالا ہوئی اور قبر کی جانب چلی تمام آدمی اُسکے پیچھے ہوئے یہان تک
کہ متصل قبر کے پہونچی اور جس جگہ قبر کھودی تھی اُسمین بلاوساطت انسان کے
آرام گزین ہوئی آدمیون نے قبر درست کرکے مدفون کیا اور آپ سجدہ گاہ عالم
و عالمیان کے ہوئے اور قیامت تک رہینگے اس حال کو دیکھکر ہزارون کافر مسلمان ہوئے
اور یہ واقعہ غرہ ماہ رجب ۳۲۰؁ھ ہجری مین واقع ہوا تاریخ رحلت اُس امام بہشت کی آن محبوب
اولیا بود ہی رضی اللہ تعالے عنہ - ہرچند کہ خلیفہ آپکے حد شمار سے زائد تھے لیکن ان
سب مین گیارہ خلیفہ جنکا ذکر اُوپر گذرا صاحب مناصب عالیہ ہوئے اور ایک سلسلۂ چشتیہ جاری ہوا
اور ان سب مین حاجی شریف بڑا بزرگ تھے اور حضرت کے جانشین تھے چنانچہ احوال انکا مذکور ہوتا ہی

بیان حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہ

احوال صدق مقال اُس بادشاہ فلک حقیقت اور شاہنشاہ اقلیم معرفت ہمہ

Marfat.com
Marfat.com

علماے جہان زبدۂ صلحاے دوران متقی کامل عابد و عامل واندۂ علم غیب ستار عیب ولی کامل روشن دل شمع انجمن تمیز حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہٗ العزیز کا ہی کہ حال عجیب اور آثار غریب مکاشفات جلیہ اور مشاہدات علیہ رکھتے تھے اور زمرۂ اولیاے کرام مین عدیم المثال اور صاحب حال کمال تھے اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا اور عمر حضرت کی یکصد و بست سال کی ہوئی اور چودھوین سال سے کبھی وضو آپ کا سواے متوضل کے شکست نہین ہوا اور تمام عمر پارچہ پیوندشدہ کے سوا کبھی نہین پہنا اور ہمیشہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتے تھے اور جب فاقہ ہوتا تو سو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے اور فرماتے کہ فقر و فاقہ طریق انبیا اور اولیا کا ہی اگر فقر و فاقہ سے ملال ہو تو روز قیامت کو اُس گروہ سے خجالت ہوگی نقل ہی کہ جب کوئی محتاج یا فقیر آپ کے پاس آتا تو آپ نہایت تعظیم و تکریم کرتے اور از بس خاطر داری سے پیش آتے اور اگر کوئی دنیا دار آتا تو اُسکی جانب متوجہ بھی نہ ہوتے اور نہ کسی اہل دنیا کے یہان جاتے اور فرماتے کہ فقرا کا غلام ہون اگر مجکو فروخت کردین تو عذر نکرون نقل ہی کہ آپ چالیس برس تک جنگل و بیابان مین رہے اور آدمیون سے نفرت کرتے اور اکثر گوشہ نشینی کو دوست رکھتے اور اگر اشتہا غالب ہوتی بعد چار یا پانچ روز کے میوۂ صحرائی یا برگ درختان دشت تناول فرماتے اور کبھی ساگ بے نمک پکاتے پس خوردہ آپ کا جو کوئی کھالیتا فوراً مجذوب ہوتا اور جسپر آپ کی نگاہ پڑتی وہ ولی کامل ہوجاتا اکثر درویش اس زمانہ کے آپ کی خدمت کرتے اور آپ اکثر راگ سنا کرتے اور وجد مین بیہوش ہوجاتے اور گریہ وزاری کرتے جہان تک آپ کے رونے کی آواز جاتی وہان تک لوگ بیخود ہوجاتے اور نماز مین بھی استغراق بدرجہ کمال ہوتا اور آپ کا قول ہی کہ جو کوئی مجلس مین ذکر خداوند جل و علا نکرے خام ہی عاشق وہ ہی کہ محبوب کا ذکر سنکر بیخود ہوجاوے ورنہ عاشق نہین ہی نقل ہی کہ جسوقت آپ حضرت

Marfat.com
Marfat.com

مودود چشتی کی خدمت مین حاضر ہوئے تو خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے حاجی تو
نیک بخت ہی مین نے خدائے عزوجل سے اپنا جانشین چاہا تھا پس تجھکو اللہ تعالے نے
بھیجا اب تو خلق کو ہدایت وارشاد سے فیض پہونچا اور جو کوئی تیرا مرید ہوگا اہل نعمت ہوگا
اب عزلت نشینی اختیار کر بموجب ارشاد خواجہ والا نہاد کے حاجی صاحب نے عزلت
قبول کی اور خواجہ صاحب نے کمال شفقت فرمائی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے
سینہ بسینہ چلا آیا تھا آپ کو عنایت کیا اُسی وقت علم لدنی منکشف ہوگیا اور علم دینی
یاد ہوا اور خواجہ صاحب نے گلیم اپنی عنایت کی اور خلافت دی اور کہا کہ الٰہی حاجی شریف
درویش کو کہ ہمیشہ تیری یاد مین رہتا ہی قبول کر آواز آئی کہ حاجی ہمارا دوست ہی اور ہم
اُس سے راضی ہین اور اُسکو یہ خرقہ مبارک ہو اور پہنے اُسکو قبول کیا نقل ہی کہ آپ
راگ بہت سنا کرتے بلکہ راگ پر عاشق تھے اور اکثر آپ کی مجلس مین عالم اور صالح لوگ
حاضر ہوتے اور جو کوئی راگ سنتا فوراً تارک الدنیا ہو جاتا نقل ہی کہ اُس شہر مین ایک
فقیر سات دختر رکھتا تھا کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ گئی تھین اور فقر فاقے سے تنگ تھا
اور قوت ایک روز کا نہ رکھتا تھا ایک روز حاجی صاحب کی خدمت مین آیا اور حال
التماس کیا حاجی صاحب نے فرمایا کہ اے درویش گو آج تو رنج اُٹھاتا ہی کل عیش و آرام
سے بیٹھے گا اور تو کل صبح ہی ہمارے پاس آ فقیر وہان سے رخصت ہوا اثنا راہ مین
ایک ترسا سے ملاقات ہوئی اُسنے دریافت کیا کہ اے درویش تیرا کیا حال ہی درویش نے
کہا کہ سات دختر بالغہ رکھتا ہون اُنکی فکر سے ملول ہون آج خواجہ شریف کے
پاس شکایت لیگیا تھا اُنھون نے فرمایا کہ کل ہمارے پاس آ دیکھیے کل کیا ظہور مین
آوے ترسا نے کہا کہ حاجی شریف مرد مفلس ہی اُسکے پاس کچھ نہوگا اسواسطے دو پہر روز کا ہتا
کر دیا اب تو اُنکے پاس جا اور یہ کہہ اگر آپ کو کچھ دینا ہی تو سات برس تک فلان ترسا کی خدمت
کیجیے وہ سات ہزار دینار دینے کا وعدہ کرتا ہی درویش نے آکے آپ سے بیان کیا آپ اُسی وقت درویش کے

Marfat.com
Marfat.com

ہمراہ ہوئے اور اُس ترسا کے پاس گئے ترسا نے کہا کہ جو کچھ آپ سے اس درویش نے کہا ہے وہ مجھکو
منظور ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی منظور ہے اُسی وقت روبرو قاضی شہر کے تحریر کر دی
گئی بالعوض سات ہزار دینار کے سات برس تک اسکی خدمت کرونگا اور اُس سے سات ہزار دینار
لیکر درویش کو عنایت کر دیے اور ترسا سے فرمایا کہ جو خدمت میرے سپرد کرتا ہے کر دے کہ مین
اسکا انجام دون ترسا نے کہا کہ شکوبانی کیا کرو یہی خدمت سات برس تک مقرر کی
آپ نے قبول کیا یہ خبر خلیفہ شہر کو پہونچی اُسنے اُسی وقت چودہ ہزار دینار آپ کی خدمت مین بھیجے
اور کہلا بھیجا کہ سات ہزار دینار ترسا کو دیکر مخلصی حاصل کیجیے اور باقی خرچ خادمان مین
صرف فرمایئے جسوقت وہ زر آپکے پاس آیا آپنے کل دینار اُسی وقت فقرا و مساکین کو ایثار
کر دیے ترسا نے عرض کیا کہ آپنے یہ زر جو فقرا کو تقسیم کیا اسمین سے میرے دینار مجھکو دیکر رہائی
کیون نہ پائی کہ اس محنت مین گرفتار رہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے ترسا تو اس راز سے
خبردار نہین ہے جو کچھ اس محنت و مشقت مین لطف ہے وہ دنیا کی راحت مین نہین ہے خداوند
جل شانہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتا ہے پس جس سے وہ راضی ہو وہ بات بہتر ہے اور جس
کسی سے وہ راضی ہوتا ہے وہ اسکو مصیبت مین مبتلا رکھتا ہے اور جس سے ناراض ہوتا ہے
اسکو راحت عنایت کرتا ہے ترسا نے جو یہ حال حضرت کا دیکھا دل اُسکا نرم ہوا اور کہا
کہ اے خواجہ مین نے اپنی خوشی سے تجھکو آزاد کیا حضرت نے فرمایا کہ اے ترسا جو تو نے مجھکو دل سے
آزاد کیا اللہ تعالے تجھکو آتش دوزخ سے آزاد کریگا ترسا نے جسوقت یہ کلمہ آپ کی زبان
مبارک سے سُنا فوراً کلمہ طیبہ بصدق دل پڑھا اور مسلمان ہوا اور حضرت کی خدمت مین رہا تھوڑے
عرصہ مین ولی کامل ہوا نقل ہے کہ ایک شخص کچھ زر نقد واسطے نذر کے آپ کی خدمت مین
لایا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے شخص تجھکو فقیرون سے عداوت کس واسطے ہے کہ جو دشمن خدا
اور پیغمبر کا ہے وہ زر فقرا کے سامنے لایا ذرا آنکھ کھول اور صحرا کی طرف دیکھ وہ شخص حیران ہوا
اور جونہی جانب صحرا نظر کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دریا زر سرخ و سپید کا روان ہے فوراً

Marfat.com
Marfat.com

دیکھکر قدمون پر گرا حضرت نے ارشاد کیا کہ جس کسی کے خزانہ غیب تصرف مین ہو اُسکو حاجت
دوسرے کی نذر پر کیون ہو نقل ہی کہ جب سلطان سنجری نے وفات پائی تو ایک
شخص نے اُسکو خواب مین دیکھا اور دریافت کیا کہ تجھسے کیا معاملہ درپیش آیا سلطان نے
کہا کہ جسوقت فرشتے بموجب حکم کے مجکو طرف دوزخ کے لیجانے لگے تو خداوند جل و علا نے
فرمایا کہ اسکو دوزخ مین مت لیجاؤ کہ ایکدن جامع مسجد دمشق مین اُسنے خواجہ حاجی شریف
کی قدمبوسی حاصل کی تھی اُسکی برکت سے آج عذاب دوزخ سے اسکو نجات دیگئی اور
بخشا اسکو نقل ہی کہ اس بادشاہ عالم قدس نے دسوین ماہ رجب المرجب کو اس دار فنا سے
طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور مرقد منور آپکا شہر قنوج مین کنارے دریا کے
جانب شمال کو واقع ہی انا للہ وانا الیہ راجعون اگرچہ تشریف لانا آپکا ہندوستان مین
کسی کتاب سے ثابت نہین مگر نواح قنوج مین شہرت تمام رکھتا ہی واللہ اعلم بالصواب
عمر حضرت کی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور سنہ ۱۲ مین آپنے انتقال فرمایا اور تاریخ رحلت
حاجی شریف ہی

بیان حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ

کنیت حضرت کی ابی النور تھی علوم شریعت و حقیقت مین امام عصر اور مقتدائے دوران تھے
اور صاحب اسرار غیب اور کرامات تھے اور سلطان الاقطاب تھے کہ اکثر ابدال اور اوتاد
آپسے فیضیاب تھے خرقہ فقر وارادت کا حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ
سرہ السامی سے حاصل کیا تھا اور موضع ہارون کہ علاقہ نیشاپور سے ہی آپکا مسکن تھا
ستر برس ریاضت کی تھی اور اس مدت مین آب و طعام سیر ہوکر نہ کھایا تھا اور شب کو
بیدار رہتے تھے اور کبھی دعا آپکی خلاف نہ گئی اور حافظ قرآن شریف تھے ہر روز
ایک کلام اللہ ختم کرتے تھے اور راگ سے بہت ذوق رکھتے تھے نقل ہی کہ جسوقت
حضرت حاجی شریف نے کلاہ چار ترکی اور خرقہ خلافت عنایت کیا تو فرمایا کہ ای عثمان

Marfat.com
Marfat.com

کلاہ چارترکی سے مراد چہار ترک ہے اول ترک دنیا دوسرے ترک عقبے تیسرے ترک خور و خواب
مگر قدرے برائے سد رمق کہ ضروریات سے ہے چہارم ترک خواہش نفس کہ جو کچھ نفس چاہے
وہ نہ کرے جو کوئی کہ یہ چار چیز ترک کرے اُسکو کلاہ چارترکی سزاوار ہے نقل ہے کہ جب
آپ کو مرشد نے خرقہ عنایت کیا تو آپ بموجب ارشاد کے سیاحت کو تشریف لیگئے ایک روز
ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان آتش پرست رہتے تھے اور ایک آتش کدہ روشن تھا اُسکی پرستش
کرتے تھے جب آپ نے اُسکے قریب قیام کیا تو خادم سے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی آگ لاؤ
کہ نان پختہ کرین خادم آگ لینے کے واسطے اُس آتش کدہ پر گیا آتش پرستون نے کہا کہ
یہ آگ ہم نہ دینگے ہرچند خادم نے تکرار کی مگر اُنھون نے نہ مانا آخر خادم نے حضرت سے آکر
عرض کیا آپ خود تشریف لیگئے اور اُنسے آتش طلب کی اُن لوگون نے مثل سابق کے انکار
کیا حضرت نے فرمایا کہ تم کسواسطے انکار کرتے ہو آتش پرستون نے جواب دیا کہ یہ ہمارا
معبود ہے آپنے فرمایا کہ یہ معبود نہین بلکہ معبود نے اسکو پیدا کیا ہے تم لوگ غافل ہو اگر آتش
پرستی سے توبہ کروگے تو قیامت مین آتش دوزخ سے نجات پاؤگے اُنھون نے کہا کہ اگر
تم اس آتشکدہ مین کودو اور آگ اثر نہ کرے تو ہمکو یقین ہو کہ تم سچے ہو آپنے اُسی وقت
دوگانہ نماز پڑھکر ایک آتش پرست کی گود مین سے ایک طفل کو لیکر آگ مین ڈالدیا چار
گھڑی تک وہ لڑکا آگ مین پڑا رہا اور ایک بال تک نہین جلا اور پھر آپ بھی درمیان
آتش تشریف لیگئے تمام آگ اُس خلیل خدا پر گلزار ہوگئی تمام مجوس یہ کرامت حضرت
کی دیکھکر حیران ہوئے اور سب نے اسلام قبول کیا اور آپنے سردار مجوس کا نام عبداللہ
اور اُس طفل کا نام ابراہیم رکھا اور صدہا مجوس مشرف باسلام ہوئے نقل ہے کہ
خلیفۂ وقت نے آپ سے عداوت شروع کی اور حکم دیا کہ کوئی مجلس سماع خواجہ مین نہ جاوے
اور جو کوئی راگ سنے اُسکو دار پر کھینچو اور قوالون کی نسبت بھی یہ حکم دیا اور خواجہ صاحب
کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ خواجہ کو امتناع سماع کرے وہ شخص روبرو خواجہ کے آیا

Marfat.com
Marfat.com

اور پیغام خلیفہ پہونچایا اور یہ بھی کہا کہ حضرت جنید بغدادی نے سماع سے توبہ کی تھی پھر تم
کسطرح راگ سنتے ہو آپنے جواب دیا کہ خلیفہ سماع کے اسرار سے واقف نہین ہے وہ کیا جانے
اور ہم نے تو خدا سے راگ طلب کرکے اپنے اوپر مباح کیا ہے اور التجا کی ہے کہ پیچھے اولاد اور پیروان
ہمارے راگ سے لطف اٹھائین اُس شخص نے جواب حضرت کا خلیفہ کو پہونچایا خلیفہ نے
دوسرے دن کل علما کو جمع کیا اور حضرت کو طلب کیا آپ بھی تشریف لیگئے جسوقت مجلس
بادشاہ مین داخل ہوئے خلیفہ عقب پردہ کے بیٹھ گیا اور جسقدر علما وہان موجود تھے سبکے
اندام پر لرزہ آگیا اور آپ کی صورت دیکھتے ہی سبکے سینہ کا علم محو ہوگیا اور ابجد تک کسیکو یاد
نہین رہی ہر چند خلیفہ علما کو ترغیب بحث کی دیتا تھا وہ خاموش تھے یہانتک کہ سب نے
اپنی خطا کا اعتراف کیا اور آپ کے قدم پر سر ڈالے اور عفو قصور چاہا آپنے ارشاد کیا کہ ابھی
نادانو تم قدر سماع کی کیا جانو یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے اور شیخ جنید نے جو کمال مشکل
دیکھا اُس سے دل اٹھالیا اور ترک کیا اور ہم کو ترک کرنا جنید کا حجت نہین ہو سکتی
پیران عظام نے راگ کو دل سے دوست رکھا ہی اور خواجہ شبلی کہ مرید حضرت جنید
کے تھے جب مجلس خواجہ ابی یوسف مین آتے تو راگ سنتے اور تعجب حاصل کرتے اور
فضیل برمکی نے ایک روز اعتراض حضرت ابو احمد پر کیا تھا اسی وقت سزا کو پہونچا اور
پشیمان ہوا تم بھی اگر مناقشہ رکھتے ہو تو دلیل خاندان چشتیہ کی ظاہر کرون سب نے
عاجزی کی اور توبہ کی اور کہا کہ حضرت اس سے زیادہ اور کیا برہان ہوگی کہ جو کچھ ہم
لوگون نے دیکھا اب ہم پر رحم فرمائیے حضرت کو رحم آیا اور ایک نگاہ لطف سے انکی
طرف دیکھا سبکو علم اپنا یاد آگیا اور مرید ہوئے اور چند عرصہ مین رتبہ ولایت کو پہونچے
اور راگ سب نے سننا اختیار کیا حضرت وہان سے اٹھکر دولت خانہ کو تشریف لیگئے
اور آٹھ روز تک متواتر راگ سنا اور پھر کسی نے اعتراض نہین کیا نقل ہے کہ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی سنجری اور خواجہ عثمانی دجلہ کے کنارے پر بیٹھے تھے اور کشتی موجود نہ تھی

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے خواجہ معین الدین سے فرمایا کہ آنکھین بند کر جسوقت آنکھین بند کین تو پھر کھولنے کا حکم دیا جب آنکھین کھولین تو دونون صاحب جلہ کے دوسرے کنارے پر موجود تھے نقل ہی کہ خواجہ معین الدین نے فرمایا کہ ایک روز ایک شخص خدمت مین حضرت کی حاضر ہوا نہایت پریشان اور متفکر تھا حضرت نے استفسار فرمایا کہ کیا حال ہی اُس شخص نے عرض کیا کہ چالیس برس سے میرا فرزند غائب ہی کچھہ خبر نہین کہ زندہ ہی یا مرگیا اب مین امیدوار ہون کہ میرے فرزند کو مجھسے ملادیجیے آپنے سب حاضرین مجلس سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھو سب نے فاتحہ پڑھنی شروع کی اور آپ مراقبہ مین تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھولین اور پھر حکم فاتحہ کا حاضرین کو دیا اور پھر مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھولکر ارشاد کیا کہ جا تیرا فرزند تیرے مکان پر آگیا وہ شخص اپنے مکان کو دوڑا گیا دیکھا تو اُسکا فرزند گھر مین موجود ہی اُس سے ملاقات کر کے بہت محظوظ ہوا اور اُسی وقت اُسکو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خواجہ نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ تو کہان تھا اور کیونکر آیا اپنا حال بیان کر اُسنے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک جزیرہ مین قوم یہود کا قیدی تھا آج ایک ولی اللہ آپ کی صورت مجکو وہان نظر آیا اُسنے میری زنجیر کو ہاتھہ لگایا وہ زنجیر فوراً ٹوٹ گئی پھر مجھسے کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھہ مین حکم بجالایا تھوڑی دیر مین اپنے کو قریب اس شہر کے پایا وہان سے مکان پر آیا اور والدین سے ملا حضرت نے کہا کہ جاؤ وہ دونون مرید ہوئے اور بہت شکریہ حضرت کا ادا کیا تمام حاضرین اس کرامت کو دیکھہ کر متحیر ہوئے نقل ہی کہ ایک روز شتر نفر کافر متفق ہوکر واسطے امتحان کے حضرت کے پاس آئے اور ہر ایک نے اپنے دل مین قسم طعام اور فواکہ سے قرار دیا کہ اگر یہ شی خواجہ ہمکو کھلاوے تو ہم جانین کہ آج خواجہ کے برابر کوئی روے زمین پر بزرگ نہین ہی جسوقت سب جاکر بیٹھے آپ نے کہا کہ آؤ فرزند آدم اور خادم سے ارشاد کیا کہ انکے ہاتھہ دھلاؤ خادم نے سبکے ہاتھہ دھلائے

Marfat.com
Marfat.com

حضرت نے بسم اللہ کہکر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا قسم قسم طعام سے آپکے ہاتھ مین آیا آپ نے
اُنکے سامنے رکھنا شروع کیا اور جو چیز جسکے مرغوب تھی وہی اُنکے سامنے رکھی اُن کافرون نے
وہ کھانا کھایا اور یہ کرامت دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے خواجہ آج تمھارے برابر
کوئی عالم مین نہین ہی اگر ہم لوگ ایمان لاوین اور مسلمان ہون تو یہ بزرگی ہمکو حاصل ہوسکتی ہی
یا نہین آپنے فرمایا کہ مین بیچارہ کیا ہون اگر خداوند کریم مہربانی فرماوے تو مجھسے ہزار
درجہ بہتر ہوسکتے ہو سب نے اسلام قبول کیا اور عرش سے لیکر فرش تک اُنکو روشن ہوگیا
اور چند عرصہ مین درجہ ولایت کو پہونچے اور آپ کی خدمت مین رہے نقل ہی حضرت
خواجہ معین الدین حسن سنجری سے کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا مریدان حضرت پیر و مرشد سے
اُسکا انتقال ہوگیا جسوقت اُسکو قبر مین رکھا تب سب آدمی تو دفن کرکے چلے آئے اور مین
کچھ تھوڑی دیر اُسکی قبر پر ٹھہرا رہا تھوڑی دیر مین عذاب کے فرشتہ آئے اور ساتھ اُسکے
حضرت پیر و مرشد بھی تشریف لائے اور فرشتون سے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہی اسکو عذاب نکرو
فرشتہ چلے گئے اور پھر وہ فرشتہ آئے اور خواجہ علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ خداوند تعالےٰ
نے فرمایا ہی کہ یہ مرید آپ کا آپسے برخلاف تھا اسواسطے عذاب کا حکم ہی خواجہ نے فرمایا
کہ ہرچند میرے برخلاف تھا لیکن میرے ہاتھ مین ہاتھ دیا تھا اسکا لحاظ ضرور ہی اُسی وقت
حکم جل و علا ہوا کہ فرشتہ عذاب چلے آوین اور اس بندہ سے متعرض نہون اسکو ہمنے
خواجہ کے سبب سے بخشا الٰہی اس بندۂ کمترین کو بھی بطفیل خواجہ عثمان قدس سرہٗ کے بخش
اور جملہ مریدان اس خاندان کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے نجات دے آمین ثم آمین
نقل ہی کہ آپکے چار خلیفہ تھے ایک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی دوسرے
شیخ نجم الدین صغرا تیسرے شیخ سعدی لنگوہی چوتھے شیخ محمد ترک رحمتہ اللہ علیہم اور عمر
حضرت کی اکیانوے سال کی تھی اور پانچوین ماہ شوال سنہ [illegible] کو اس دار فنا سے طرف
ملک بقا کے حضرت نے رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ وصال حضرت کی ہو واصل عاشق واحد

Marfat.com
Marfat.com

بیان حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والدین حسن سنجری قدس سرہٗ

آفتاب عالمتاب فقر وافتخار پادشاہ ولایت کرامت واسرار ہای الوہی کاشف رموز خفی وجلی نونہال باغ مصطفوی نور دیدۂ انوار مرتضوی سرحلقۂ خاندان چشتیہ مالک حوران بہشتیہ امام طریقت ہادی شریعت اوصاف اُس محبوب آلہی کے آفتاب کی طرح روشن ہین حاجت اظہار نہین کون ہی جو خبردار نہین نور اسلام ہندوستان مین حضرت کے نفس نفیس سے تابان ہی خرقہ فقر وارادت کا حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے حاصل کیا ریاضت اور عبادت مین عمر بسر کی نماز عشا ہمیشہ صبح کے وضو سے پڑھی ستر برس تک کبھی وضو آپ کا سواے متوضا کے نگیا اور جسپر نظر فیض اثر پڑی فوراً رتبۂ ولایت کو پہونچا سات روز کے بعد روزہ افطار فرماتے اور پانچ مثقال نان خشک کو پانی مین ترکرکے کھایا کرتے اور جامہ پیوند لگا پہنتے وطن آپ کا سنجرستان تھا اور نسب حضرت کا بارہ پشت تک ساتھ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پہونچتا تھا اس طریق سے کہ خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسی کاظم بن امام جعفر بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید کونین حضرت امام حسین بن علی المرتضے رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین آپکے والد نے بیچ اصفہان کے نشو ونما پایا اور عراق مین وفات پائی اور آپ کی والدۂ ماجدہ خاص الملکہ نام نے بھی وفات پائی گیارہ برس کی عمر مین آپ یتیم اور بیکس ہوگئے ترکہ باپ کا تین فرزندون مین تقسیم ہوا ایک قطعہ باغ کا خواجہ صاحب کے حصہ مین آیا ایک روز آپ اُس باغ مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک مجذوب ابراہیم قلندر نام اُس باغ مین آیا خواجہ نے اُسکی خاطر کی اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور خوشہ انگور کے اُسکے سامنے رکھے مجذوب نے دو انگور کھائے اور اپنی بغل سے ایک کنجارہ نکالا اور اُسکو مُنہ مین چبایا اور پھر نکالکر خواجہ صاحب کے منہ مین دیا جب ہم خواجہ صاحب کے حلق سے نیچے اُترا انوار آلہی سے

دل مین جلوہ کیا اور ایک عجیب کیفیت ہوئی اور دنیا اور سامان دنیا کی طرف سے دل
سرد ہو گیا اور اُسی دم باغ وغیرہ کو فروخت کیا اور مستحقون کو تقسیم کر دیا اور طلب خدا مین
سفر اختیار کیا پہلے سمرقند کو تشریف لیگئے اور وہان جاکر علوم ظاہری تحصیل کیا اور
قرآن شریف حفظ کیا اور بعد فراغت تحصیل علوم کے جانب عراق عنان عزیمت
منعطف کی اور قصبہ ہارون مین کہ نواحی نیشاپور سے ہے پہونچکر خواجہ عثمان ہارونی
کی خدمت مین گئے اور مرید ہوئے اور سالہا سال خدمت مین رہے اور ہر طرح کی
خدمت بجالائے اور کار باطن کی تکمیل کرتے رہے آخر خرقۂ خلافت پایا بعد اُسکے بغداد کو
تشریف لے گئے اور اثنار راہ مین قصبۂ سنجان پڑتا ہے وہان حضرت نجم الدین کبریٰ سے
اُنسے ملاقات کی اور وہان سے کوہ جودی پر گئے اور وہان حضرت غوث الثقلین
قطب دارین محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی
خدمت سے مشرف ہوئے اور ہمرکاب حضرت کے جیلان کو تشریف لیگئے اور وہان سے
بغداد کو گئے اور چند مدت وہان رہکے مستفیض ہوئے اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین
سہروردی سے بھی نعمت حاصل کی اور پھر خدمت مین محبوب سبحانی شیخ اوحد الدین
کرمانی کے مشرف ہوئے اور خرقہ خلافت کا حاصل کیا پھر وہان سے ہمدان گئے اور
علم و فیض باطن کا یوسف ہمدانی سے حاصل کیا پھر تبریز گئے اور شیخ ابو سعید سے
فیض لیا اسی طرح شیخ محمود اصفہانی اور شیخ ابو سعید ابو الخیر اور ناصر الدین اور شیخ
ابو الحسن خرقانی اور شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی صحبت سے رموز عرفان
اور نعمت فراوان حاصل کی اور حضرت عثمان ہارونی نے ایک روز مجلس خاص می
کہ اکثر اُس وقت مشائخ موجود تھے خواجہ صاحب کو طلب کیا اور فرمایا کہ اے معین الد
وضو کر اور دوگانہ نماز کا ادا کر حضرت فوراً تعمیل حکم پیر و مرشد کی کرکے قبلہ رو ب
اور بموجب حکم کے اول سورۂ بقر پڑھا پھر اکیس بار درود شریف پڑھا پھر حضر

Marfat.com
Marfat.com

عثمان قدس سرہ الرحمان نے خواجہ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای معین الدین
تجکو مین نے خدای عز وجل تک پہونچایا اور مقبول درگاہ کبریا کا کیا اور تمام بال سرکے تراشے
اور کلاہ چارترکی سر پر رکھی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بہ سینہ چلا آتا تھا بتلایا
اور کملی عنایت کی اور فرمایا کہ ایکہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ جب پڑھ چکے تو ارشاد کیا
کہ اوپر سر اٹھاکر دیکھ خواجہ صاحب نے جب سر اٹھایا تو عرش سے تحت الثری تک
نظر آیا پھر فرمایا کہ ایکہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ پھر پڑھا اور سر بالا کیا ہژدہ ہزار عالم
منکشف ہو گئے پھر فرمایا کہ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھکر دیکھ جب حضرت نے دیکھا
تو حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے دریافت کیا کہ اب کیا نظر آتا ہے خواجہ صاحب نے عرض کیا
کہ حجاب عظمت دیکھتا ہون فرمایا کہ ای معین الدین تو اپنے مقصد کو پہونچا شکر کر اور
ایک خشت سامنے پڑی تھی کہا اسکو اٹھا خواجہ صاحب نے وہ خشت اٹھائی تو زر سرخ کی
تھی کہا اسکو محتاج و مساکین پر تقسیم کردے آپنے اسی وقت تقسیم کر دی اور بیس
برس تک آپ پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اور جب اتفاق سفر کا ہوتا تو جامہ وغیرہ
سامان سر پر رکھ کر ہمراہ جاتے یہان تک خدمت کی کہ مقبول خداوند جل شانہ ہوئے
ع ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد نقل ہے کہ ایک مرتبہ دونون بزرگوار کعبہ معظمہ کو تشریف
لے گئے اور حضرت عثمان نے نیچے ناودان کعبہ کے کھڑے ہو کر خواجہ صاحب کے
حق مین دعا کی غیب سے ایک آواز آئی کہ معین الدین دوست ہمارا ہے اور ہمنے
اسکو قبول کیا اور پھر روضۂ منورہ حضرت سرور کائنات صلعم پر تشریف لے گئے
وہان خواجہ صاحب نے جسوقت سلام کیا تو روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ علیکم السلام
یا قطب المشائخ اور پھر وہان سے بغداد گئے اور پیر و مرشد نے حضرت کو رخصت دی
اور وہ ہارون کو گئے اور خواجہ صاحب نے بغداد مین اعتکاف کیا اور پھر سفر کا ارادہ کیا
اور اولیاے کرام سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے نعمت حاصل کی نقل ہے کہ جسوقت خواجہ صاحب نے

Marfat.com
Marfat.com

نعمت اپنے پیر سے پائی تو حضرت عثمان ہارونی نے کہا کہ معین الدین محبوب الٰہی ہے اور مجکو
اُسکے مریدان سے فخر ہے اور ایک ایک مرید اُسکا اولیاے کامل سے ہوگا اور آتش دوزخ
انپر اثر نکریگی خواجہ صاحب کو راگ سے کمال ذوق تھا اور آپ کبھی بغیر راگ کے نرہتے
اور کوئی اعتراض آپ پر نکرتا تھا اور اکثر علماے متبحر اور مشائخ کبار آپکی بزم سماع
مین حاضر ہوتے اور جو ایک مرتبہ راگ سنتا صاحب ذوق ہوتا اور جسقدر اس زمانہ مین
ولی اللہ تھے سب آپ کو پیشوا جانتے تھے اور فرمان پذیر تھے نقل ہے کہ ایک روز آپ
طواف کعبہ کر رہے تھے کہ آواز آئی ای معین الدین ہم تجھسے خوشنود ہین اور تجھکو قبول کیا ہمنے
جو کچھ تیری خواہش ہو بیان کر ہم عنایت کرینگے خواجہ صاحب نے عرض کی کہ الٰہی مریدان
مرید معین الدین کو کہ قیامت تک اس سلسلہ مین ہون بخش دے آواز آئی کہ ہم نے بخشا
سبکو جو تیرے خاندان مین ہوگا وہ بلاحساب جنت کو جاویگا شکر ہے کہ یہ جو باے گنہگار بھی
اُسی خاندان والاشان کا غلام ہے بلاشک بہشت کو جاویگا الحمد للہ والمنۃ نقل ہے
کہ آپ نے مطبخ مین اسقدر طعام پکتا تھا کہ تمام شہر کے غربا و مساکین سیر ہوکر کھاتے تھے
اور ہمیشہ یہ دستور تھا کہ خادم حاضر ہوتا اور عرض کرتا کہ واسطے لنگر کے خرچ مرحمت ہو حضور
گوشہ مصلا اٹھا کر فرماتے کہ جسقدر آج ضرورت ہو لے لے وہ خادم اُسی قدر لے لیتا
اور صرف کرتا نقل ہے کہ سات نفر شامی کہ کمال ریاضت کرتے تھے اور آتش پرستی
اُنکا شیوہ تھا اور ریاضت یہان تک تھی کہ بعد چھ مہینے کے لقمہ کھاتے اور مخلوق ازبس
معتقد تھے اور اُنکو دیوتا تصور کرتے تھے ایک روز وہ ساتون حضرت کی ملاقات
کو آئے جسوقت روے مبارک نظر آیا ساتون کے بدنون پر لرزہ آگیا اور نیم مردہ
ہوگئے یہان تک کہ حضرت کے قریب جانا مشکل ہوگیا آخر قدم چوما اور ساتون
قدمون پر گر پڑے آپ نے فرمایا کہ ای نادان تم آتش پرستی کرتے ہو خدا عز و جل کو
کیون نہین پوجتے کہ اپنے مقصد کو پہنچو اُنھون نے عرض کی کہ حضرت ہمکو آتش

Marfat.com
Marfat.com

دوزخ کا بہت خوف ہی اسواسطے آگ کو پوجتے ہین خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آگ کا کیا مقدور ہی
کہ بلا حکم خالق کچھ کر سکے شامیون نے کہا کہ یا حضرت آپ جو خدا کی بندگی کرتے ہین تو آپ
کیا آگ نہین جلاویگی حضرت نے فرمایا کہ معین الدین کی جوتی کو بھی نہین جلا سکتی ہی پھر
فرمایا کہ نعلین مبارک کہ عزت تاج سکندر وکسری وخاقان تھی آگ مین ڈالدی حکم سے
نعلین گرم تک بھی نہ ہوئی اور ایک آواز غیب سے آئی کہ سب حاضرین نے سنی کہ آگ کی
کیا مجال ہی کہ ہمارے دوست کی نعلین جلا سکے الغرض شامیون نے جو یہ کرامت دیکھی
صدق دل سے ایمان لائے اور حضرت کی خدمت مین رہنے لگے چند روز مین ولی کامل
ہو گئے نقل ہی کہ جو کافر آپ کا روے مبارک دیکھتا تھا وہ مسلمان ہو جاتا تھا چنانچہ
بغداد مین کوئی کافر آپ کی برکت سے باقی نہ رہا کہ مسلمان نہ ہوا ہو نقل ہی کہ ایک مرتبہ آپ نے
فرمایا کہ علامت شناخت خداے تعالے کی تحقیق خلق سے ہی اور معرفت کے مقام مین
خاموش تھا اور فرمایا کہ جو مین اپنے پوست سے باہر آیا عاشق ومعشوق وعشق کو ایک
دیکھا یعنی جو عالم وحدت مین پہونچا سبکو ایک پایا اور یہ بھی فرمایا کہ مرتبہ حقیقی فقر کا اُسوقت ہی
کہ عالم فانی مین باقی رہے اور مرتبہ ثابت اُس وقت ہوتا ہی کہ بیس برس تک کوئی گناہ
اُسکا کراما کاتبین نے نہ لکھا ہو اور ارشاد فرمایا کہ حاجی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہین اور
عارف اپنے دل مین گرد عرش کے حجاب عظمت کا طواف کرتے ہین اور فرمایا کہ مین نے
مدت تک خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اب مدت سے خانہ کعبہ میرا طواف کرتا ہی اور فرمایا
کہ جسوقت دوزخ عرصہ محشر مین آویگی تو تمام عرصہ قیامت جلنے لگیگا اُسکے بچاو کے
واسطے وہ بندگی خداوند تعالے جل شانہ کی کرنی چاہیے کہ بہتر اُس سے کوئی طاعت نہین
اور وہ طاعت یہ ہی کہ درماندگون کی فریاد سننا اور عاجزون اور بیچارون کی حاجت
روا کرنا اور بھوکون کو کھلانا اور پیاسون کو پلانا اور جو کوئی یہ خصلت اختیار کرے
حق تعالے اُسکو دوست رکھیگا اول سخاوت مثل دریا کے دوسرے شفقت

Marfat.com
Marfat.com

آفتاب کے تسبیح [illegible] شمع ہمرنگ زمین کے اور فرمایا کہ نشان محبت کا یہ ہی کہ مثل
تیغ کے ہو اور فرمایا کہ عارفون کا ایک مرتبہ ہی کہ جب اس مرتبہ کو پہونچتے ہین تمام عالم
اور جو کچھ عالم مین ہی دو انگشت مین دیکھتے ہین اور فرمایا کہ کمتر رتبہ عارف کا یہ ہی کہ صفات
خداوندی اسمین ہو اور کمال درجہ عارف کا محبت مین یہ ہی کہ جو کوئی اُسپر دعوی کرے
تو وہ اُسپر شفقت کرے اور کرامت سے ملازم بنائے نقل ہی کہ خواجہ صاحب نے دو مرتبہ
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
قدس سرہ السامی سے ملاقات کی اول مرتبہ مین کہ حضرت پیران پیر دستگیر نے خواجہ صاحب کے
حق مین دعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ شخص مقتدے مشائخ اور اولیاے کبار سے ہوگا کہ بہت
سے فیض سے منزل قرب الٰہی کو پہونچینگے دوسری مرتبہ کہ خواجہ صاحب کو وجود سے پر
تشریف لے گئے تھے وہان چند روز صحبت کا اتفاق ہوا اور ساتھ کلمہ و کلام کے مشغول ہوئے
اور خواجہ صاحب نے کہا کہ یا حضرت سخن معرفت الٰہی سے کچھ بیان کیجیے حضرت غوث الثقلین نے
فرمایا کہ ان باتون کے واسطے تخلیہ درکار ہی اسرار الٰہی اسطرح عیان نکرنا چاہیے خواجہ صاحب نے
کہا کہ تخلیہ مین جانا دو سبب سے مجکو مانع ہی اول یہ کہ مبادا یہ خبر حضرت پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی
کو پہونچے اور اُنکو خیال دیگر ہو دوسرے یہ کہ یہ جماعت کہ موجود ہی دو حال سے خالی نہین ہی تو
محرم ہیں یا نامحرم اگر واقف ہی تو محرم سے حجاب کیا اور اگر نامحرم ہی تو سخن معرفت سے یہ لوگ
بھی آگاہ ہو جاوینگے کلمہ حق انسے دریغ نکرنا چاہیے اور اگر محض نامحرم ہین تو نکات معرفت
کو کیا سمجھینگے حضرت غوث الثقلین اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ پایا پھر
خواجہ صاحب نے جیلان مین ایک حجرہ تیار کرایا اور اسمین معتکف ہوئے کہتے ہین کہ اب تک وہ
حجرہ برقرار ہی اور وہان کے آدمی اُسکی زیارت کرتے ہین اور حضرت خواجہ سادات
حسینی سے ہین اور حضرت غوث پاک آپکے بھانجے ہین اور نسب حضرت کا حسنی اور
حسینی ہی اور کل ولی اللہ کے دوش پر آپکا قدم ہی تاج اصفیا ہین اور اب تک تصرف

جیسا کہ زندگی مین جاری تھا برقرار ہی اوصاف آپکے ہیژدہ ہزار عالم مین آفتاب کی طرح
روشن ہین حاجت بیان نہین عمر شریف اکیانوے یا بانوے سال کی تھی اور سنہ ۵۳۷ ہجری مین
تولد ہوئے اور سنہ ۶۳۳ ہجری مین انتقال فرمایا تاریخ وفات معشوق الٰہی ہی رضی اللہ عنہ
آلہی بھی حضرت غوث پاک کے مجھے منزل مقصود دکھا نقل ہی کہ ایک عورت آپکے پاس
فریاد کرتی ہوئی آئی کہ یا حضرت میرے فرزند کو حاکم شہر نے بے قصور سولی دیدیا آپ اُسوقت
وضو کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ پھر بیان کر اُس عورت نے مکرر عرض کی آپنے عصا ہاتھ مین لیا
اور اُسکے ہمراہ ہوئے تمام خادم اور مردمان شہر یہ حال سنکر ہمراہ حضرت کے ہولیے اور ہر شخص
کی زبان پر یہ ہی تھا کہ دیکھیے انجام اِسکا کیا ہوتا ہی آخر حضرت قریب اُسکی نعش کے پہونچے
اور دیر تک اُسکی جانب نگاہ کرتے رہے بعدہ سر اُس مقتول کا تن سے ملا کر ارشاد کیا
کہ اے مظلوم اگر تجھکو بے گناہ مارا ہی تو بحکم خداے جان آفرین کے زندہ ہو اور عصا اُسکی
گردن پر رکھا فوراً وہ شخص کلمہ پڑھکر کھڑا ہوگیا آپنے اُسکی مادر کے حوالہ کیا اور خانقاہ کو
تشریف لائے اور فرمایا کہ بندہ کو خداے عزوجل سے اِسقدر نسبت ہونا ضرور ہی آب
یہان سے ذکر تشریف آوری ہندوستان کا کہ آپ کے قدوم میمنت لزوم سے ظلمات کفر مین
چراغ اسلام روشن ہوا اور راجہ جیپال کا بیان ہوتا ہی نقل ہی کہ جب حضرت اپنے
پیر روشنضمیر سے رخصت حاصل کرکے اطراف عالم مین رخصت فرما ہوئے اور سفر اختیار کیا
جہان پر آپ پہونچتے وہان قبرستان مین قیام فرماتے اور جہان شہرت ہوتی وہان سے
آپ خفیہ چلے جاتے کہ کوئی شخص خبردار نہوتا تھوڑے دنون مین کعبہ شریف تشریف لیگئے اور
وہان سے مدینہ منورہ پہونچے اور ریاضت شاقہ اختیار کی زیارت روضہ حضرت پیغمبر خدا
صلعم سے مشرف ہوئے اور چند روز اقامت کی ایک روز روضہ منورہ سے آواز آئی کہ معین الدین
کو حاضر کرو خادمون نے جستجو کی اور معین الدین کہکر پکارا دہان اس نام کے بہت آدمی تھے
خادمون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان اس نام کے بہت لوگ ہین کوئی خاص نشان

Marfat.com
Marfat.com

اُس شخص کا ارشاد ہو پھر ندا آئی کہ معین الدین چشتی کو حاضر کرو خادمون نے پھر تفحص کیا اور خواجہ
کو روضۂ منورہ مین لیگئے اسوقت حضرت کا عجب حال تھا نالان اور گریان صلواۃ پڑھتے ہوئے
قریب روضۂ اطہر کے دست بستہ کھڑے ہوئے آواز آئی کہ قریب آؤ اے قطب المشائخ حضرت
حال وجد مین اندرون گئے اور جمال جہان آرائے اُس سرور کائنات مفخر موجودات رحمت
عالمیان محبوب سبحان رسول مقبول صلعم سے مشرف ہوئے (جیسے ہین جسکو بلاتے ہین
یون دولت دیدار دکھاتے ہین) اور ارشاد ہوا کہ اے معین الدین تو خاص ہمارا دین ہے اور
معین دین ہے اب تجکو لازم ہے کہ طرف ہندوستان کے جا اور وہان ایک شہر اجمیر ہے اُس
جگہ فرزند ہمارا سید حسین نام بہ نیت جہاد گیا ہے اب اُسکو کفارون نے شہید کر ڈالا اور
شہر مین بدستور کفر جاری ہوگیا تیرے سبب سے پھر وہان شمع اسلام روشن ہوگی اور
کفار غارت ہونگے اور حضور نے ایک انار خواجہ صاحب کے روبرو کیا اور فرمایا کہ اسکو
دیکھ کر تجکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کون سا شہر ہے خواجہ صاحب نے اس انار مین اجمیر کو
دیکھا تمام وکمال نظر آیا پس حضرت خواجہ نے فاتحہ خیر پڑھی اور اُس درگاہ معظم سے
اور رخصت ہوکر متوجہ اقلیم ہندوستان کے ہوئے چالیس آدمی آپ کی ہمراہی مین تیار ہوئے
بعد قطع منازل ہندوستان مین داخل ہوئے ہرچند راجہ اجمیر نے منجمان کے کہنے سے
اطراف مین بنام حکام حکمنامہ جاری کردیے تھے کہ اس صورت کا درویش اگر وارد ہو تو
اُسکو ہلاک کرنا لیکن آپ مع چالیس خدام کے علانیہ تشریف لائے اور کوئی متعرض نہوا
اور آپ اجمیر مین داخل ہوئے اور باہر شہر کے ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اُسی جگہ
راجہ کے اونٹ کھڑے ہوتے تھے اور یہ راجہ پتھورا کا بیٹا تھا اور بخطاب مہاراجہ
مشہور تھا ساربان وہان اونٹ لائے اور جماعت درویشان کو دیکھ کر گھبرائے ایک
درویشون سے کہا کہ تم یہان کسکے حکم سے ٹھہرے ہو یہان سے چلے جاؤ کہ یہ مہاراجہ کے
اونٹ بندھنے کی جگہ ہے یہان سے بستر اُٹھاؤ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اچھا

ہم جانتے ہین تمھارے اونٹ یہان بیٹھینگے یہ فرماکر و برحوض اناساگر کے تشریف لیگئے اور گرد اُس تالاب کے بتخانے بہت تھے اُنکے قریب آپنے مقام کیا اور وہان جسوقت راجہ کے اونٹ آئے سب کے سب بیٹھ گئے حالانکہ ایکرات اور ایک دن گذر گیا اور وہ اونٹ نہ اُٹھے اُسوقت ساربانون نے راجہ سے کہا راجہ نے ساربانون کو سمجھایا کہ تم لوگ درویشون کے پاس جاؤ اور منت و سماجت کرو اُنکی ہی دعا سے یہ بیٹھ گئے ہین اور اُنکی ہی دعا سے کھڑے ہونگے ہم اس امر مین کچھ کر نہین سکتے آخر ساربان حضرت کی خدمت فیضدرجت مین گئے اور اظہار عجز و انکساری کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جسکے حکم سے بیٹھ گئے تھے اُسی کے حکم سے کھڑے ہوجاوینگے ساربان نے آکر جو دیکھا تو سب اونٹ کھڑے ہین یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کافرون نے ہجوم کرکے راجہ کو بہکایا کہ یہ درویش متصل بتخانہ کے قیام پذیر ہین انکا رہنا وہان مناسب نہین کہ ہمارے مذہب کے برخلاف ہین راجہ نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ درویشون کو وہان سے اُٹھا دیوین جسوقت وہ لوگ حضرت کے قریب گئے اور الفاظ سخت کہنے لگے حضرت نے تھوڑی خاک اُٹھاکر اور اُسپر آیت الکرسی پڑھکر اُنکی جانب پھینکی کچھ آدمی تو خشک ہوکر رہگئے کچھ دیوانہ وار اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور بعضے مقہور ہوکر راجہ کے پاس گئے دوسرے روز رام دیو مہنت ایک جماعت کثیر ہمراہ لیکر حضرت پر یورش لایا جسوقت قریب پہونچا لرزہ سب کے بدنون پر پڑا حتی کہ رام دیو قدمبوس ہوا اور صدق دل سے اسلام لایا آپنے ایک قدح پانی بھرکے اور اولش کرکے رام دیو کو دیا اُسکے پیتے ہی رام دیو کا دل مثل آئینہ صاف ہوگیا اور انوار ربانی نے اُسکے سینہ مین تابش کی پھر تو رام دیو نے اُس جماعت کو مارنا شروع کیا اور چوب و سنگ ہر طرف سے لاکر معاندان کو ہلاک کرنے لگا خواجہ صاحب نے جو یہ خدمت اُسکی ملاحظہ کی تو شادی دیو اُسکا نام رکھا راجہ نے جو یہ کرامت حضرت کی دیکھی تو سبکو جمع کرکے کہا کہ یہ درویش بڑا جادوگر ہے جیتک

Marfat.com
Marfat.com

کہ کوئی جادوگر ایسے رتبہ کا نہ آویگا اس سے بازی نہ لیجاویگا آخر جیپال جادوگر کو کہ تمام ہند
مین مشہور تھا طلب کیا جیپال ڈیڑھ ہزار چیلہ ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور ہر ایک اسکے چیلون سے
جیپال ثانی تھا راجہ کے پاس آئے اور راجہ سے اجازت لیکر بمقابلہ اس شیرخدا روانہ ہوئے
جسوقت سامنے گئے حضرت نے تازہ وضو کیا اور ایک خادم کو عصاے مبارک دیکر چہار طرف
فرودگاہ کے خط حلقہ کھینچے کہ جیپال کا جادو اندر اس احاطے کے اثر نہ کرے جب گروہ اشقیا نے
اُس خط کے اندر قدم رکھا منہ کے بل اوندھے گرے آخر تالاب انا ساگر پر قیام کیا اور پانی
چشمہ کا خدام ذوی الاحترام پر بند کیا حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ جسطرح ممکن ہو ایک
قدح پانی کا اس تالاب مین سے لاوے حکم بجالایا اور قدح لیکر کنارے اُس تالاب کے گیا اور
قدح کو پانی سے بھرا کل پانی اُس تالاب کا اُس قدح مین آگیا اور تالاب مین ایک قطرہ
پانی کا نرہا جسقدر خرچ پانی کا تھا اُس قدح سے صرف ہوتا تھا اور بدستور لبالب رہتا تھا
اُدھر لشکر جیپال تشنگی سے جان بلب ہونے لگا بلکہ اکثر مر گئے آخر جیپال قریب خط دائرہ
کے آیا اور عرض کیا کہ بندگان خدا پر یہ تکلیف گوارا نہ چاہیے آپ فقیر ہین آپ کو تو رحم چاہیے
حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ اس قدح کو تالاب مین ڈال آؤ شادی دیو نے ویسا ہی کیا
تالاب بدستور بھر گیا پھر جادوگرون نے جادو کرنا شروع کیا ہزارون سانپ پہاڑ مین سے
نکلنے لگے اور خط دائرہ پر سر رکھکر مردہ کی صورت ہو گئے جب جیپال نے دیکھا کہ یہ جادو
کام نہ آیا تو آگ آسمان سے برسانی شروع کی اور اسقدر آگ برسائی کہ انبار اخگرون کے
اُس جنگل مین ہو گئے اور ہزارون درخت جلکر خاکستر ہو گئے لیکن اندرون دائرہ کے
ایک چنگاری بھی نہ آئی جب جیپال اس جادو سے بھی مایوس ہوا تو پوست آہو پر بیٹھکر
آسمان کی طرف اُڑا حضرت نے جو یہ امر ملاحظہ فرمایا اپنی نعلین سے ارشاد کیا کہ تو بھی اُڑ جا
اور جیپال کو کفش کاری کرتی ہوئی لا آخر نعلین بھی اُڑتی اور جیپال کے سر پر لگنی
شروع ہوئی یہانتک لگی کہ اسکی ضرب سے سر ورم کر آیا آخر جیپال کو کہین جا کے

Marfat.com
Marfat.com

اسی نے بلی ناچار خواجہ صاحب کے قدمون پر آگرا اور عجز وانکسار کیا حضرت نے کفش کو منع فرمایا
جیپال یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہوا اور صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھا حضرت نے فرمایا
کہ جیپال کیا چاہتا ہی التماس کیا کہ قیامت تک زندہ رہون آپنے دعا کی خداوند تعالی نے
قبول فرمائی آپنے فرمایا کہ تونے عمر دائمی پائی لیکن نگاہ خلق سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہی
کہ جیپال ابتک زندہ ہی اور ہر پنجشنبہ کو زیارت مین آتا ہی اور بموجب خواہش کے ہنیز وہ ہزار
عالم اسپر منکشف ہوگئے جب یہ خبر راجہ کو پہونچی شل شادی دیو کے جیپال سے بھی مایوس ہوا
اور شرمندگی سے وہان نہ ٹھہرا اور شہر کو واپس چلا گیا اور پھر کسیطرح متعرض نہوا بعد
تھوڑے دنون کے حضرت نے مکان سکونت شہر مین تجویز کیا اور جہان اب روضہ منورہ ہی
وہان قیام فرمایا اور راجہ کو نصیحت مشفقانہ سے دعوت اسلام کی لیکن اس بدبخت نے
قبول نکیا قطعہ کب سیاہی سپید ہوتی ہی + لاکھ دھویا کرے اسے کوئی + ماش کے
تخم سے نہو گندم + گرچہ بویا کرے اسے کوئی + فرمایا کہ تجکو لشکر اسلام قتل کریگا چنانچہ
اسی عرصہ مین حضرت سلطان شہاب الدین کو خواب مین آگاہ کیا اور وہ آیا اور زندہ
گرفتار کیا اور دہلی واجمیر کو فتح کرکے ڈہل اسلام بجایا اور پھر راجہ کو قتل کیا نقل ہی کہ
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرمایا کہ جب تک بندہ بیچ خدمت حضرت پیر ومرشد کے
رہا کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہ دیکھا البتہ ایکبار کہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے
کہ ایک خادم شیخ علی آپکے ساتھ تھا اسکو ایک شخص نے آکر برا کہنا شروع کیا اور دامن
اسکا پکڑ لیا حضرت نے فرمایا کہ تونے اسکا دامن کیون پکڑا اسنے عرض کی کہ اسپر میرا
قرض چاہیے وہ نہین دیتا ہی آپنے ارشاد کیا کہ اب تمکو دیدیگا اس شخص نے نمانا آپکو غصہ آیا
اور چادر زمین پر ڈالدی اور کہا کہ جسقدر قرضہ ہی اسکے نیچے سے لے لے مگر زیادہ نہ لینا
اس شخص نے چاہا کہ کچھ اپنے قرضہ سے زیادہ لے کہ اسکا ہاتھ خشک ہوگیا فریاد کرنے لگا
کہ میری توبہ ہی مین نے اپنا قرضہ بھی چھوڑا پھر ایسی خطا نہوگی حضرت کو رحم آیا اور قصور اسکا

Marfat.com
Marfat.com

معاف کیا اور ہاتھ اُسکا اچھا ہوگیا نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا
اور اشتیاق قدمبوسی ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تو جو وعدہ کرکے آیا ہے اُسکو ایفا کر وہ شخص
کانپنے لگا اور عرض کیا کہ فلان شخص نے مجکو آپکے مارنے کے واسطے بھیجا تھا میرا قصور معاف
فرمائیے مرید ہوا اور مدت العمر خدمت مین رہا حاضرین نے اُس شخص کا نام دریافت کیا
آپنے فرمایا کہ ہرگز اُسکا نام ظاہر نکرنا ہمارے دین مین پردہ پوشی کا حکم ہے نقل ہے کہ
حضرت کی دو بیبیان تھین ایک کا نام عفت کہ دختر سید وجیہ الدین عم سید حسین خنگ
سوار تھین اور دوسری امتہ اللہ کسی راجہ کی بیٹی تھین اور اہلیہ اول سے تین فرزند تولد
ہوئے خواجہ ابو سعید و خواجہ فخر الدین و خواجہ حسام الدین قدس اللہ سرہم العزیز اور یہ
جو مشہور ہے کہ حضرت لاولد تھے غلط ہے کسواسطے کہ حضرت حمید الدین ناگوری سے نقل ہے
کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ پہلے جو کچھ ارادہ ہوتا تھا بلا دعا کے حاصل ہوتا تھا اور جبسے
اولاد ہوگئی بعد دعا کے حصول ہوتا ہے حمید الدین نے عرض کی کہ بجا ہے جب تک حضرت عیسیٰ
پیدا نہ ہوئے تھے تو بی بی مریم کو میوہ غیر فصلی ملتے تھے اور جب حضرت پیدا ہوئے تو حکم ہوا
کہ درخت خرما سے خرما توڑ خواجہ نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہتے ہین کہ عمر خواجہ ابو سعید کی
پچاس برس کی تھی اور اُنکے دو فرزند تھے اور خواجہ فخر الدین بہت بزرگ اور صاحب
نعمت تھے اور بعد انتقال خواجہ صاحب کے بیس برس تک زندہ رہے اور عمر اُنکی ستر برس
کی ہوئی اور اُنکے پانچ فرزند تھے اور قصبہ سروار مین کہ اجمیر سے سولہ کوس ہے انتقال فرمایا
اور وہین دفن ہوئے اور خواجہ حسام الدین پسر خرد غائب ہوگئے اور جبل ابدال
مین شامل ہوئے اور جب وہ غائب ہوئے تھے تو چھیالیس برس کی عمر تھی اور اُنکے
سات فرزند تھے اور منجملہ اُنکے خواجہ حسام الدین سوختہ بہت صاحب کرامت تھے
اور حضرت نظام الدین اولیا کے مصاحب تھے قبر اُنکی قصبہ سایرہ مین کہ اجمیر سے
مغرب کی جانب ہے موجود ہے اور اہلیہ دوسری کہ دختر راجہ دکن کی تھین کہ ایک شخص

Marfat.com
Marfat.com

جہاد سے لوٹ مین لایا تھا اور حضرت کے نذر کیا تھا اُنسے صاحبزادی بی بی حافظ جمال تولد
ہوئین کہ صاحب کرامت تھین اور حضرت نے خرقہ خلافت کا اُنکو عطا فرمایا تھا بہت عابدۂ عفیفہ
چنانچہ ہزارہا مستورات اُنکی توجہ سے مقام قرب کو پہونچین اور دو صاحبزادے بھی دوسری
بی بی سے پیدا ہوئے تھے لیکن حالت شیرخوارگی مین انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اور حضرت خواجہ کے خلیفہ بے شمار تھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و خواجہ فخر الدین و شیخ
حمید الدین ناگوری و شیخ وجیہ الدین و شیخ حمید الدین صوفی و خواجہ برہان الدین و شیخ احمد
و شیخ محسن و خواجہ سلیمان و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خیاط و جیپال جوگی المعروف بہ
عبد اللہ و شیخ صدر الدین و بی بی حافظ جمال و شیخ محمد ترک و شیخ علی سنجری و خواجہ یادگار
سبزواری و خواجہ عبد اللہ بیابانی و شیخ قبا کہ اُنکے واسطے حضرت نے دعا کی تھی کہ عزیز
خلق ہوگا چنانچہ بول و براز اُنکا مخلوق تبرک سمجھکر لیجاتے تھے اور اُسمین خوشبو
مثل مشک ہوتی تھی و شیخ وحید و سلطان مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سلطان
غازی وہ نہین ہین کہ بہرایچ مین آسودہ ہین یہ صاحب اور ہین نقل ہی کہ جب حضرت نے
اس جہان فانی سے انتقال فرمایا بعد نماز عشا کے دروازہ حجرہ کا بند کرلیا اور سبکو منع کردیا
کہ کوئی نہ آوے خادمان نے صبح تک آواز پاے مبارک کی سُنی کہ گویا کوئی وجد مین ہے آخر
شب وہ صدا موقوف ہوئی اور جب وقت نماز کا ہوا ہرچند دستک دی کچھ جواب نہ آیا
ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت رحمت حق مین شامل ہوئے اور اُس رات کو بہت
ولی اللہ نے عالم رویا مین حضرت رسالت پناہ کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ کل واسطے
استقبال محبوب خدا معین الدین کے ہم آوینگے اور حضرت کی پیشانی پر خط روشن لکھا تھا
کرمات حبیب اللہ فی حب اللہ ولادت باسعادت آپکی بیچ سال پانسو [illegible]
اور وفات اُس جامع کمالات کی روز دوشنبہ چھٹی ماہ رجب المرجب سال چھسو تینتیس مین
بیچ عہد سلطنت سلطان شمس الدین التمش کے واقع ہوئی روضہ منورہ اجمیر مین ہے اور

Marfat.com
Marfat.com

پہلے مقبرہ خواجہ حسین ناگوری نے تیار کرایا تھا پھر بادشاہان دہلی نے اور وجہ تسمیہ اجمیر کی یہ ہی
آجا نام راجہ تھا اسکے نام سے یہ شہر آباد ہوا ہی و نیز بمعنی آفتاب و میر بمعنی کوہ اور کثرت زبان سے
اجمیر ہوگیا تاریخ وفات حضرت خواجہ صاحب کی خواجہ حی ہی اور حروف ملفوظی سے وہی
فقرہ تاریخ ہی کہ جو غیب سے پیشانی مبارک پر تحریر تھا مات حبیب اللہ فی حب اللہ اسمین
دو الف اللہ کے زائد ہیں اور دو لام اللہ کے نکالنے سے بے کم و کاست تاریخ ہی ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ خداوند کریم نے ملفوظی تاریخ لی ہی اور یہ قاعدہ کے قرین ہی سبحان اللہ

بیان حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ السامی

یہ حضرت اکابر اولیاے کامل اور اصفیاے عاجل سے تھے صاحب کشف و کرامت و مستجاب الدعوات
تھے اس رتبہ عظیم کا ولی بعد حضرت ہند اولی کے دوسرا نہیں ہوا حالات حضرت کے اظہر من الشمس
محتاج بیان نہیں اسواسطے اوصاف اس جامع کمالات کے لکھنا دریا کو کوزہ مین بند کرنا ہی
آپ کو راگ سننے سے بہت ذوق تھا ہر وقت حالت استغراق مین رہتے تھے جو کچھ زبان مبارک
سے فرماتے وہ ہوتا خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے حاصل کیا
اصل آپ کی سادات اوس سے تھی کہ قصبہ ماوراءالنہر سے ہی سید حسینی تھے اور نسب آپ کا چند واسطہ
سے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پہونچتا ہی اس طریق سے کہ خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد بن سید کمال الدین بن سید محمد بن
سید احمد بن سید اسحاق بن سید احسن بن سید معروف بن سید احمد حسینی بن سید رضی الدین
بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم نقل ہی کہ جب
عمر حضرت خواجہ کی ڈیڑھ سال کی ہوئی تو آپ کے پدر بزرگوار نے اس جہان
بے ثبات کے سے طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور آپ کی والدہ ماجدہ نے کمر ہمت و تعین سایہ عاطفت مین
پرورش کیا جب پانچ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک ہمسایہ کو بلا کر کہ وہ آدمی صالح تھا
خواجہ کو حوالہ کیا اور فرمایا کہ کسی معلم کے اسکو سپرد کردے کہ علوم ظاہری و باطنی کی اسکو

Marfat.com
Marfat.com

تعلیم کرے وہ شخص خواجہ کو لیگیا راہ مین ایک ولی اللہ سے ملاقات ہوئی اُنھون دریافت کیا
کہ اس لڑکے کو کہان لیے جاتے ہو اُس ہمسایہ نے بیان کیا کسی معلم کے سپرد کرونگا اُن ولی اللہ نے
کہا کہ اس لڑکے کو میرے حوالہ کرو کہ مین ایسے معلم کے حوالہ کرونگا کہ علوم ظاہری و باطنی مین بے نظیر ہو
صالح نے اُنکے سپرد کر دیا وہ شیخ ابو حفص اوشی قدس سرہ کی خدمت مین لیگئے اور فرمایا کہ حکم
احکم الحاکمین اسطرح ہی کہ اس طفل کو ساتھ سی موفورہ کے علوم ظاہری و باطنی سے مستفیض کرو
شیخ ابو حفص نے قبول کیا اور تعلیم خواجہ مین متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای طفل عجب بخت یار ہی تو کہ خضر
علیہ السلام نے تجکو میرے سپرد کیا ہی اور حکم خدا تیرے واسطے ایسا ہی ہی چنانچہ چار روز مین آپ نے
قرآن شریف حفظ کر لیا اور تھوڑے دنون مین کل علوم ظاہری و باطنی سے ماہر ہو گئے اور علم لدنی
کی جستجو کرنے لگے یہانتک کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین پہونچے اور مرید ہو کے
سترہ برس کی عمر مین خرقۂ خلافت حاصل کیا اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے قطب دہلی ہوگئے
اور دہلی مین تشریف لائے اور ہدایت خلق مین مشغول ہوئے نقل ہی کہ آپ کی والدہ نے
فرمایا کہ جب خواجہ شکم مین تھے اور مین واسطے نماز کے وقت تہجد اُٹھا کرتی تو آپ حرکت
کرتے اور آواز ذکر کی سینے مین آتی اور ایک پہر تک یہی حال رہتا اور جب چار برس کے
ہوئے تو آپ کو خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین لیگئے خواجہ صاحب نے ایک تختی
آپ کو دی اور کہا کہ اسپر کچھ لکھو اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ ای معین الدین توقف کر کہ
قاضی حمید الدین ناگوری آتا ہی وہ ہمارے قطب الدین کو تعلیم کریگا اور تجھسے کسب کمالات
اور حصول نعمت کریگا خواجہ نے تختی ہاتھ سے رکھدی اس اثنا مین قاضی حمید الدین کو
بشارت ہوئی کہ جلد جا اوش مین قطب الدین کو تعلیم کر حسب الحکم خداوند عالم قاضی حمید الدین
اوش مین داخل ہوئے اور مجلس خواجہ مین پہونچے اور تختی ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ قطب الدین
اسپر کیا لکھون آپنے فرمایا کہ لکھ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً الی آخرہ قاضی نے
کہا کہ یہ پندرھوین سیپارہ کی آیت ہی حضرت نے فرمایا کہ والدہ ماجدہ پندرہ سیپارو کی

Marfat.com
Marfat.com

حافظ ہین جب وہ یاد کیا کرتی تھین تو مین شکم مادر مین اُسکو سُنکر یاد کرتا تھا چنانچہ پندرہ
سیپارہ مجکو یاد ہین قاضی نے کہا کہ پڑھو آپنے اُسی وقت پڑھکر سنا دیے حالانکہ چار برس
کی عمر تھی قاضی نے سبحان الذی لکھکر کہا کہ قطب الدین پڑہو آپنے بسم اللہ کرکے سبق شروع کیا
یہانتک کہ چار روز مین سارا قرآن ختم کیا اور حافظ قرآن ہوگئے پہلی روایت مین جو لکھا ہی
کہ شیخ ابو حفظ نے پڑھایا وہ روایت اسطرح پر ہی کہ بعد جانے قاضی حمید الدین کے شیخ موصوف
نے باقی تحصیل تمام کرائی کیونکہ قاضی حمید الدین نے بعد شروع کرانے اور ختم کرانے قرآن شریف
کے کہا کہ بابا تو خدا کا دوست ہی تجکو خود خدا تعلیم کرتا ہی تجھے حاجت اُستاد کی نہین ہی چنانچہ
قاضی اُسی وقت رخصت ہوئے پھر حضرت تحصیل سے فارغ ہوکر خدمت سراپا برکت
حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری مین رہے اور تحصیل علم لدنی مین مصروف ہوئے
جب جذبۂ عشق آلہی دل مین جلوہ گر ہوا اور ولولہ محبت آلہی نے یہانتک دل مین اثر کیا
کہ ہر وقت حالت جذب نمایان تھی وہانسے بغداد تشریف لیگئے اور مسجد امام ابو لیث مین
کہ خواجہ صاحب رونق افروز تھے قدمبوس ہوئے اور اُس مجلس مین حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور برہان الدین چشتی اور شیخ محمد اصفہانی کہ
ہر ایک اولیاے عظام سے تھا موجود تھے ہر ایک نے نعمت اور برکت عنایت کی
پس تھوڑے زمانہ مین کام آپ کا مرتبہ اعلے پر پہونچا اور نظر تربیت پیر روشن ضمیر سے درجہ
کمال کو پہونچے اُسوقت عمر حضرت کی سترہ برس کی تھی ہنوز ریش مبارک بھی نہین
نکلی تھی کہ خرقہ خلافت کا خواجہ حسن سنجری نے عنایت کیا اور وجہ خلافت کی یہ ہوئی
کہ خواجہ قطب الدین نے اور خواجہ معین الدین نے چالیس روز حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو معائنہ مین متواتر دیکھا اور دوسرے مشائخ بھی حضور کے ہمراہ تھے
حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے معین الدین قطب الدین دوست خدا کا ہی اسکو
خرقہ خلافت کا دے حکم ایزدی سے ولایت دہلی اُسکے تصرف مین آئی ہے وہان روانہ کر

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ دہلی مین تشریف لائے حال اسکا آیندہ مرقوم ہوگا اب بیان کچھ ذکر
قاضی حمید الدین ناگوری کا بیان ہوتا ہی کہ بیچ مقدمہ راگ کے مناقشے درمیان مین آئے اور
برہان چشتیونکی ظاہر ہوئی اُسکا اظہار کیا جاتا ہی کہ ایک روز حضرت قاضی حمید الدین ناگوری
جو دہلی مین تشریف لے گئے تو ایک جنگل مین مرغ طوطلس کہ جسکو ققنس کہتے ہین نظر آیا
اُسکی منقار مین بارہ سو سوراخ ہین اور جب مست ہوتا ہی تو ہر ہر سوراخ مین اُسکے
آوازین مختلف پیدا ہوتی ہین قاضی حمید الدین نے جو وہ صداہاے دلکش استماع
کین تو مست اور بیخود ہوگئے ہر چند کہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے
تھے لیکن اثر صحبت خاندان چشت کا غالب آیا دیر تک اسی ذوق مین رہے اسی عرصہ
مین حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے حمید الدین یہ راگ کہ تو نے
سنا پہلے بھی مشائخ کبار اور اولیاے نامدار نے سنا ہی اور جائز رکھا ہی اور شیخ جنید بغدادی
نے جو اس قسم کے یاران طریقت سے دیکھے تو اُنھون نے موقوف رکھا قاضی نے کہا کہ اے خواجہ
مجکو ذوق راگ کا نہایت ہی اگر اسوقت کہین قوال دستیاب ہون تو مین راگ سنون
خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے حمید الدین جسوقت سے کہ جنید بغدادی نے راگ ترک کیا ہی
جو کوئی سنتا ہی اُسکو دار پر کھینچتے ہین اور قوالون کا روزینہ خلیفہ وقت نے بیت المال سے
مقرر کر دیا ہی تا کسی مجلس مین نجاوین لیکن خواجہ جنید بغدادی کے خواجہ ناصر الدین ابی یوسف
چشتی اور خواجہ حاجی شریف زندنی نے راگ بہت سنا ہی اور کسیکی یہ طاقت نہوئی کہ انکو منع کرتا
اور اس زمانہ مین خواجہ عثمان ہارونی سنتے ہین اور سوا اُنکے کسیکی طاقت نہین کہ مرتکب
اس امر کا ہو کیونکہ اکثر عالمون کو اُنھون نے ملزم کیا ہی اور عالمون نے انکار سے سکوت کیا ہے
تو بہکی قاضی نے جو یہ حال سنا تو خاموش ہوئے اور شہر مین آئے اور بازار سے سات غلام
خرید کیے اور انکو غزلین یاد کرائین چنانچہ تھوڑے عرصہ مین وہ خوب گانے لگے یہ خبر شہر
مین مشہور ہوئی قاضی سعد الدین اور قاضی منہاج اور قاضی عماد اور مبارک غزنوی اور

Marfat.com
Marfat.com

مولانا مجید الدین وغیرہ برسر ممانعت آئے اور طعن اور تشنیع کرنے لگے اور کہنے لگے کہ قاضی حمید الدین
نے برخلاف طریقہ پیران سہروردیہ کے یہ فعل جاری کیا ہی حضرت قاضی نے جو گفتگو سنی کہا
کہ مین دامنگیر حضرات چشتیان کا ہون اور خاکروبی درگاہ آسمان پایگاہ اُنکی سے وہ دو لت
عظمی حاصل ہی کہ کسیکو نہوگی شیخ جنید کی تو بہ ہمارے واسطے حجت نہین ہوسکتی آخروہان سے
بغداد لیگئے جب شہر مین داخل ہوئے ایک مرید کے مکان پر کہ وہ بھی صاحب کمال تھا
فروکش ہوئے اُس شخص کے مکان مین چالیس حجرہ تھے سب مکان حضرت قاضی کے
حوالہ کیے مگر ایک حجرہ کہ مقفل تھا وہ اپنے تحت مین رکھا حضرت قاضی نے پوچھا کہ ای برادر
اس حجرہ کا دروازہ کسواسطے نہین کھولا اُسنے عرض کیا کہ حضرت اس حجرہ مین نَے نوازی ہی
کہ بخوف خلیفہ وقت اُسکو پوشیدہ رکھا ہی قاضی نے فرمایا کہ ای برادر مین کہ راگ کا عاشق ہون
اور بغیر راگ کے ایک ساعت چین نہین پڑتا اُس نَے نواز کو لاؤ اور کچھ اندیشہ کسیکا نکرو فوراً
اُسنے حجرہ کھولا اور نَے نواز کو خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا حضرت قاضی نے فرمایا
کہ نَے بجاؤ حسب ارشاد نَے نواز نے نَے بجائی قاضی صاحب کو وجد شروع ہوا اور کیفیت
حاصل ہوئی یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی قاضی شہر اور مفتی وغیرہ کہ بغداد مین سات سو
اہل فتوی تھے سب نے متفق ہوکر پاس حضرت حمید الدین کے ایک شخص کو بھیجا کہ کل دیوان
عدالت شریعت غرا مین حاضر ہوکر جوابدہی کرو کہ تم نے کس دلیل سے راگ کو جائز کیا اگر ملزم
ہوگے تو تم کو سزاے دار دیجاویگی وہ شخص جسوقت محفل سماع مین پہونچا ہیبت عظیم اُسکے
دل مین پیدا ہوئی خاموش ہوکر ایک جانب کھڑا رہا جب حضرت قاضی وجد سے فارغ ہوئے
اُس شخص نے پیام علماے بغداد کا پہونچایا حضرت قاضی نے فرمایا کہ راگ سب پر حرام
نہین ہی جو اسکے دقائق سے واقف نہین اُسپر حرام ہی اور جنپر عنایت ایزدی شامل
حال ہی اُنپر حلال ہی یہ فرمایا اور چند قدم چلکر کھڑے رہے اور کہا کہ ای عزیز مفتیان
بغداد سے کہ کہ کل سب لوگون کو جمع کرین فقیر بھی حاضر ہوگا وہ شخص گیا اور جو کچھ کہ حضرت

قاضی نے فرمایا تھا کہدیا اور ادھر قاضی صاحب نے اپنے مرید سے کہا کہ کل سب عالمون کو
اپنے گھر بُلا اور تقریب دعوت کا اظہار کردہ شخص مرفہ حال تھا بموجب فرمانے حضرت کے
سب کی دعوت کی اور دوسرے دن علے الصباح تمام عالم جمع ہوے حضرت قاضی نے اپنے
مرید سے فرمایا کہ اگر قوال اس شہر مین نہین مل سکتے جسقدر مزامیر دستیاب ہون منگاؤ
چنانچہ ستر مزامیر ملے اُسوقت حضرت قاضی نے صحن خانہ مین رکھکر ایک پارچہ سے پوشیدہ
کردیے جسوقت علماے شہر حاضر آئے اہل مکان سے دریافت کیا کہ قاضی حمیدالدین کہان ہی
کہ یہ فتنہ برپا کیا ہی حضرت قاضی نے فرمایا کہ حمیدالدین مین ہون کہ راگ سنتا ہون اور
اسکو مباح کہتا ہون اور مریض ہون مرض دل رکھتا ہون اور راگ اُس درد کی دوا ہی بقول
امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے تشنہ کو اگر پانی میسر نہ آوے اور قریب ہلاکت پہونچا ہو تو
شراب پینا اسکو درست ہی اور اسی طرح اور دلائل و براہین حضرت نے ارشاد کیے
کہ کسی نے اُسکا جواب نہ دیا بلکہ قبول کیا اور کہا کہ آپ صاحب ولایت ہین قسم کرامت سے
کوئی برہان اپنی ظاہر فرمائیے کہ ہم لوگ معتقد راگ کے ہون قاضی نے طرف مزماردن کے
اشارہ کیا ہر ایک مزمار خود بخود بجنے لگا اور حضرت قاضی بھی وجد مین آئے اور اہل
محفل کی طرف نگاہ گرم سے دیکھ کر فرمایا کہ ای نادانو وجد کرو تمام محفل وجد مین آگئی
اور ہر ایک دیر تک لذت مزامیر سے بیہوش رہا بعد فراغت سب نے قدم مبارک حضرت مین
سر ڈالا اور خودکردہ کے پشیمان ہوئے اور عفو تقصیر کے خواہان حضرت قاضی نے فرمایا کہ
تم لوگون نے براہین خاندان چشتیہ کا معاینہ کیا سب نے زبان اقرار سے عرض کیا کہ البتہ
راگ اہل سماع کو مباح ہی غرض وہ مجلس برخاست ہوئی اور حضرت قاضی وہان سے
روانہ ہوکر دہلی مین تشریف لائے آب یہانسے پھر ذکر خیر حضرت خواجہ کا بیان ہوتا ہی نقل ہی
کہ حضرت خواجہ اکثر بیدار رہتے اور اسطرح مشغول بحق تھے کہ اکثر اوقات چار چار روز تک استغراق
سے فارغ نہ ہوتے ایک مرتبہ آپ ایک مسجد مین معتکف تھے اور یہ صورت اوائل مین گذری

Marfat.com
Marfat.com

آخر ایک روز ایک طفل حسین وہان آیا اور حضرت کو سلام کیا اور کہا کہ آپ کسواسطے یہان
چلہ نشین ہین آپنے فرمایا کہ خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات کا خواہان ہون اُس لڑکے جبین نے
استفسار کیا کہ خضر کی ملاقات واسطے دنیا کے ہی یا عقبے کے آپنے فرمایا کہ مین ان دونون سے
سروکار نہین رکھتا ہون اس عرصہ مین حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور ہمیشہ
آپ سے ملتے رہے نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے ایک فرزند دلبند تھا وہ بقضاے الہی بگرا ے
ملک بقا ہوا آپنے حسب دستور تجہیز و تکفین کرکے اُسکو دفن کیا جب وہان سے دفن کرکے آئے
اور بیرون مکان بیٹھے گھر مین سے رونے کی آواز آئی آپنے فرمایا کہ یہ گریہ کیون ہی لوگون نے کہا
کہ آپ کا فرزند جو گذر گیا ہی اسواسطے مستورات روتی ہین آپنے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور
فرمایا کہ ہمکو تو اُس طفل سے محبت تھی کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ وہ لڑکا مر گیا ورنہ اُسکے واسطے
دعا کرتے جل جلالہ مقام غور ہی کہ عاشقان خدا کا یہ مقام ہی کہ فرزند کے مرنے کی بھی خبر نہین شعر
کچھ ایسے بیخبر تیرے عاشق ہین رات دن ٭ ہین محو عشق کچھ انھین اپنی خبر نہین ٭ نقل ہی
کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان مین رونق افروز ہوئے
تو آپ بھی عقب سے یہ سنکر روانہ ہوئے راہ مین اتفاق ملتان مین قیام کا ہوا اُسوقت حضرت
شیخ بہاء الدین زکریا ملتان مین تھے حضرت کی خبر مقدم سنکر بڑے تکلف سے دعوت کی
اور اپنے مکان پر ٹھہرایا اور اعزاز و اکرام حد سے زیادہ کیا آپکے ہمراہ شیخ جلال الدین تبریزی
بھی تھے ایک وقت یہ تینون شیخ باہم متفق بیٹھے تھے کہ خواجہ املاق ایبگ نام حاکم آیا اور اُسنے
درخواست کی کہ مغلون نے ظلم کر رکھا ہی خلق خدا کو لوٹ مار کرتے ہین اور فوج کثیر لیکر اس
ملک پر آئے ہین آپ صاحب عند اللہ دعا کیجیے کہ اُن ظالمون کے سر پنجہ سے اللہ تعالیٰ
نجات دے حضرت خواجہ کے ہاتھ مین اُسوقت ایک تیر تھا آپنے اُسکے حوالہ کیا اور فرمایا
کہ اس تیر کو مغلون کی فوج کے جانب چھوڑ دو اُسنے ایسا ہی کیا فوراً مغل ہیبت کھا کر
بھاگ گئے نقل ہی کہ جسوقت آپ دہلی مین داخل ہوئے ایک عریضہ خدمت فیضدرجت

Marfat.com
Marfat.com

پیر روشن ضمیر مین ارسال کیا اور اسمین لکھا کہ فدوی باشتیاق قدمبوسی یہانتک آگیا ہی
اگر حکم ہو تو اجمیر مین حاضر ہو شعر بلبل ز ادب پا ننہد در صفت گلزار + تا گل بطلبگاری
او لب نکشاید + حضرت خواجہ خواجگان نے بجواب اسکے تحریر فرمایا کہ تم دہلی مین رہو وہ ولایت
تمکو جناب ایزدی سے عنایت ہوئی اور ملاقات روحانی تو تمکو روز حاصل ہی عنقریب ہم بھی
انشاء اللہ تعالے دہلی مین آویگا اسوقت ملاقات ظاہری بھی ہو جاویگی آپ نے دہلی مین قیام
فرمایا ازدحام خلق اس کثرت سے رہنے لگا کہ آپ گھبرا جاتے لیکن بلا حکم پیر و مرشد کہین جا سکتے
تھے اور تمام شہر کے ادنے و اعلے مشرف بہ بیعت ہوئے نقل ہی کہ قبل تشریف بری آپکے حضرت
قاضی حمید الدین ناگوری نے خواب دیکھا کہ ایک آفتاب میرے مکان مین آیا ہی مدت تک تعبیر کی
فکر مین رہے آخر حضرت خواجہ دہلی مین آئے اور ایک نان پز کے یہان مقیم ہوئے دوبارہ پھر
قاضی نے خواب دیکھا کہ ہمارا دوست قطب الدین یہان آیا ہی اور فلان جگہہ مقیم ہی اسکو اپنے
مکان پر ٹھہرا اور یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل کر اسوقت قاضی صاحب نے باعزاز تمام آپکو اپنے
مکان پر ٹھہرایا اور خواب اول کی تعبیر اسوقت سمجھ مین آئی ہر چند کہ قاضی حمید الدین آپکے
استاد تھے لیکن کمالات باطنی مین آپکے مرید ہوئے اور بعد خدمت بسیار کے نعمت حاصل کی
اور خرقہ خلافت آپسے پایا کہتے ہین کہ اس زمانہ مین عمر حضرت کی سترہ برس کی تھی لیکن کمالات
باطنی و ظاہری اسقدر رکھتے کہ بیان نہین ہو سکتے نقل ہی کہ جب آپکے قدوم فیض لزوم سے
دہلی کو زینت ہوئی تو ازدحام خلائق کا بکثرت رہتا اور ہزارہا روپیہ نذر مین لوگ لاتے
لیکن ہرگز آپ قبول نہ کرتے اور ایک بقال سے قرض لیکر خورو نوش کا کام نکالتے آخر
بقال کے تین سو درم قرض ہوگئے اسوقت آپنے منع کیا کہ آیندہ سے قرض مت لاؤ دوسرے
روز مصلائے مبارک کے نیچے سے ایک کاک برآمد ہوا اور ہر روز اسی طرح ایک کاک نکلتا
اور سب خدام اسکو کھاتے اور سیر ہوتے بقال نے جانا کہ آپ شاید رنجیدہ ہوگئے ہین
جو آرد وغیرہ نہین منگاتے ہین بقال نے اپنی زوجہ کو بہانہ خدمت خواجہ مین جا کر عذر کر

وہ آئی اور معاملہ کاک کا سنکر واپس گئی اور یہ خبر تمام شہر مین مشتہر ہوئی آخر خطاب آپ کا اُس روز سے کاکی ہوا نقل ہے کہ ایک روز کسی نے حضرت سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا سے دریافت کیا کہ خواجہ قطب الدین کو کاکی کیون کہتے تھے آپنے فرمایا کہ ایک دن خواجہ صاحب چشمہ حوض شمسی پر مع تمام رفقا کے بیٹھے تھے اصحاب نے درخواست کی کہ یا حضرت اسوقت ہوائے سرد ہے ہمارا دل کاک گرم کا خواستگار ہے آپنے پانی مین ہاتھ ڈالکر کاک گرم نکالی اور سبکو ایک ایک کاک دی سب نے سیر ہو کر کھایا چنانچہ یہ نقل مشہور ہے اُس روز سے آپکو کاکی کہنے لگے نقل ہے کہ ایک روز سلطان شمس الدین آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور استدعائے طعام غیب کی کی آپنے دست مبارک بالا کیے چند کاک گرم اور خوشنما نہایت لذیذ غیب سے ہاتھ مین آئے آپنے سلطان کو دیے سلطان نے جو اُسکو کھایا نہایت لطف پایا اِس سبب سے بھی کاکی کہنے لگے نقل ہے کہ ایک روز قاضی حمید الدین نے قوالون کو بلاکر راگ گوایا دونون صاحبون کو وجد و ذوق کمال حاصل ہوا اُسوقت خلق کا ازدحام کثرت سے ہوا بعد فراغت کسی نے کہا کہ لوگ دور دور سے آئے ہین بھوکے ہین حضرت خواجہ نے آستین ہلانی شروع کی ہزارہا کاک گرم نکلنے لگے یہانتک کہ جملہ صغیر وکبیر نے سیر ہو کر کھائے پھر کسی نے کہا کہ اسوقت شربت بھی ہونا ضرور تھا تھوڑی سی شکر ایک شخص لایا قاضی نے اُسکو آفتابہ مین گھولکر لوگون کو پلانا شروع کیا سبکو پلادیا اور شربت بدستور آفتابہ مین جسقدر تھا اُسی قدر رہا نقل ہے کہ جب آپ نانبز کے یہان مقیم تھے تو سعد الدین ملکزادہ کے یہان سے چند من میدہ وغیرہ واسطے پکنے کاک کے اُس نانبز کے پاس آیا نانبز نے اُسکے کاک بناکر تنور مین لگادیے اُسوقت نانبز کو ایک غنودگی ایسی طاری ہوئی کہ وہ کاک رکھنا تنور مین فراموش کر گیا تھوڑی دیر مین جو اُسے ہوش آیا اور کاکون کو نکالا تو سب جلکر سیاہ ہو گئے تھے مردمان ملکزادہ نے اُس نانبز کو زدوکوب کرنا شروع کیا حضرت خواجہ کو اُسپر رحم آیا اور فرمایا کہ

Marfat.com
Marfat.com

ٹھہرو اگر تمھارے کاک درست ہو جاوین تو پھر اسکو تہدید تو نکروگے اُنھون نے کہا کہ
پھر ہم کیون غصہ کرنے لگے تھے آپنے وہ سب کاک تنور مین ڈالدیے تھوڑی دیر مین جو انکو
نکالا سب درست تھے اور سفید رنگ کے نہایت شفاف کہ اسطرح کے دوسرا نادر
پکا نہ سکتا تھا مردمان ملکزادہ نے یہ ماجراے حیرت افزا دیکھا اور ملکزادہ کو اس امر سے
اطلاع دی ملکزادہ اُسی وقت برہنہ پا حضرت کی قدمبوسی کو حاضر ہوا آپ نے
فرمایا کہ تو کس طریق سے آیا ہی اُسنے عرض کی کہ صدق دل سے اور اعتقاد کے سبب سے
حاضر ہوا ہون آپ نے فرمایا کہ تو اگر صدق دل سے آیا ہی تو مین تیرے حق مین دعا کرتا ہون
کہ اللہ تعالے محبت دنیا کو تیرے دل سے سرد کردے اور اپنا عشق دے اُسی وقت
اُسکو ایک کیفیت حاصل ہوئی اور اُسنے عرض کیا کہ مین نے دنیا اور اہل دنیا کو ترک کیا
آپ نے فرمایا کہ فقر و فاقہ اختیار کر اور ایک کملی پیوندلگی آپنے عنایت کی ملکزادہ نے
اُسکو سر پر رکھا اور مکان پر جاکر کل نقد و جنس راہ خدا مین ایثار کردیا اور خدمت
سراپا برکت مین رہنے لگا چند روز مین اپنے مقصد کو پہونچا اور عرش سے تحت الثری
تک اُسپر روشن ہوگیا **نقل** ہی کہ ایک روز حضرت اور قاضی راگ سُن رہے تھے
کہ اُسکی خبر سلطان شہاب الدین کو پہونچی اُسنے منع کروا بھیجا کہ آیندہ سے راگ نہ سننا
ورنہ بموجب شرع شریف کے تدارک عمل مین آئیگا آپنے بجواب اُسکے فرمایا کہ اے رذیل
تو راگ کے مرتبہ کو کیا جانے کہ کیا شی ہی یہ ہمکو حلال ہی اور تجکو حرام ہر شخص اسکے لائق
نہین ہی البتہ جو اسکے مرتبہ کو جانتے ہین اُنکو راگ حلال ہی اور راگ ایک سر ہی اسرار
آلہی سے بادشاہ کو جو یہ خبر پہونچی اُسنے قسم کھائی کہ اگر آیندہ مین نے سُنا کہ اُنھون نے
راگ سُنا ہی تو فوراً دار پر کھینچونگا یہ خبر حضرت خواجہ کو پہونچی آپ نے فرمایا کہ تو سلامت
رہیگا تو ہم کو دار پر کھینچیگا اُسی مہینے مین بادشاہ خراسان کو گیا اور وہان
فوت ہوا اور بجاے اُسکے سلطان شمس الدین اولیا انار اللہ برہانہ بادشاہ ہوا اور

Marfat.com
Marfat.com

یہ بادشاہ بخلوص دل حضرت کا مرید ہوا آپنے نصیحت فرمائی تھوڑے دنون کے بعد قاضی عماد اور قاضی صادق کو حضرت کی جانب سے عناد پیدا ہوا اور انھون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ دونون فقیر غیر شرع خلاف شرع راگ سنتے ہین یا تو انکو ممانعت کر دیجیے یا تدارک فرمائیے سیاست سزاے کامل دیجیے تاکہ آیندہ انکو دیکھ کر کوئی دوسرا مرتکب نہو بادشاہ نے کہا کہ میری مجال نہین کہ حضرت سے اس بارہ مین کچھ عرض کرون ہان تمکو اختیار ہی تم جاکر کہو یا نہ کہو یہ بات سنکر قاضی عماد اور قاضی صادق دونون حضرت کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ مجلس سماع ہو رہی ہی اور قاضی حمید الدین کو وجد آ رہا ہی ان دونون نے حضرت قطب الشاہدین کی طرف دیکھ کر کہا کہ امرد کو ایسی مجلس مین آنا نچاہیے آپ دونون ہاتھ روے مبارک پر لائے فوراً ریش نکل آئی اور فرمایا کہ بیشک امرد کو آنا نچاہیے اور ہم لوگون کو راگ سننا درست ہی اور ہم پر حلال ہی ان دونون سیہ دلون نے جو یہ کرامت حضرت کی دیکھی تو دہشت سے آگے نجاسکے اور اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے اور باہم مصلحت کی کہ اگر آج انکو ممانعت نہوگی تو قیامت تک سماع جاری رہیگا آخر بادشاہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا ریش نکلنے کا بیان کیا بادشاہ اور زیادہ معتقد ہوا اور کہا کہ یہ دونون صاحب اہل حال ہین انکو منع مت کرو اور انسے کاوش رکھنا نچاہیے کہ نتیجہ اسکا اچھا نہوگا قاضیون نے کہا کہ ہم اہل شرع ہین جب تک ہمارے دم مین دم ہی ممانعت کرینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی لیکن ہم اس امر مین ہرگز دخل نہ دینگے قاضیون نے کہا کہ ہم لوگ اس منصب پر نہین ہین اگر ہم کو منصب قضات مرحمت ہو تو ہم آپ کو دکھلاوین بادشاہ نے قاضی عماد کو منصب قضات عنایت کیا اور قاضی صادق کو مرتبہ صدر جہانی دیا اسی وقت انھون نے حضرت کو کہلا بھیجا کہ اب ہم اس منصب پر ممتاز ہوئے ہین اور ہم نے سنا ہی کہ آپ راگ سنتے ہین یا تو اس سے توبہ کیجیے ورنہ کل عدالت مین حاضر ہو کر جوابدہی کیجیے حضرت خواجہ نے یہ سنکر فرمایا کہ اے نا اہلو شاید تمہارا زمین مین جانے کا ارادہ ہی جو ہمارے درپے ہوئے ہو قاضی حمید الدین نے آپکے دہن مبارک پر ہاتھ رکھا آپنے فرمایا کہ اے قاضی

Marfat.com
Marfat.com

تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا اور بجواب اُسکے کہلا بھیجا کہ کل تو ہمکو راگ سننے کی مہلت دو کہ
ہمارے پیر کا عُرس ہے اور پرسون ہم آئینگے تم تمام شہر کے علماؤن کو جمع کر رکھنا اُسوقت اگر
وہ ہمکو قایل کر دینگے تو ہم توبہ کر لینگے ورنہ تم توبہ کر لینا اور اُس زمانہ مین آپ قلعہ کہنہ مین
تشریف رکھتے تھے قاضی عماد نے کہا کہ اچھا کل کی مہلت دی مگر اس شرط پر کہ ان دعلون
کے سوا دوسرا راگ سنے اور قلعہ کے دونون دروازون پر سپاہی بٹھا دیے کہ کیسکو اندر قلعہ
کے بجانے دو یہ خبر آپ کو پہونچی کہ مخلوق دونون دروازون پر کھڑی ہے اور قاضی کے آدمی
نے نہین دیتے آپ نے فرمایا کہ مگر وہ اپنی جان سے تنگ آگئے ہین تھوڑی دیر مین
حضرت بہاء الدین زکریا آئے آپ نے دروازے کی طرف دیکھا دربان اندھے ہو گئے اسکے
بعد تمام شہر کے آدمی اُس مجلس مین آگئے اور دربانون کو نظر نہ آیا اور راگ شروع ہوا
اور لوگون کو وجد آنے لگے یہ خبر قاضی عماد اور قاضی صادق کو پہونچی کہ باوجود ممانعت
مجلس خواجہ مین خلق کا اسقدر ازدحام ہے کہ کبھی نہوا ہوگا انکو حسد کی آگ نے جلایا اور
باہم مشورہ کرکے بہت جماعت کو ساتھ لیا اور کہا کہ چلو آج عین مجلس مین خواجہ کو ملامت
کرینگے آخر گئے جب نظر قاضی حمید الدین کی اُنپر پڑی قاضی نے فرمایا کہ بس ٹھہر جاؤ وہین اے
بے ادبو اور اے نا اہلو یہ فرمانا تھا کہ سبکے پانون مثل ستون کے اُس جگہ قایم ہو گئے ہر چند
چاہتے تھے کہ آگے جاوین مگر قدم نہ اُٹھتا تھا اسمین مجلس برخاست ہوئی حضرت خواجہ نے
فرمایا کہ آؤ اے برادر وداع ہو جاؤ پہلے تھوڑی لذت راگ کی اُٹھالو تو پھر سفر کرو اس
سخن نے ایسا اثر کیا کہ سبکو گریہ ہوا اور وجد مین آئے جب ہوش ہوا حضرت کے قدمونپر
سر رکھا اور عفو تقصیر چاہا اور کہا کہ ہم ہرگز راگ کی کیفیت سے آگاہ نہ تھے اور یہ سب نعلی تھے
یہ تو بڑی نعمت ہے اور کون کہتا ہے کہ یہ حرام ہے یہ بیشک حلال ہے اور توبہ کی اور پشیمان ہو
لیکن یہان تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچ گیا تھا اب پشیمانی سے کیا ہوتا تھا
حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تم نے ابھی راگ کا راز کہان پایا ہے اگر تھوڑا بھی بیان کرون تو

Marfat.com
Marfat.com

تمام خلق راگ سننے لگے اور عاشق راگ کی ہوجاوے اب جاؤ وہ دونون رخصت ہوکر اپنے
مکانون کو گئے اور پادشاہ نے سارا ماجرا بیان کیا پادشاہ بہت خفا ہوا اور کہا کہ ہمنے پہلے ہی
کہا تھا کہ تم اس امر کے درپے نہو ورنہ پشیمانی اٹھاؤگے آخر وہی درپیش آیا اب جاؤ کبھی
ہمارے روبرو نہ آنا اور عہدہ سے دونون کو برخاست کیا وہان سے یہ دونون پشیمان
ہوکر اپنے مکان پر آئے اور تھوڑی دیر کے بعد راہی ملک عدم ہوئے **نقل** ہے کہ ایک
شخص رئیس نامی نے خواب مین دیکھا کہ ایک قبر ہے اور اسمین سے ایک شخص آتا جاتا ہے
اسنے دریافت کیا کہ اس قبر مین کون ہے اور تم کون ہو انھون نے کہا کہ اس قبر مین حضرت
رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور مین مسعود خادم حضرت
کا ہون رئیس نے کہا کہ میرا آداب بھی حضور سے عرض کرو مسعود اندر گیا اور تھوڑی دیر مین
باہر آیا اور رئیس سے کہا کہ حضور ارشاد فرماتے ہین کہ تو ابھی ہماری ملازمت کی لیاقت نہین
رکھتا ہے پہلے قابلیت پیدا کر پھر آنے کا ارادہ کرنا اور ہماری طرف سے قطب الدین بختیار کاکی
کو سلام پہونچا اور یہ کہہ کہ تو ہر روز ہم پر تحفہ بھیجا کرتا تھا اب تین دن سے وہ تحفہ نہین بھیجا
اسکا مانع بخیر ہو رئیس جب بیدار ہوا تو حضرت کی خدمت مین آیا اور یہ پیام پہونچایا بمجرد
سننے اس حال کے حضرت خواجہ اٹھے اور دو رکعت نماز ادا کی اور درود شریف پڑھا اور
تھوڑی دیر تک مراقبہ مین رہے اور سبب اسکا یہ تھا کہ آپنے نکاح ایک عورت مریم
سیرت سے کیا تھا اسکے جھگڑے کے سبب سے فرصت نہوئی تھی کہ درود معمولی پڑھتے
کہ ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھتے تھے آخر اس عورت کو طلاق دی **نقل** ہے کہ حضرت
سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا ہر روز غیاث پور سے واسطے زیارت کے
جایا کرتے ایک روز دل مین کہا کہ دیکھون میرے جانے کی آپ کو خبر ہوتی ہے یا نہین جب
مزار اقدس پر پہونچے دیکھا تو آپ مزار پر تشریف رکھتے ہین اور یہ شعر زبان مبارک پر
جاری ہے **شعر** مرا زندہ پندار چون خویشتن ٭ من آیم بجان گر تو آئی بہ تن **نقل**

Marfat.com
Marfat.com

ایک روز اختیار الدین کچھ زر نقد آپکے نذرانہ کے واسطے لایا آپنے قبول نفرمایا وہ عجز و انکساری کرنے لگا آپنے بوریہ کے کونے کو اُٹھا کر کہا دیکھ اختیار الدین نے جو دیکھا تو اُسکو ایک دریاے زر و جواہر بوریہ کے نیچے نظر آیا کہ روان ہی آپنے فرمایا کہ خداوند تعالے نے اپنے دوستون کے واسطے خزانے تصرف مین کیے ہین نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ دہلی مین تشریف لائے تو آپ پیشوائی کو گئے اور حضرت اپنے مسکن پر لائے جملہ خلفا کو ملاحظہ کیمیا اثر مین پیش کیا ہر ایک کو موافق اُنکی استعداد کے فیض حاصل ہوا اور جملہ مشائخ دہلی آپ کی قدمبوسی کے واسطے تشریف لائے مگر نجم الدین صغرا نہ آئے خواجہ صاحب خود اُنکے ملنے کے واسطے تشریف لے گئے دریافت کیا کہ آپ کیون نہین آئے اُنھون نے کہا کہ ہم نے اپنا خلیفہ دہلی مین چھوڑا ہی تمام شہر کا ہجوم اُنکے دروازہ پر رہتا ہی کوئی شخص میرے پاس نہین آتا فتوح میری بند ہی اور نان شبینہ سے بھی مین تنگ ہون یہ بات حضرت کو ناپسند آئی اور آپنے خواجہ قطب الدین سے فرمایا کہ بابا مردمان دہلی نقش قدم تیرے کو بجان عزیز رکھتے ہین اب تو دہلی مین سکونت اختیار کر آخر پیر و مرشد کو رخصت کرکے آپ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جب تک درویش بیگانہ نہو تمام اوقات اُسکے بیکار ہین اور جب تک آلایش دنیا سے پاک نہو ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچے کیونکہ راہ سلوک درویشی کی اور ہی اور دنیا داری اور خواہ درویشی اختیار کرے خواہ دنیا داری اور جو کوئی کہ دعوی عاشقی کرے اور کسی بلا کے آنے سے مضطرب ہوا اور فریاد کرے عاشق نہین ہی بلکہ فاسق ہی اسواسطے کہ دوستی کے یہ معنی ہین کہ جو بلا آئے اُسکو بجانب دوست تصور کرے اور راضی برضا رہے بلکہ شکرانہ ادا کرے کہ دوستکو ہمارا خیال ہی کہ اس بہانہ سے ہمکو یاد کیا اور فرمایا کہ خواجہ ما پیر و مرشد ایک دن فرماتے تھے کہ جو کوئی دعوی محبت کرے وہ بصد آرزو خواہان بلا ہو کیونکہ اُسکی رضا ہی اور فرمایا کہ جو کچھ عشق

Marfat.com
Marfat.com

مین تھا وہ کرامت ہی اور فرمایا کہ تین برس وہ تھے کہ جب تک بار نہ تھا اور جب تک
دونون ہاتھون سے دروازہ نہ کھولتا نہ کھلتا تھا اور قدم نہ اُٹھاتا تھا منزل عزت
کو نہ پہونچتا تھا یعنی جب تک اپنی سعی سے راہ نچلا مقام قرب تک نہ پہونچا نقل ہی
کہ بعد مدت مدید کے حضرت قطب الشاہدین کو شوق قدمبوسی پیرومرشد ہوا عریضہ
متضمن حاضری خود خدمت سراپا برکت مین بھیجا حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین
چشتی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا کہ بندہ کو بھی اشتیاق ملاقات اُس برخوردار کا کمال ہی
جلد تشریف لاؤ کہ ملاقات آخری ہی آپ بعد طی منازل اجمیر شریف مین پہونچے اور
قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ بابا دوست خدا کی علامتین
تین ہین اول خوف دوم رضا سوم محبت خوف ترک گناہ ہی کہ عذاب آتش جہنم سے
نجات پاوے اور رضا اللہ رضمن محبت حق کے ہی کہ بجز حق کے دوسرے کی گنجائش دل مین نہو
اور نامہ نگار صفحہ جاودانی نے نقش کل شیٔ ہالک الا وجہہ ثبت لوح ازل کیا ہی اسواسطے
سبکو عالم فنا سے طرف دار البقا کے جانا ضرور ہی اور یہ سفر سب کے واسطے درپیش ہے
منعم ہو خواہ درویش اس زمانہ مین درمیان میرے اور درمیان دوستان میرے
کے مفارقت ہونے والی ہی اور اس اجمیر مین دفن ہونگا پس شیخ علی سنجری کو فرمایا کہ
مین نے خلافت وسجادہ قطب الدین کو دیا چنانچہ کلاہ و دستار مبارک اپنے ہاتھ سے
آپکے سر پر رکھی اور عصاے حضرت عثمان ہارونی و مصحف و مصلا و خرقہ عنایت فرمایا
اور کہا کہ یہ امانت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اور پیران عظام مین
درجہ بدرجہ چلی آتی ہی حق اسکا ادا کرنا جسطرح مجکو پہونچا تھا تیرے حوالہ کیا اب ای فرزند
تو اس امانت کا حق اچھی طرح ادا کرنا کہ کل کو روبروے پیران عظام شرمندگی نہو
اور فرمایا کہ ای فرزند عارف مانند آفتاب کے ہین کہ عالم پر روشن ہین اور اہل محبت
جو مرتبہ ہی وہ ملائکہ کا نہین ہی اور چار چیز آدمی کو قید نفس سے رہا کرتی ہین اول یہ کہ مفلسی

Marfat.com
Marfat.com

اپنے کو تونگر کرے دوسرے گرسنگی سے سیری حاصل کرے تیسرے غم و بلا مین خوش رہے اور چوتھے جو کوئی اسکے ساتھ بدی کرے اسکو نیکی کرنا چاہیے جب یہ بات تمام ہوئی خواجہ قطب الدین نے سر اوپر پاؤن حضرت کے رکھا آپنے ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا کہ بابا مین نے تجکو سیر و بجدا کیا اور منزل قرب کو پہونچایا جہان تو رہے ساتھ خدا کے رہے تو اور مجرور ہے اور جہان رہے مرد راہ کار ہے تو اور خدا کے ساتھ رہے تو فاتحہ پڑھکر چشم پر آب ہوئے اور دہلی کو رخصت کیا بعد چند روز کے آپ دہلی مین تشریف لائے بعد آنے حضرت کے خواجہ دو جہان نے رحلت فرمائی آپ اس خبر کو سنکر بہت روئے اور فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ دوستان خدا کو موت نہین آتی ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہین لیکن چشم خلائق سے پوشیدہ ہوجاتے ہین نقل ہے کہ آپ کے بائیس خلیفہ تھے شیخ فریدالدین شکر گنج شیخ بدرالدین غزنوی شیخ برہان الدین بلخی شیخ ضیاءالدین رومی و سلطان شمس الدین بادشاہ اولیا و بابا بجری بحر دریا مولانا فخرالدین حلوائی خواجہ میر شیخ سعدالدین خلیفہ شیخ محمود بہاری مولانا محمد حاجری سلطان نصیرالدین غازی قاضی حمیدالدین ناگوری مولانا برہان الدین حلوائی شیخ محمد شیخ حسین شیخ احمد شیخ نبی شیخ فیروز شیخ بدرالدین موے تاب شاہ خضر قلندر شیخ نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہے کہ ایک روز آپ سوار ہوئے جاتے تھے جب متصل اُس زمین کے پہونچے کہ جہان آپ کا مزار مقدس ہے فرمایا کہ مجکو اس زمین سے بوی محبت آتی ہے چنانچہ اُسکے مالک سے وہ قطعہ زمین خرید کر لیا اور اُسکو جاے مرقد اپنا بنایا نقل ہے کہ ایک روز مجلس راگ کی گرم تھی قوالون نے یہ شعر پڑھا شعر عاشقِ رویت کجا بنید بکس + بستہ موبت کجی مانند خلاص + اور آپ کو اس شعر پر وجد آرہا تھا کہ اسمین صلاح الدین و کریم الدین قوالون نے یہ غزل شروع کی اسپر عجب حال طاری ہوا غزل یہ ہے غزل کشتگان خنجرِ تسلیم را + ہر زمان از غیب جانِ دیگر است + حضرت خواجہ کا اس شعر پر عجب حال تھا کہ جب وہ اول مصرعہ کہتا تھا تو آپ مثل مردہ بیہوش ہوجاتے تھے

Marfat.com
Marfat.com

اور جب وہ مصرعہ ثانی پڑھتا تھا تو آپ کو حرکت ہوتی تھی گویا آپکے قالب مین جان آجاتی تھی
ہر بار یہ کیفیت حاصل تھی اور تین روز تک یہی وجد کی صورت رہی نماز کے وقت تو نماز
پڑھتے اور پھر وجد مین آجاتے تیسرے روز آپکے ہر بن موسے اسم اللہ کی تسبیح جاری
تھی اور جو خون بن موسے ٹپکتا تھا اُسکا نقش اسم سبحان اللہ کا بن جاتا تھا اور
اُس سے آواز سبحان اللہ کی پیدا ہوتی تھی اور اس مدت مین کسی وقت کی نماز ترک
نہوئی آخر وقت چاشت کا ہوا چودھوین ماہ ربیع الاول ۶۳۵ ہجری کو بشارت قوالون
کو ہوئی کہ اب اس شعر کو تمام کرو آخر اُنھون نے موقوف کیا آپنے اس جہان فانی سے
طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی تمام عالم مین شور و غوغا ہوا آخر جنازہ تیار ہوا مولانا
ابو سعید نے کہا کہ حضرت خواجہ کا یہ حکم تھا کہ میرے جنازہ کی وہ شخص نماز پڑھائیگا کہ
جسنے غیر عورت پر کمر بند نہ کھولا ہو اور سنت نماز عصر اور تکبیر اولے کا قضا نہ کیا ہو سلطان
شمس الدین انار اللہ برہانہ دیر تک خاموش رہے اور ہر طرف دیکھا کسی نے اقرار نہ کیا
آخر سلطان نے امامت کی اور کہا کہ بھائیو اس بندہ گنہگار نے آج تک کمر بند غیر عورت پر
نہین کھولا ہے اور تکبیر اولے اور سنت عصر قضا نہین کی ہے سبنے تحسین کی اور سلطان نے
کہا کہ مین نہین چاہتا تھا کہ میرے راز کا افشا ہو لیکن جو مرضی حضرت خواجہ کی یہی تھی
مجبور ہین سے اپنا حال ظاہر کیا پس جنازہ کو ایک جانب سے بادشاہ نے اور تین
طرف سے اور اولیا اللہ نے اٹھایا اور جائے مقبرہ مین مدفون کیا اس فقیر نے
تاریخ اُس قطب الاقطاب کی او خواجہ بود الہام ربانی سے دریافت کی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنج مسعود بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنج مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اوشی قدس سرہ السامی کے ہین اور خاندان پاک چشت مین اس رتبہ کا فقیر دوسرا
نہین ہوا آفتاب چشت کہنا چاہیے اور اپنے عہد مین آپ سلطان حقیقت اور بیابان

Marfat.com
Marfat.com

معرفت تھے اور کسی وقت یاد الٰہی سے خالی نہ رہتے تھے اور کرامت جسقدر کہ آپ کی ذات والاصفات سے ظاہر ہوئی ہی کسی بزرگ سے اسقدر نہیں ہوئی ہزار ون طالب کو واصل بخدا کیا چنانچہ ستر ہزار خلیفہ آپ کے مشہور ہین اور ہر ایک قطب وقت تھا اور آپ ہمیشہ صائم الدہر اور قایم اللیل تھے فقر و تجرد آپ کا طریقہ خاص تھا اور جو کچھ مطبخ مین طعام پکتا اول محتاج اور غربا کو کھلاتے اُسکے بعد آپ نوش فرماتے اور ایک پارہ نان جوین سے افطار کرتے اور علوم ظاہری اور باطنی مین کمال رکھتے تھے آپ کا حال کرامت مآل عالم مین اشتہار رکھتا ہی حاجت اظہار نہین اسواسطے کچھ کچھ بطور اختصار درج رسالہ ہٰذا کیا جاتا ہی ورنہ ایک دفتر درکار ہوتا اور اکثر کرامتین آپ کی ابتک موجود ہین چنانچہ دروازہ بہشتی کہ قیامت تک جو کوئی اُسمین سے نکل جاویگا اُسپر آتش دوزخ حرام ہی مثل اُسکے بہت شہرت آپکے حالات کی ہی عمر آپ کی پچانوے برس کی ہوئی اول مسعود نام تھا اور یکصد ویک نام آپکے جو واسطے روائے ہر حاجت کے اسم اعظم کا خواص رکھتے ہین یہ ہین اور شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی آپکے جو دہلی کہنہ مین آسودہ ہین فرماتے ہین کہ اسمائے گرامی کو وقت حاجت جو کوئی گیارہ بار پڑھے اللہ تعالےٰ اُسکی حاجت روا کرے وہ نام یہ ہین قطب الموحدین شیخ فرید خواجہ فرید مخدوم فرید بابا فرید مولانا فرید شاہ فرید حاجی فرید درویش فرید مسکین فرید عاجز فرید فقیر فرید غریب فرید موحد فرید محمود فرید مسعود فرید مقصود فرید قاصد فرید مقصد فرید چشتی فرید حمید فرید اجودھنی فرید حامد فرید حمید فرید کامل فرید مکمل فرید خادم فرید متوکل فرید سالک فرید سالک فرید زاہد فرید عابد فرید عالم فرید صادق فرید صابر فرید شاکر فرید امام فرید مجتہد فرید رشید فرید متقی فرید محب فرید مرشد فرید حق فرید وکیل فرید خالص فرید مخلص فرید عاشق فرید عارف فرید معظم فرید مہدی فرید ولی فرید نجی فرید قطب فرید غوث فرید مغیث فرید سیاح فرید جہانگشت فرید کبیر فرید شکر گنج فرید شکربار فرید فرید الحق فرید

Marfat.com
Marfat.com

حبیب فرید عزیز فرید مقبول فرید صوفی فرید صاحب فرید محقق فرید مدقق فرید خیر فرید فخر فرید
سلطان فرید برہان فرید فاضل فرید واصل فرید دم فرید قدم فرید اول فرید آخر فرید
ظاہر فرید باطن فرید جل فرید تحمل فرید فرید فرید یحییٰ فرید غیث فرید نور اللہ فرید نظر اللہ فرید
وصل اللہ فرید فیض اللہ فرید حفیظ اللہ فرید لفظۃ اللہ فرید اہل اللہ فرید آیۃ اللہ فرید
سر اللہ فرید عزیز اللہ فرید روح اللہ فرید عبد اللہ فرید محیط اللہ فرید قطب الاقطاب فرید
مشکل کشا فرید قاضی الحاجات فرید آلہی بحرمت این نامہاے حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر
رحمۃ اللہ علیہ کے مجکو اور جمیع معتقدان و مریدان کو ساتھ مطلوب دل اور مقصد جان کے
فائز کر آمین آمین آمین اور منجملہ ان اسماے گرامی کے پانچ نام ہین کہ بارہا تجربہ مین آئے ہین
جس مقصد کے واسطے کوئی پڑھے فوراً وہ کام ہوجاوے اور چالیس ۴۰ روز تک اکتالیس ۴۱
اکتالیس ۴۱ بار پڑھے وہ نام یہ ہین شیخ فرید مولانا فرید خواجہ فرید حاجی فرید درویش فرید
اور سوا انکے اور بھی نو دو نو نام ہین بسبب طوالت کے انھین پر اکتفا کیا نقل ہے کہ نسب
آپ کا حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم سے ملتا ہے اور آپ شاہ فرخ کابلی کے دودمان سے ہین
وقت تباہی کابل کہ چنگیز خان نے کی تھی اور آپ کے باپ کے جد بزرگوار شہید ہوئے تھے تو آپکے
جد مع تین صاحبزادون کے لاہور مین تشریف لائے پھر وہانسے موضع کنھی وال کہ مضافات
ملتان سے ہے اسمین سکونت اختیار کی وہان بفضلہ تعالے واقع ۵۸۴ھ ہجری کو مولود
مبارک حضرت سے زمین و آسمان روشن ہوا اور نہانخانہ بطون سے جلوہ افروز عرصہ
شہود ہوئے آپکے والدین کو نہایت خوشی ہوئی اور مسعود نام رکھا اور آپکے والد خواہرزادہ
سلطان محمود غزنوی کے ہین اور والدہ شریفہ حضرت کی بی بی مریم خاتون نہایت
عابدہ اور صالحہ تھین اور دختر مولانا وجیہ الدین خجندی کی تھین صاحب کرامت تھین
چنانچہ ایک مرتبہ آپکی والدہ کے یہان شب کو چور آیا فوراً نابینا ہوگیا صبح کو مع زن و
فرزند کے حاضر ہوا اور بی بی صاحبہ کے روبرو الحاح و زاری کی اور مسلمان ہوا اُسوقت

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے لب مبارک اسکی آنکھون مین لگایا بینا ہوگیا اُس مریم عہد نے اُسکا عبداللہ نام رکھا
اور آخر کو اولیاے کبار سے ہوا نقل ہے کہ ایک روز حالت حمل مین آپ کی والدہ کی طبیعت
طرف کنار کے مائل ہوئی پیچانہ مین ایک درخت تھا اُسمین سے دو چار بیر توڑے آپ نے شکم مین ایسی
اضطرابی کی کہ اُنھون نے بیر نہ کھائے آخر پھینکدیے جب آپ جوان ہوئے تو آپ کی والدہ نے
ایک روز ازراہ مذاق فرمایا کہ ای فرزند تم نے کوئی شی مشکوک حالت حمل مین نہین کھانی
اسواسطے عظمت بڑی ہوئی آپنے فرمایا کہ آپ تو کھاتین مگر مین کب کھانے دیتا اور بیرون کا
سب ماجرا بیان کیا آپ کی والدہ صاحبہ نہایت حیران ہوئین نقل ہے کہ آپ ایام طفلی
مین مدرسہ ملتان مین پڑھتے تھے ایک روز آپ کی بغل مین کتاب نافع تھی مدرسہ کو
جاتے تھے راستہ مین حضرت قطب الدین بختیار کاکی سے دو چار ہوئے خواجہ صاحب نے فرمایا
کہ ای لڑکے کیا کتاب ہے آپنے کہا کہ نافع ہے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تجکو نافع کیا نفع دیگی اس کلام
کے سنتے ہی آپ کو جوش آیا اور خدمت خواجہ مین گئے اور قدم مبارک پر سر ڈال دیا اور
نہایت اعتقاد سے مرید ہوئے حضرت خواجہ نے اُسوقت یہ رباعی پڑھی رباعی مقبول

توحرمقبل جاوید نشد + وازلطف تو ہیچ بندہ نومید نشد + لطفت بکدام ذرہ پیوست دمی
کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد + نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ دہلی مین تشریف لائے
تو کچھ دنون تک آپکے ہمراہ حضرت شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ آئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ
بابا فرید کچھ روز تحصیل علوم ظاہری کرو پھر ہمارے پاس آنا آخر آپ وہان سے رخصت ہوکر
تحصیل علم مین مصروف ہوئے اور پانچ برس کے بعد تحصیل سے فارغ ہوکر پھر خدمت
خواجہ صاحب مین حاضر ہوئے حضرت خواجہ نے ایک حجرہ علیحدہ آپکے واسطے رہنے کو دیا
آپ اُسمین رات دن مجاہدہ اور ریاضت کرتے اور بعد پنجشنبہ کے حضرت خواجہ بھی آپکے
پاس جاتے اور تعلیم فرماتے پھر جب خواجہ صاحب نے کئی روزون کو حکم دیا چنانچہ کبھی چار
کبھی پانچ روز مین روزہ افطار فرماتے ایک مرتبہ ایک شخص کچھ نان آپکے پاس لایا

Marfat.com
Marfat.com

آپنے وقت افطار اُسکو نوش کیا تھوڑی دیر مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک زاغ مُنھ مین مردار لئے
شاخ درخت پر بیٹھا ہے آپ کو دیکھتے ہی استفراغ ہوا تھوڑی دیر مین حضرت خواجہ تشریف
لائے آپنے یہ ماجرا بیان کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ فرید اللہ تعالے نے تیرے حال پر بہت رحم کیا
کہ نان حرام کو تیرے شکم سے نکالدیا اب جو کچھ غیب سے ملے بے عیب کھا پھر چھ روز تک آپنے طے کیا
اور کچھ نہ کھایا ایک رات کو نہایت گرسنگی سے بیطاقتی ہوئی آپ زمین پر ہاتھ پاؤن مارنے
لگے کچھ سنگریزے ہاتھ مین آئے اُنکو مُنھ مین رکھ لیا سب شکر ریزہ ہوگئے چنانچہ اسی سبب سے
آپ کو شکر گنج کہتے ہین اور دوسری روایت حضرت کے خطاب گنج شکر کی یہ ہے کہ ملفوظات
مین نقل ہے کہ ایک روز آپ کسی مقام پر سرراہ بیٹھے تھے اور ایک سوداگر کچھ شکر بھر کر
لیے جاتا تھا آپ نے دریافت کیا کہ اسمین کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اسمین نمک ہے آپنے فرمایا
کہ نمک ہی ہوگا جب اُسکو اپنے مقام پر لیجاکر کھولا تو تمام نمک تھا آخر سوداگر حضرت کے
قدمون پر گرا اور خطا معاف کرائی پھر شکر ہوئی تیسری نقل یہ ہے کہ جب آپ حجرہ سے باہر تشریف
لائے آپ کا پاؤن بے اختیار حرکت مین آیا گر پڑے ایک ڈھیلا مٹی کا آپکے دہن مبارک مین
گرا تمام شکر ہوگیا چوتھے یہ کہ ایام خردسالی مین آپ کی والدہ زیر مصلی ریزے شکر کے
رکھکر آپ کو نماز پڑھاتین جب آپ فارغ ہوجاتے تب آپ کی والدہ وہ ریزہ شکر دیدیتین
ایکمرتبہ آپ کی والدہ شکر ریزہ رکھنا بھول گیئن آپنے حسب عادت قدیم نماز پڑھکر
گوشہ مصلے کا جو اُٹھایا تو شکر ریزہ موجود پائے آپ کی والدہ نے یہ حال دیکھکر فرمایا کہ
میرا بیٹا بڑا ولی ہوگا نقل ہے کہ ایکبار آپ صحرا مین ریاضت کرتے تھے اور برگ درختان سے
افطار کرتے تھے ایک دن تشنگی غالب ہوئی آپ ایک چاہ پر پہونچے منتظر رسن و دلو
کے رہے تھوڑی دیر مین آہو آئے اور اُنھون نے کنوئین مین جہانکا شل فوارہ کے
پانی اوپر آگیا آہو پیکر چلے گئے آپنے جناب باری مین عرض کی کہ پروردگار عالم بندہ سے
کیا قصور ہوا تھا کہ آہو کے برابر مرتبہ نہوا حکم ہوا کہ فرید الدین تیرا انتظار رسن اور دلو پر تھا اور آہو کا مجھ

Marfat.com
Marfat.com

ہم ہر پھر آپنے چالیس روز تک نفس کو پانی نہ دیا چالیسوین روز جب غلبہ پیاس کا ہوا تو آپنے بجاے پانی کے خاک منھ مین ڈالی سب شکر ہوگئی اُسوقت ندا ہوئی کہ فرید الدین ہم نے تجکو خطاب گنج شکر دیا نقل ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے تو جناب باری سے ایک طبق شکر کا آپکے روبرو آیا اور حکم ہوا کہ تیری امت مین ایک عارف گنج شکر ہوگا یہ شکر اُسکے خزانہ سے ہے نوش کر اور یارون کو دے چنانچہ آپنے صحابہ کو عنایت کی نقل ہے کہ جب حضرت قطب المقربین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ دہلی مین تشریف لائے تو خواجہ قطب الدین سے فرمایا کہ بابا قطب الدین تو اپنے خلفاؤن کو بلا چنانچہ آپنے سبکو پیش کیا حضرت خواجہ نے اُنکے حق مین دعا فرمائی اور پھر کہا کہ بابا کوئی اور بھی باقی ہے انھون نے عرض کیا کہ مسعود نامے فقیر چلہ مین ہے وہ باقی ہے حضرت خواجہ اور یہ دونون حجرہ مین گئے کواڑ کھولکر دیکھا تو حضرت مین بسبب ضعف کے مطلق طاقت نہ تھی کہ کھڑے ہوکر تعظیم دین آبدیدہ ہوے اور زمین پر سر رکھا حضرت خواجہ کو اُن پر رحم آیا اور فرمایا کہ بابا کب تک اس بیچارے کو اس ریاضت مین رکھیگا آؤ ہم اور تم دونون اسکے حق مین دعا کرین چنانچہ دست راست تو خواجہ معین الدین نے اور بازوے چپ خواجہ قطب الدین نے پکڑا اور کھڑا کیا اور عرض کیا کہ الٰہی فرید کو قبول کر اور بندگان خاص سے اُسکو فرما آواز آئی کہ فرید کو ہم نے قبول کیا اور فرید فرید دہر ہوگا اس آواز سے حال حضرت پر طاری ہوا پھر حضرت خواجگان نے اسم اعظم کہ سینہ بہ سینہ پیران عظام سے چلا آتا تھا انکو بتلایا تمام علم لدنی طرفۃ العین مین منکشف ہوا اور درمیان خدا کے اور اُنکے کچھ حجاب باقی نہ رہا پھر خواجہ نے دستار خلافت عنایت کی اور سند دی اُس روز مجلس مین قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علی کرمانی و ترک خواجہ محمود کے بہت اولیا اللہ صاحب کشف وکرامت وہان موجود تھے اُسوقت ایک شیخ نے یہ شعر پڑھا شعر گنج بخش ملکت از شکرین شد * یافتہ شاہی ز شاہان جہان * نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ

بسبب ضعف کے چہل قدمی کرنے لگے اور عصا ہاتھ مین لے لیا تھوڑی دیر مین پھینک دیا حضرت نظام الدین اولیا حاضر تھے عرض کیا کہ حضور نے عصا کیون پھینک دیا فرمایا کہ اُسوقت عتاب ہوا کہ ہمارے سوا دوسری شی پر تکیہ کیا نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ نے آپکو رخصت سفر کی دی تو فرمایا کہ بابا فرید مین جانتا ہون کہ تو میرے وقت آخر پر نہ آئیگا اور روز سوم آئیگا اپنی امانت قاضی حمید الدین سے لے لینا اور آبدیدہ ہوکر رخصت کیا آپ وہان سے ہانسی گئے ایک روز شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت خواجہ بلاتے ہین آپ اُسی وقت روانہ دہلی کو ہوئے یہان جو آکر دیکھا تو حضرت کا سوم تھا بہت روئے اور مزار اقدس پر جاکر شور وگریہ کیا آخر قاضی حمید الدین نے وہ خرقہ جو خواجہ نے عنایت کیا تھا آپکے حوالہ کیا آپ وہان سے پھر طرف ہانسی کے روانہ ہوئے ہرچند لوگون نے الحاح وزاری کی کہ آپ یہان رہین آپکو مفارقت اپنے پیر کی سخت گذری تھی وہان نرہے اور ہانسی مین چند روز قیام کیا جب اژدحام خلق کا زیادہ ہوا تو وہان سے بھی گھبراکر طرف اجودھن کے گئے اور وہ گاؤن ویران تھا وہ جگہ خوش آئی وہان بھی حکام اُس ملک کے معتقد ہوئے آخر وہان سے بھی کوچ کرنے کا ارادہ کیا کہ حضرت خواجہ سے بشارت ہوئی کہ یہین رہو چنانچہ وہان رہنے لگے ایک روز سلطان غیاث الدین قدمبوسی کو حاضر ہوا آپکو اژدحام خلایق سے تکدر خاطر ہوا اُسوقت الہام ہوا کہ فرید ہمارے مخلوق سے اسقدر نفرت کرتا ہی پھر کبھی آپنے ایسا کام نکیا نقل ہی کہ جب آپ اجودھن مین تشریف لے گئے اول ایک درخت کے تلے قیام کیا اور آپکے ہمراہ چند درویش تھے ایک روز ایک عورت سر پر لوٹہ دودھ کا بھرا ہوا لیے جاتی تھی آپنے فرمایا کہ مائی اسمین کیا ہی اور کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا کہ میان صاحب کیا کہون یہان ایک جوگی بڑا جادوگر ہی اُسنے ہم پر یہ ظلم کر رکھا ہی کہ باری سے روز دودھ سب یہان سے منگاتا ہی اگر کوئی عذر کرے تو گاے بیمار ہوکر مرجاتی ہی یا تمام دودھ خون ہوجاتا ہی اس عذاب مین ہم لوگ مبتلا ہین اب مجکو جانے دیجیے ورنہ دیر ہوگی تو نہ معلوم وہ ظالم کس بلا کو مقرر کریگا آپنے اسکی تشفی کی اور

فرمایا کہ یہ دودھ ان درویشون کو پلا وے اُسنے تعمیل حکم کی تھوڑی دیر مین ایک شاگرد اُس
جوگی کا آیا اور اُس عورت کو وہان بیٹھے دیکھکر بہت بُرا بھلا کہنا شروع کیا حضرت نے
فرمایا کہ خاموش اے احمق بیٹھ ایک طرف کو بموجب فرمانے کے فوراً اُسکی زبان بند ہوئی اور
پانون بند ہوگئے تھوڑی دیر مین دوسرا شاگرد اُس جوگی کا آیا اُسنے بھی ایسا ہی کچھ بکنا
شروع کیا اُسکی نسبت بھی حضرت نے وہ ہی فرمایا آخر وہ بھی مقید غیبی ہوکر بیٹھ گیا اسی طرح
کئی شاگرد اُسکے آئے اور یون ہی مقید ہوکر بیٹھ بیٹھ گئے آخر وہ جوگی خود آیا اور شاگردون کو
مقید دیکھکر بہت غصہ کیا اور جادو کے زور سے چاہتا تھا کہ شاگردون کو مخلصی دے لیکن
جو کچھ اُسکو یاد تھا وہ حضرت کی برکت سے فراموش ہوگیا آخر یہ سمجھکر کہ یہان جادو کام نکریگا
حضرت سے عفو تقصیر چاہا آپنے فرمایا کہ اس شرط پر تجکو اور تیرے شاگردون کو امان ہوگی
کہ تو اس ملک سے چلا جا اُسنے قبول کیا اور کہا کہ حکم ہو تو اپنا اسباب مکان سے لے لون آپنے
فرمایا کہ تیرے جانے کی اجازت نہین ہے ہان اپنے شاگرد کو بھیجکر منگالے چنانچہ اُسنے اپنے
شاگرد کو بھیجا اور اسباب منگا کر شاگردون کو ساتھ لیکر کسی جانب کو چلا گیا آپ اُس درخت
کے تلے سے اوٹھکر اُس مکان مین تشریف لائے اور فرمایا کہ فقیر کے مکان مین فقیر ہی کو رہنا چاہیے
نقل ہے کہ شہر دیبال پور مین کہ قریب اجودھن کے ہے ایک جوگی رہتا تھا اُسنے یہ اپنے دل مین
اقرار کیا تھا کہ میرے کانون کے مندرے جس درویش کی زیارت سے خود بخود گر جاوینگے اُسکو اپنا
رہبر جانونگا ایک روز آپ کا گذر اُسطرف ہوا جسوقت جوگی کی نگاہ آپ پر پڑی وہ دونون مندرے
کانون سے گر گئے وہ جوگی دل مین سمجھا کہ وہ درویش یہ ہی ہے کہ جسکے لیے مین کہا کرتا تھا
پھر دل مین کہنے لگا کہ اگر یہ درویش دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دے
اور اُنسے دو درخت پیدا ہون تو مین جانون کہ اس سے بڑھکر کوئی صاحب کرامت نہین ہے
آپ کو یہ حال اُسکا منکشف ہوا دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دیا
فوراً اُسی دم دو درخت پیدا ہوگئے اور اُسمین پھل آئے اور پھل بالکل مشابہ

Marfat.com
Marfat.com

سُن رسیدہ کے تھے جب بچہ مولف کتاب ہذا نے اب کہ چار سو برس گذرے ہین بچشم خود
دیکھا ہی اور وہ درخت ابتک موجود ہین اور طواف گاہ عالم ہین کبیر وجوگی مسلمان ہوا
اور چند روز مین رتبہ ولایت کو پہونچا نقل ہی کہ ایک روز آپ قصبہ نوشیرہ کو تشریف
لے گئے وہان مسواک کرتے تھے ایک دفعہ مسواک کو زمین مین گاڑ دیا فوراً ایک درخت
اُسکا ہوگیا جب آپ وہان سے تشریف لائے تو وہ درخت بھی پیچھے پیچھے چلا آپنے کہا
کہ ٹھہر ای درخت وہ نہ ٹھہرا پھر آپنے فرمایا اسی طرح تین مرتبہ کہا چوتھے بار آپنے اُسکو
جڑ سے اوکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا شاخ تو زمین پر اور جڑ اوپر ہوگئی وہ درخت اسی طرح
قائم ہوگیا کہ شاخ تو زمین پر ہی اور جڑ اوپر ہی اس درخت کی بھی مولف کتاب ہذا نے
بچشم خود زیارت کی ہی اور زیارت گاہ عالم و عالمیان ہی نقل ہی کہ ایک روز آپنے
فرمایا کہ زکوۃ تین طرح پر ہی زکوۃ شریعت و زکوۃ طریقت و زکوۃ حقیقت پس زکوۃ
شریعت یہ ہی کہ چالیس درم مین سے پانچ درم خیرات کرے اور زکوۃ طریقت یہ ہی کہ چالیس
درم سے پانچ درم اپنے پاس رکھے اور باقی کُل خیرات کرے اور زکوۃ حقیقت یہ ہی کہ کُل
چالیس درم خیرات کرے تا سوائے خدا اور رسولؐ کے کچھ باقی نہ رہے اسواسطے کہ درویشی
خود فروشی اور بیہوشی کا نام ہی اور شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکھا کہ ہر روز بیس
ہزار درم یا کم و بیش اُنکے پاس فتوح کے آتے سب کو خدا کی راہ مین ایثار کرتے تھے
شام کو ایک فلوس اپنے پاس نہ رکھتے اور فرمایا کہ لکھا دیکھا ہی کہ ایک
وقت مالک دینار آگے ایک درویش کے گئے دو روٹیان جو کی موجود تھین اور
بے نمک تھین مالک کے آگے لاکر رکھین مالک نے کہا کہ اگر نمک تھوڑا سا ہو تو لاؤ اوس
درویش کی دختر نے یہ سُنکر ایک کٹورا مسی کہ وہی گھر مین تھا نکالا اور بقال کے یہان
گرو رکھکر اُسکا نمک لائی مالک نے کہا کہ کیا قناعت ہی دختر درویش نے جواب دیا کہ
ای مالک اگر قناعت ہوتی تو کٹورا گرو رکھنے کو نہ نکلتا اور ہم کو کئی برس گذرے ہین کہ

Marfat.com
Marfat.com

نمک کی صورت نہین دیکھی آج تیرے سبب سے نمک دیکھا ہی اُسوقت حضرت شیخ بدرالدین داماد مالک دینار پہونچے اور مالک سے سوال کیا کہ اسراف کیا ہی آپنے فرمایا کہ جو کوئی صدقہ بے نیت دے وہ اسراف ہی اور خداوند تعالے کے واسطے نہ دے وہ اسراف ہی اگر تمام عالم خداوند تعالے کے واسطے دیوے وہ اسراف نہین ہی نقل ہی کہ ایک وقت ذکر درویشی کا آیا حضرت بابا شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی کو کہتے ہین اور فرمایا کہ درویش کو چار چیز چاہیے اول آنکھ کو کور کرے تو عیب خلائق کا نہ دیکھے دوسرے کان کو کر کرے کہ تو کوئی ناشنیدنی نہ سنے تیسرے زبان کو گنگ کرے کہ سوائے ذکر خداوند تعالے جل شانہ کے کچھ مُنھ سے نہ نکلے چوتھے دست و پا کو واسطے ماسوا اللہ کے حرکت نہ دے کسی نے کہا ہی شعر چشم بند و لب بہ بند و گوش بند * گر نہ بینی سِرِ حق بر ما بخند *

اور کہا کہ جسمین یہ چار خصلتین ہون وہ درویش ہی ہر چند کہ لباس دنیا دی مین ہو ورنہ کاذب ہی اور درویش نہین ہی اور فرمایا کہ اصل اس طریق کی حضوری دل ہی اور حضوری دل اُسوقت حاصل ہو کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور صحبت اہل دنیا سے متنفر ہو اور فرمایا کہ اپنے گرم کام کو آدمیون کی سرد باتون پر نچھوڑے اور فرمایا کہ روز نامرادی معراج سالکون کی ہی اور فرمایا کہ الآفۃ فی التدبیر والسلامۃ فی التسلیم اور ہمیشہ آپ یہ کلمہ فرماتے اور بیہوش ہو جاتے وہ یہ ہی کہ جو آنکھ بغیر حق کے نظارہ کرے اندھی بہتر اور جو کان سوائے اُسکے ذکر کے سُنے کر بہتر ہی اور جو زبان سوائے ذکر حق سبحانہ کے گویا ہو گنگ بہتر ہی اور جو جسم کہ اُسکی طلب مین تساہل کرے مردہ بہتر ہی اور فرمایا کہ عقلمند آدمی وہ ہی کہ جو ماسوا اللہ کے جملہ کو ترک کرے اور ہمیشگی اُسکے واسطے ہی کہ جو پہلے مرنے سے مرگیا اور غنی وہ ہی جو قانع ہی اور فقیر وہ ہی کہ جسنے قناعت ترک کی اور فرمایا کہ الفقیر بین العلماء کالبدر بین الکواکب السماء ایک روز کمال ذوق سے آپ سربسجود ہوکر کہنے لگے کہ الٰہی اگر تو مجھکو دوزخ مین بھیجے تو اندیشہ نہین کرتا ہون بلکہ شوق سے

Marfat.com
Marfat.com

ایسی فریاد کرون کہ اہل دوزخ نالۂ و فریاد سے باز رہین نقل ہی کہ ایک روز ذکر
سماع کا ہوا آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ ایک تو وہ ہی کہ جلکر خاکستر ہوگیا اور دوسرا ابھی
اختلاف ہی مین ہی نقل ہی کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا نے رحلت فرمائی آپ واسطے
تعزیت کے ملتان تشریف لیگئے اُنکے فرزند شیخ صدرالدین نے عرض کی کہ یا حضرت
دو سبب سے ہجوم خلائق کا یہان بہت رہتا ہی اور یہ اچھا نہین ہی اور وہ دو سبب
یہ ہین کہ ایک چاہِ خانقاہ کا رہٹ خود بخود چلتا ہی اور پانی حوض مین جاتا ہی دوسرے
یہ ہی کہ ہاتھ حضرت زکریا کا وقت زیارت خلائق کے قبر سے باہر نکلتا ہی اور یہ دونون
باتین درویشی کے خلاف ہین کہ اسمین اظہار کرامت ہی آپنے مراقبہ کیا اور ایک خادم سے
فرمایا کہ بر سر چاہ جاکر باواز بلند مکہ کہ ای دیو یہان سے چلا جا فریدالدین کا حکم ہی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ رہٹ کا چلنا موقوف ہوگیا دوسرے روز آپ مزار پر تشریف لیگئے
اور ایک لوٹہ مین پانی گرم کرا کر اپنے دست مبارک مین لیا جب ہاتھ حضرت زکریا کا قبر
سے نکلا آپنے پانی اُسمین ڈالا وہ ہاتھ اندر چلا گیا پھر نکلا پھر پانی ڈالا اسی طرح تین
مرتبہ ہوا پھر نہین نکلا اور اب تک موقوف ہی شیخ صدرالدین نے دریافت کیا کہ حضرت
یہ کیا اسرار ہی آپنے فرمایا کہ چاہ پر ایک دیو مرید حضرت زکریا کا تھا کہ وہ اس خدمت مین
مصروف تھا اب وہ چلا گیا اور وقت غسل کے ناف اُنکی خشک رہ گئی تھی اب جو پانی
ہم نے دیا وہ تر ہوگئی اور یہ ہی امر تم سے اُنکی روح نے ظاہر کیا تھا نقل ہی کہ
ایک وقت شیخ اسلام شیخ بہاء الدین زکریا نے حضرت سے درخواست کی کہ شیخ
جمال ہانوی کو ہمین عنایت کیجیے آپنے فرمایا کہ کوئی بھی اپنا جمال کسی کو دیتا ہی پھر بعد چند
اُنھون نے یہی درخواست کی پھر آپنے عذر کر دیا آخر شیخ الاسلام نے شیخ جمال ہانوی
کے دل کو کشش کیا شیخ موصوف نے حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو بہاء الدین
زکریا سے ملاقات کرون آپ خاموش ہوگئے پھر عرض کیا کہ اجازت ہو تیسری بار آپنے

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا کہ جا اپنا منھ کالا کر یہ فرماتے ہی تمام نعمت اُنکی صلب ہوگئی اور منھ سیاہ ہوگیا اور جنون سا ہوگیا آخر وہان سے چلے گئے اور صحرا نوردی اختیار کی رات دن بےخور و خواب مجنونانہ جنگل مین پھرتے اور نہایت حال ابتر ہوگیا اور آپنے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کوئی شخص اسکی مجھسے سعی نکرے لوگ ہرچند چاہتے تھے کہ انکا قصور معاف کرائین الا خوف سے عرض نہ کرسکتے تھے ایک روز عالم نامے سوداگر اُس دشت مین گذرا اُسکو شیخ جمال کا حال دیکھکر کمال رحم آیا وہان سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپ اُس سے محبت کرتے تھے استفسار حال فرمایا اُسنے اپنا ماجرا بیان کیا اور بعد کو شیخ جمال کا حال عرض کیا کہ کمال درجہ خراب ہی آپنے فرمایا کہ جمال نے بہت تکلیف پائی اچھا اب اُسکو بلالو اصحاب یہ سُنکر منتظر اُسکے تھے ایک درویش کو اُسکے پاس بھیجنا چاہا آپنے فرمایا کہ یہ رباعی ہماری طرف سے اُسکو بھیجدو وہ یہ ہی رباعی روگرد جہان بگرد یا آیلہ کن :: گر ہیچ نشد پای ما را ہلہ کن ؛ یک صبح با خلاص بیا بردر ما ؛ گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن ؛ جسوقت شیخ کے پاس یہ رباعی پہونچی فوراً حاضر ہوئے اور قدم مبارک سر پر رکھکر بہت روئے آپنے فرمایا کہ ہم نے تیرا مرتبہ اول سے بھی زیادہ کیا اور جمال ہمارا قطب عالم ہی چنانچہ اسی وقت عرش سے تحت الثریٰ تک بالکل اُنپر منکشف ہوا اور رنگ چہرے کا ہیئت اصلی پر آگیا اور اول سے بھی زیادہ نعمت پائی نقل ہی کہ شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا کی ایک کنیز نہایت حسین تھی اور شیخ کو اُسکی جانب توجہ کمال تھی لیکن ایک داغ اُسکے رخسارہ پر مثل داغ رخ قمر کے تھا اور شیخ نے دوا اور دعا اُسکے واسطے بہت کی کسی طرح بہتر نہوا ایک روز حضرت قطب الموحدین شیخ کے یہان مہمان ہوئے شیخ نے اسی نظر سے اُس کنیز کو شاید اُسکا خیال آجائے اور انکی توجہ سے وہ داغ مٹجائے اُس کنیز سے کہا کہ جب حضرت وضو کو پانی مانگین تو تو خود لوٹہ مین پانی لیجا کر وضو کرانا اور چہرہ کو روبرو کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپنے وضو کے واسطے پانی مانگا وہ کنیز لیکر گئی اور وضو کرانے لگی

آپ کی نگاہ جو چہرہ پر گئی کشف باطن سے درخواست حضرت شیخ کی معلوم کی اور ملاحظہ لوح
محفوظ میں مستغرق ہوئے کنیز نے پانی ڈالنا شروع کیا حتی کہ کئی لوٹے ڈالے وہ دل میں سمجھی
کہ شاید آپ محو حسن وجمال میرے کے ہوئے ہیں اسمین سب پانی خرچ ہو گیا وہ کنیز شیخ کے پاس
گئی اور یہ ماجرا بیان کیا شیخ نے جلد پانی بھر کر دیا اور کہا کہ جا پھر اُسی طرح اُسنے پانی ڈالنا شروع
کیا اور آپ مستغرق رہے تیسری بار بھی یہی نوبت پہونچی چوتھی بار آپنے سر اوپر اُٹھایا اور
اُسکے چہرہ کی طرف دیکھا فوراً وہ داغ جاتا رہا آپنے فرمایا کہ ای ہمشیر اب جا خداوند تعالے
نے تیرا کام بنا دیا وہ کنیز روبرو شیخ کے گئی شیخ نے جو دیکھا کہ داغ کا نشان نہیں بہت
خوش ہوئے لیکن دل میں کہنے لگے کہ میں نے جناب باری میں اسقدر التجا کی اور وہ قبول
نہ ہوئی اور بھائی فریدالدین کی ایک توجہ نے داغ کھو دیا اسی وقت شیخ کو الہام ہوا کہ فرید
کا آج کے روز چلہ تمام ہوا ہے ہم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ تو ہماری خاطر کر اور تو جو کچھ ہم سے
طلب کریگا وہ ہم عنایت کرینگے چنانچہ اُسنے ایک ادنے معاملہ کے واسطے ہم سے کہا ہم کیونکر
اُسکا کہا نہ مانتے نقل ہے کہ محمد شاہ درویش کا بھائی حالت جانکنی میں تھا وہ بحالت
اضطراب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے دیکھکر فرمایا کہ محمد شاہ اسقدر پریشان
کیوں ہو تمہارے بھائی کو خداوند تعالے نے صحت دی جاؤ گھر کو چنانچہ وہ گھر آ کر دیکھے
تو بھائی اُسکا اچھی طرح ہے نقل ہے کہ ایک گروہ درویشوں کا حضرت کی خدمت میں آیا
اور عرض کیا کہ ہم مسافر ہیں اور ہمارے پاس خرچ نہیں ہے آپنے خستہ ہاے خرما اُنکے حوالہ
کیں وہ لیکر باہر آئے اور ارادہ اُنکے پھینکنے کا کیا جب اُنپر نظر کی تو زر سرخ نظر آیا اُنکو
فروخت کرکے کام میں لائے نقل ہے کہ آپنے ایک قطعہ زمین کا خرید کیا تھا کسی
شخص نے حاکم کے یہاں نالش کر دی کہ وہ ملکیت میری ہے اور حاکم کو آپ کی ذات سے
ایک طرح کا حسد تھا حاکم نے آپکے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ یا تو وکیل اور سند کو بھیجے
یا دو گواہ روانہ کیجیے آپنے فرمایا کہ بابا وہ زمین خرید کی ہوئی فقیر کی ہے حاکم نے نہ مانا آپنے

Marfat.com
Marfat.com

کہلا بھیجا کہ اُس حاکم ہرشکستہ سے کہ جو کر جا اُس زمین سے دریافت کردہ آپ کہدیگی حاکم مع عملہ وغیرہ کے اور آپ کے وکیل کے اُس زمین پر گیا اور آواز بلند سے کہا کہ اے زمین تو مالک کسکی ہی کچھ آواز نہ آئی پھر اُسنے کہا پھر آواز نہ آئی حاکم نے کہا کہ کہین زمین بھی بولتی ہی آخر مین آپکے وکیل نے بدرشتی کہا کہ اے زمین حکم ہی حضرت کا کہ حق حق بیان کردے اُسی وقت زمین سے آواز آئی کہ مین ملک حضرت شکر گنج کی ہون حاکم نے مدعی سے کہا کہ اے تیرا دعوی غلط ہی اور وہان سے واپس آیا جب مکان کے قریب آیا اور گھوڑے سے اوترنا چاہا رکاب مین سے پانون نکل گیا سر کے بل گرا فوراً سر ٹوٹ گیا نقل ہی کہ ایکبار آپ سیوستان کو تشریف لیگئے اور شیخ اوحدالدین کرمانی کے گھر مہمان ہوئے اس اثنا مین چار درویش اور آئے اور بعد فراغ طعام کے ذکر کرامت کا درمیان مین آیا سب نے کہا کہ اس جلسہ مین جو صاحب کمال ہی اظہار کمال کرے اُن چارون نے کہا کہ ہم لوگ مہمان ہین اور شیخ اوحدالدین میزبان اول شیخ موصوف کی طرف ہدایت ہو شیخ نے کہا کہ اس شہر کا بادشاہ مجھسے اعتقاد فاسد رکھتا ہی آج میدان سے سلامت بچا نہ ہوگا تھوڑی دیر نگذری کہ شور و غل پیدا ہوا کہ بادشاہ میدان مین گھوڑا پھرا رہا تھا ناگاہ اُس پر سے گر پڑا اور مر گیا پھر حضرت کی طرف لوگون نے دیکھا آپنے مراقبہ کیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ سب صاحب میری طرف نظر کرین سب نے جب نظر کی تو حضرت کو اور اپنے کو حرم بیت اللہ مین پایا اور کچھ ایسا نظر آیا کہ سب حیران رہے بعد وہ اُن چارون درویشون نے کہا کہ یہ کمال ہی اور پھر چارون نے مراقبہ کیا اور اپنے اپنے خرقہ مین سر ڈالا تھوڑی دیر مین وہ چارون غائب ہو گئے اور خرقہ اُنکے وہین پڑے رہے نقل ہی کہ ایک درویش بیت المقدس سے آیا اور قدمبوسی کرکے حیران ہوا آخر اُس سے نہ رہا گیا عرض کی کہ حضرت آپسے تو بیت المقدس مین ملاقات ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ مین نہونگا اُسنے کہا کہ آپ ہی تھے اور آپسے مین نے دریافت کیا تھا کہ آپ کا نام کیا ہی تو آپنے فریدالدین اجودھنی بتلایا تھا اور مین نے وعدہ کیا تھا کہ اجودھن مین حاضر ہونگا شاید آپنے پہچانا نہین حضرت نے فرمایا کہ اور بھی

Marfat.com
Marfat.com

کچھ کہا تھا اُسوقت درویش کو یاد آیا کہ حضرت نے منع کیا تھا کہ اس راز کو افشا نہ کرنا فقیر
شرمندہ ہوا حضرت نے کہا کہ ای عزیز مردان خدا ہر جگہ موجود ہوتے ہین اور روبرو انکے
عرش و کرسی ہی اور بیت المقدس تو یہین ہی درویش خاموش ہوا اور اپنی عہد شکنی سے
منفعل ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ آنکھین بند کر اُسنے آنکھین بند کین جب جس شی کا نام بان ریسے
نکلا تھا عرش و کرسی و بیت المقدس سب کا مشاہدہ کیا فقیر نے یہ کرامت دیکھ کر نعرہ مارا اور
بیہوش ہوگیا بعد آنے ہوش کے غلامی سے مشرف ہوا اور چند روز مین خلافت پر پہنچی
اور ولی زمانہ ہوا نقل ہی کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا عند التذکرہ حضرت نے
دریافت فرمایا کہ ای برادر تو نے سیاحی بہت کی ہی اور ہمارا یار دیرینہ ہی راست راست بیان
کر کہ کیا عجائبات ملاحظہ کیے اسنے عرض کی کہ ملک اوجہ مین درویش بڑے عابد و زاہد
دیکھے یہ ذکر سنکر آپ کو شوق معائنہ اوجہ کا ہوا وضو کے بہانہ سے آپ باہر آئے و نظر سے غائب
تھوڑی دیر مین تشریف لائے حضرت نظام الدین حاضر تھے عرض کیا کہ حضرت اسوقت
کہان تشریف لیگئے تھے آپنے فرمایا کہ اس شخص نے اوجہ کے عابدون کا بیان کیا تھا
مجھکو اُنکے دیکھنے کا شوق ہوا اسوقت وہان گیا تھا اور ایک ایک شخص کو دیکھا سب
دوکاندار ہین نقل ہی کہ ایکبار آپ ملک مالوہ مین سیاحی کے واسطے تشریف لیگئے
متصل قصبہ بڑودہ کے کہ پرگنہ بجنور سے ہی متصل تالاب کے ایک درخت بڑ کا تھا
اُسکے نیچے بیٹھ گئے ناگاہ آندھی زور شور سے اٹھی اور جس ڈالے کے نیچے آپ تشریف رکھتے
وہ جڑ سے ٹوٹا آپ کو آواز ٹوٹنے کی آئی نگاہ کرکے اُوپر دیکھا وہ ڈالا کہ مثل درخت کلان کے
معلق رہا چنانچہ آج تک کہ چار سو برس گذرے ہین اسی طرح وہ ڈالا معلق ہی اور شجر
اور معلق اُس درخت سے جدا ہی زیارت گاہ خلائق ہی نقل ہی کہ ایک شخص بارادہ
قدمبوسی دہلی سے روانہ ہوا راہ مین اتفاق ایک مطربہ کے ساتھ ارابہ مین بیٹھے کا
وہ عورت نہایت بیحیا تھی ایسی حرکت کی کہ بیچارہ دام ترغیبہ مین آگیا اور مستعد

حرام کاری کا ہوا ناگاہ ایک طمانچہ اُسکے منہ پر غیب سے لگا وہ شخص حرام سے باز آیا جب خدمت
اقدس مین حاضر ہوا بلا ملاحظہ اُس شخص کے حضرت نے فرمایا کہ فلان تاریخ تجکو اللہ تعالے نے
کسطرح محفوظ رکھا وہ شخص منفعل ہوا اور تائب ہو کر بیعت سے مشرف ہوا چنانچہ تھوڑے
دنون مین رتبہ ولایت پر پہونچا نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آیا حضرت نے اُسکو
کھانا عنایت کیا اُسنے نہ کھایا اور عرض کی کہ مین دہلی مین رہتا ہون پادشاہ کے
حکم سے فوج نے اُس شہر کو تاراج کیا اور زن و بچہ پکڑ لے گئے چنانچہ میری عورت بھی اُنکی
لوٹ مین گئی اور مجکو اُس عورت سے کمال عشق تھا کہ بغیر اُسکے زندگی حرام ہے اور جب تک
وہ نہ آئیگی ہرگز کچھ نہ کھاؤنگا آپنے فرمایا صبر کر تھوڑی دیر مین ایک [illegible]
اور اُسنے عرض کی کہ مجکو بادشاہ نے بلا قصور معطل کر دیا ہے آپنے فرمایا کہ اب تو بادشاہ کے
پاس جا وہ تجھپر بہت عنایت کریگا اور خلعت دیگا اور ایک کنیز تیرے حوالہ کریگا تو اُس عورت کو
ہرگز نہ دیکھنا اور اس شخص کے حوالہ کر دینا اُسنے اقرار کیا اور اُس شخص کو ہمراہ لیکر بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے کمال شفقت فرمائی اور اُسکو پھر بحال کیا اور خلعت
خاص مرحمت فرمایا اور ایک کنیز اُسکو عنایت کی اُسنے اُس عورت کو بلا ملاحظہ حوالہ
اُس شخص کے کر دیا جب وہ مکان پر آیا دیکھا تو اُسکی عورت ہے نہایت خوش ہوا اور حضرت
کی خدمت مین حاضر ہو کر شکریہ ادا کیا اور اپنے گھر کو گیا نقل ہے کہ ایک روز شیخ بہاء الدین
زکریا کو عالم غیب سے الہام ہوا کہ جو کوئی آج تیری صورت دیکھیگا کل کو اُسپر آتش دوزخ
حرام ہے شیخ نے اس نظر سے کہ کوچہ و بازار مین پھرنے سے بہت مخلوق دیکھیگی اسلیے
چنڈول پر سوار ہو کر کوچہ و بازار مین گشت کرنا شروع کیا اور مخلوق جوق جوق دیکھنے کو
جاتی تھی تمام شہر مین شور و غوغا تھا میان تھورا غلام حضرت شکر گنج کا بازار مین
موجود تھا پوچھا کہ آج کیسا شور ہے لوگون نے یہ قصہ بیان کیا جب چنڈول قریب آیا میان
تھورا نے اُسطرف سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ اگر کفش برداری شکر گنج سے آتش دوزخ حرام [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

صورت
تو ندیکھے صورت شیخ بہاء الدین سے دوزخ منظور ہی جب وہ صادق العقیدت آپ کی خدمت
مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ میاں چھوڑا کمان تھے اور کیا دیکھا انھون نے سب حال عرض کیا
یہ سنکر آپ کو ایک حالت طاری ہوئی اور فرمایا کہ شاید بھائی زکریا کو اب کی مرتبہ یہ مرتبہ
حاصل ہوا ہی اس فقیر کو بارہا ایسا حکم ہوا ہی اور کبھی اعلان نکیا اور اب حکم ہوا ہی کہ مرید اور
مریدان مرید کہ قیامت تک جو تیرے سلسلہ مین داخل ہونگے اُنپر آتش دوزخ حرام ہی
الحمد للہ کہ یہ گنہگار روسیاہ بھی اُس سلسلۂ عالیہ مین منسلک ہی بہ برکت قدوم فیض لزوم
آنحضرت کے آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا نقل ہی کہ جب شیخ بہاء الدین
زکریا نے رحلت فرمائی تو حضرت کو عالم غیب سے الہام ہوا حضرت کو بھائی اس حال کے کمال رقت
اور حالت طاری ہوئی کیونکہ شیخ سے حضرت کو ازبس محبت تھی اول تو برادر خالہ زاد حضرت
کے تھے دوسرے ایام ہدایت مین دونون صاحب ہم سفر رہے ہین جب آپ کو ہوش آیا تو آپنے
جلسہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسوقت برادر بہاء الدین کی روح کو برادر شیخ شہاب الدین
سہروردی آسمان پر لیے جاتے ہین سب صاحب نماز جنازہ پڑھو چنانچہ اسی وقت نماز ادا کی
اور فاتحہ پڑھا بعد تھوڑے دنون کے خبر آئی کہ فلان وقت اور فلان تاریخ شیخ نے انتقال کیا
اور وہ وہی وقت تھا نقل ہی کہ ایک وقت شیخ بہاء الدین زکریا نے حضرت کو رقعہ
مین لکھا کہ ہمارے اور آپکے عشق بازی ہی آپنے اُسکے جواب مین لکھا کہ عشق ہی بازی
نہین ہی نقل ہی کہ جب آپ دہلی مین تشریف لیگئے تو غیاث الدین بلبن بادشاہ کو
حضرت سے نہایت اعتقاد ہوا اور مرید ہوا اور ہر روز زیارت کو حاضر ہوتا ایک روز اسنے
عرض کی کہ مین تو حضور کی زیارت سے مشرف ہوتا ہون لیکن مستورات اس نعمت سے
محروم ہین اگر یہان حاضر ہون تو شاید خلاف مزاج حضور کے ہو اگر حضور قدم رنجہ فرما
ایکبار اپنے دیدار فیض انوار سے اُن لوگون کو مشرف فرماوین تو وہ لوگ بھی اپنے
مقصد کو پہونچین حضرت نے وعدہ کیا اور بعد نماز جمعہ قلعہ شاہی کو تشریف لیگئے

استقبال کرکے محل مین لیگیا تمام بیگمات شاہی آتی گیئن اور قدمبوسی سے مشرف ہولی
گیئن آپنے آنکھین نیچی کر رکھی تھین کسی کی جانب کو نہ دیکھا اسمین بادشاہ کی دختر
ہزیرہ بانو نامے آئین آپ نے فوراً سر بالا کرکے اُنکی طرف دیکھا اور پھر نظر اُٹھاکر ملاحظہ فرمایا
پھر آپ وہان سے اپنے حرم گاہ کو تشریف لیگئے بادشاہ کو یہ خیال گذرا کہ حضرت نے جو دوبار دختر کی طرف
دیکھا شاید منظور نظر ہی فوراً وزیر کو بلاکر کہا کہ اسی وقت حضرت کی خدمت مین جا اور ہماری طرف سے
آداب عرض کر اور کہہ کہ لونڈی حضور کی خدمت کے واسطے حاضر ہی حضور قبول فرمائین وزیر گیا
اور آپسے جاکر عرض کی کہ بادشاہ نے آداب عرض کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ میری آرزو یہ ہی کہ میری
دختر کو حضور کنیزی مین قبول فرمائین آپنے تبسم کیا اور فرمایا کہ مین بھی مجبور ہون کہ حکم اسی طرح
ہی گو مین نے عذر کیے کہ تعلقات سے محفوظ رہون مگر کوئی عذر پذیرا نہوا اور حکم ہوا کہ ہم تیرا نکاح اس دختر
کے ساتھ کرینگے چنانچہ جسوقت وہ روبرو آئی حکم ہوا کہ آنکھ اُٹھاکر دیکھ ہم نے دو مرتبہ دیکھا بادشاہ سے
کہدو کہ بحکم خداوند تعالے ہم کو منظور ہی وزیر رخصت ہوا اور بادشاہ سے جاکر یہ ماجرا بیان کیا
بادشاہ بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر ادا کیا اور سامان شادی فراہم کرکے ایک روز اُس نیرہ عفت کو
آفتاب عالمتاب کے ساتھ منعقد کیا اور اسباب شاہانہ جہیز مین دیا جب وہ شاہزادی مع سامان شاہی
اور صدہا کنیزکے وقتی نہ حضور مین تشریف لائی آپ شب کو گھر مین تشریف لائے اور دیکھا
کہ شاہزادی چھپرکھٹ طلائی پر آرام کرتی ہی اور تمام مکان سامان نقرہ و طلائی سے پر ہی
آپ حیرت مین رہے اور مصلا ایک گوشہ مین بچھاکر عبادت مین مصروف ہوئے بی بی صاحبہ نے
جو یہ دیکھا چھپرکھٹ سے اُترکر حضرت کے روبرو دست بستہ استادہ رہین صبح کو آپ نماز سے
فارغ ہوکر باہر تشریف لیگئے جب شام ہوئی روز اول کی طرح پھر عبادت مین مصروف ہوئے
اسی طرح تین روز تک یہی صورت رہی چوتھے روز بی بی صاحبہ نے عرض کی کہ [illegible]
کیا قصور ہوا ہی کہ حضور کوئی خدمت نہین لیتے ہین اور نہ [illegible] کلام ہوتے ہین آپنے فرمایا کہ
بی بی رضامندی فقیر رضاے حق سبحانہ مین ہی اگر [illegible] مندی حق کی چاہتی ہو تو دنیا کو ترک کرو

Marfat.com
Marfat.com

کہ یہ دشمن خدا ہی اور دشمن فقیر اور تم ہمارے اور خداوند تعالے کے دشمن سے محبت رکھتی ہو جو
کیونکہ تم سے موانست ہو اس تمام مال و متاع دنیوی کو راہ خدا مین ایثار کرو اور لباس فقرانہ
پہنو اور اسکو دشمن سمجھو کیونکہ دشمن کو کوئی بھی پاس رکھتا ہی اُسوقت ہم تم سے محبت کرینگے
بی بی نے جو یہ مقال زبان مبارک سے سنا فی الفور تمام مال و متاع راہ خدا مین تصدق کیا
حالانکہ پارچہ جسم بھی اتار کر دے دیے اور حضرت کی چادر سے ستر پوشی کیا آپ اُسوقت باہر
تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی ہمت رکھتا ہی کہ ایک جوڑا پلاس کا لاوے اور ہماری اہلیہ کو دے
ہمارے پاس اسوقت کچھ نہین ہی شیخ محمود موئینہ دوز اُٹھے اور ایک جوڑا پلاس کا لائے آپنے
فرمایا کہ اسکو نیل مین رنگ کرلاؤ وہ رنگا لائے آپنے ایک ازار اور کرتہ اور چادر اُسمین سے
قطع کر کے بی بی صاحبہ کو دی اُس نوبادہ گلستان سلطنت نے اُس جامہ کو پہنا اور
کچھ خیال نکیا نظم یارو یہ مقام غور کا ہی + دیکھو اسے کہتے ہین عنایت + جو کچھ
جو کیا کرم تو اکبار + اک لحہ مین بدلی اُنکی عادت + وہ ہند کے بادشہ کی بیٹی + اور اُنکی
ہو آہ ایسی صورت + ریشم سے بدن ہو جسکا منقوش + وہ پہنے پلاس نیل رنگت +
جس گل کو ہوا سے بھی خلل ہو + اب اُسکو نہ دھوپ سے ہو نفرت + اچھون کا یہ مرتبہ ہے دیکھو
دنیا سے نہین ہی اُنکو الفت + واقع مین یہ دشمن خداوند + ہی سخت بلا و رنج و آفت +
دیتا ہی جنھین خدا یہان ہوش + سمجھے ہین سدا وہ اسے لعنت + دو دن کا ہی شعبدہ یہ
دنیا + ہرگز نہین اسکی کچھ حقیقت + یارو اسے ترک دل سے کردو + ہرگز نکرو تم اس سے
رغبت + اچھون نے اسے نہ منھ لگایا + دانا کو رہی ہی اس سے نفرت + بادشاہ کو یہ
خبر پہونچی کہ اسطرح شاہزادی نے سب مال و متاع ایثار کیا اُس سے دو چند پھر بھیجا حضرت
بی بی نے اُس سب کو بھی اُسی وقت خیرات کیا تیسری بار پادشاہ نے بھیجا اُسی طرح
وہ بھی تصدق کیا اور کچھ نہ رکھا البتہ منجملہ تین سو کنیز کے کہ جب اُنکی نوبت آئی تو حضرت
بی بی نے حضرت سے عرض کی کہ ان مین سے دو ایک کنیز جو لائق خدمت ہون اُنکو رہنے دیجیے اور

Marfat.com
Marfat.com

باقی کو رخصت دیجیے حضرت نے دو کنیز ایک تارہ نام دوسری شکر انکو رکھ لیا پھر حضرت بی بی نے عرض کی کہ حضرت اب یہان رہنا مناسب نہین ہی بادشاہ ہر بار ایسی ہی تکلیف دیگا اس سے یہ بہتر ہی کہ کسی اور ملک کو تشریف لیچلیے کیونکہ جب مین فقر و فاقہ سے بسر کرون اور باپ میرا بادشاہ دہلی ہو وہ کب روا رکھیگا کہ مجھے اس حال مین دیکھ سکے اس سے بہتر ہی کہ ایسی جگہ چلین جہان اُسکو ہمارے حال سے مطلق خبر نہو حضرت نے یہ بات پسند فرمائی اور دہلی سے خفیہ طور پر روانہ پاک پٹن کے ہوئے اور اپنی جگہ پر اپنے بھائی نجیب الدین متوکل کو کہ آپکے خلیفہ تھے ارشاد خلق کے واسطے چھوڑا حضرت بی بی صاحبہ سے چھ فرزند اور تین دختر تولد ہوئین اور اُنسے اولاد کثیر عالم مین ہوئین اور چھوٹے صاحبزادہ شیخ عبداللہ کو مفسدون نے ایام خردسالی مین شہید کیا اور وہ عبداللہ بیابانی مشہور ہین اور مزار اُنکا قریب روضہ منورہ کے ہی شہادت آپ کی جسطرح ہوئی ہی سب پر روشن ہی اول صاحبزادہ بدرالدین سلمان اور اُنسے چھ فرزند اور پانچ دختر تولد ہوئے اور یہ جانشین حضرت کے ہوئے مزار انکا قریب مزار حضرت کے پہلو مین ہی دوسرے شیخ شہاب الدین گنج علم کہ اُنکے پانچ فرزند تھے مرقد اُنکا بھی قریب روضہ کے ہی تیسرے شیخ نظام الدین شہید کہ اُنسے دو فرزند ہوئے اُنکا مرقد مشہور ہی چوتھے شیخ یعقوب مرقد اُنکا معلوم نہین کہتے ہین کہ وہ رجال الغیب مین داخل ہوئے اُنکے بھی دو فرزند تھے پانچوین شیخ عبداللہ شہید کہ ذکر اُنکا اوپر گذرا چھٹے شیخ نصرالدین کہ شکم بی بی تارہ سے اور بعضے کہتے ہین کہ متبنّٰی تھے اُنسے چھ فرزند ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بی بی کلثوم کے ہمراہ آئے تھے واللہ اعلم بالصواب مرقد اُنکا موضع چاولیانہ مین ہی اور مزار آپکے والد کا اور آپکے بھائی اعزالدین محمود کا وہان ہی جہان آپ کوئین مین لٹکے تھے اور چلہ کھینچا تھا اور اولاد امجاد آپ کی تمام عالم مین سکونت رکھتے ہین اور دہلی اور دکھن اور گجرات اور لاہور مین رہتے ہین اور اسمائے دختران کے اسطرح پر ہین اول بی بی فاطمہ دوسری بی بی شریفہ تیسری بی بی مستورہ بی بی فاطمہ کہ شیخ بدرالدین اسحاق کو منسوب ہوئین

اُنسے خواجہ محمد اور خواجہ موسے تولد ہوئے اور اُنسے بھی اولاد بہت ہے اور بی بی شریفہ جوانی مین بیوہ ہوئین اُنسے اولاد نہین ہے اور بی بی مستورہ شیخ عمر صوفی کے ساتھ منسوب ہوئین اُنسے ایک فرزند شیخ محمد تولد ہوا اُنسے بھی اولاد چلی اور بی بی شریفہ کی نسبت حضرت فرمایا کرتے کہ اگر عورت کو خلافت ہوتی تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ کرتا نقل ہے کہ تعداد خلفاے حضرت کی سواے ذات باری کے کسیکو معلوم نہین چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ستر ہزار خلیفہ تھے اور ملفوظات مسمی بہ جواہر فریدی مین پچاس ہزار خلیفہ لکھے ہین اس تفصیل سے کہ دس ہزار خلیفہ اوپر زمین کے سترہ ہزار دریا مین اور سات ہزار کوہ قاف مین اور پانصد اور چہل اور رود ہوا مین اور چار سو آسمان چہارم پر اور چودہ ہزار آسمان ہفتم پر اور نو سو غیب مین کہ سواے خدا کے کوئی واقف نہین اور اُن چودہ ہزار سے کہ زمین پر ہین چوبیس آدمی ایسے ہین کہ اُنمین اور حضرت مین کچھ فرق نہین ہے اور وہ یہ ہین خواجہ علی احمد صابر شیخ نظام الدین اولیا شیخ جمال قطب عالم ہانسوی خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیخ بدر الدین سلمان شیخ شہاب الدین گنج علم شیخ نظام الدین شہید شیخ یعقوب شیخ نصر اللہ فرزندان حضرت مولانا بدر الدین اسحاق شیخ دیارو شیخ زین الدین دمشقی شیخ علی شکر ریز شیخ علی شکر بار شیخ محمد سراج شیخ ذہبی شیخ دیار شیخ جمال عاشقان کامل شیخ نجیب الدین متوکل برادر حضرت شیخ عارف شیخ زکریا سندھی شیخ صدر الدین دیوانہ مولانا داؤد پالہی شیخ جلال الدین شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہے کہ آخر عمر مین استغراق کمال ہو گیا تھا چنانچہ مکرر نماز پڑھا کرتے واقعہ ۶۹۰ ہجری مین اپنے مرکز کو تشریف لیگئے اور یار سے واصل ہوئے پانچوین محرم روز شنبہ کو رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ اس واقعہ کی الہام ربانی سے مخدوم حاصل ہوئی رضی اللہ تعالے عنہ و فخر عنہ

بیان حضرت علاء الدین مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم صاحب صاحب جلال و کمال تھے اور بے انتہا کرامت آپ کی ظاہر ہوئین قطب الاقطاب اور عالی درجات تھے حضرت کا حال عالم مین اظہر من الشمس ہے حاجت

Marfat.com
Marfat.com

شرف نہیں خرقہ خلافت کا حضرت قطب الموحدین شکر گنج سے پایا اور آپ خلیفہ خاص تھے
آپکے خدمت میں پیری بہت کی تھی اور حضرت شکر گنج کی عنایت آپکے حال پر کمال تھی بلکہ حضرت قطب الموحدین
فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری اور باطنی میرا علی احمد لیگیا اور فرماتے کہ علم سینہ شیخ نظام الدین لیگیا
اور علم دل علی احمد لیگیا نقل ہے کہ آپ صاحب زہد و تقوی تھے اور عزلت اور تجرد سے خوش تھے
اور صاحب توحید اور صاحب ولایت اور صاحب ذوق اور سماع سے بہت ذوق رکھتے تھے
اور جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہی ہوتا تھا اور جذبہ الٰہی نہایت تھا اور راگ اکثر سنا کرتے تھے
چنانچہ کہتے ہیں کہ عین ذوق سماع میں آپنے رحلت فرمائی اور دنیا اور اہل دنیا سے ہرگز متوجہ
نہوئے اور صحبت خلق سے نفرت فرماتے بلکہ بھاگتے اور ہمیشہ یاد خداوند تعالے میں مصروف
رہتے تھے نقل ہے کہ اوائل میں حضرت کا یہ حال تھا کہ بموجب حکم حضرت قطب الموحدین کے خدمت
قسمت لنگر کی آپکو تفویض تھی اور بارہ برس تک اس خدمت پر مامور رہے مگر کبھی اسمیں سے
نکھایا ایک روز حضرت خواجہ نے کشف باطنی سے دریافت فرماکر پوچھا کہ علی احمد تم جو کھانا تقسیم
کرتے ہو اسمیں سے کچھ تم بھی تناول کرتے ہو آپنے عرض کیا کہ بلا اجازت حضرت کی کیونکر تناول
کرتا میری کیا طاقت تھی حضرت نے فرمایا کہ شیخ علاء الدین علی احمد میرا صابر ہے اُس روز سے
صابری کا خطاب مشہور ہوا اور کمال محبت سے آپنے شفقت فرمائی اور روز بروز توجہ زیادہ
ہوتی گئی یہانتک کہ عظام اولیا سے ہوئے اور آپکو استغراق بہت رہتا تھا حتی کہ مہینے مہینے تک
کھانے پینے کی بھی خبر نرہتی تھی اور دوسرا آدمی آپکو ہوش میں لاتا تھا جب نماز ادا ہوتی تھی اور بسبب
استغراق کے آپکو جلال از حد تھا بڑے رتبے کے اولیا خاندان چشت میں ہوئے نقل ہے
جب حضرت کو خلافت ملی تو پیرو مرشد نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دہلی میں رہو وہ ولایت تمہارے
سپرد فرمان ہوئی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا مرحمت ہوا بروقت رخصت
حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ بابا علاء الدین پہلے بھائی شیخ جمال ہانسوی کے پاس جانا
تمہاری سند درست کردینگے اور بموجب صلاح شیخ جمال کے کاربند رہنا اور آپکا یہ دستور تھا کہ جسکسیکو

Marfat.com
Marfat.com

سند خلافت دیتے یا کسی ولایت پر مقرر فرماتے اول شیخ جمال ہانسوی کے پاس واسطے درستی اُس کے روانہ کرتے اور شیخ مُہر اپنی اُس سند پر کر دیا کرتے چنانچہ صحیح مشہور ہے کہ حضرت شیخ جمال ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دفتر کل اہل اللہ کا ہے جب تک کہ آنکے دفتر مین نام درج نہین ہوتا ہے جب تک رتبہ ولایت کا نہین ملتا ہے اور جس کسیکو رتبہ ملتا ہے اُسکا نام حضرت کے دفتر مین لکھا جاتا ہے غرض حضرت مخدوم صاحب چنڈول پر سوار ہو کر ہانسی آئے اور اسیطرح حضرت شیخ کی محل مین تشریف لیگئے اور زمین فرش تک سوار رہے یہ ادا شیخ کے پسند نہ آئی لیکن مرشد کے مرسلہ اور رشتہ دار بھی تھے بہت تعظیم سے پیش آئے اور صدر مین صدر آرائے معرفت کو بٹھایا اور حضرت پیر و مرشد کے حالات کا استفسار کیا انہین وقت مغرب قریب آگیا نماز پڑھکر بیٹھے حضرت قطب الاخیار نے مشل نکالکر شیخ صاحب کے روبرو رکھدی اور عرض کیا کہ اسپر اپنی مُہر کر دیجیے شیخ صاحب نے فرمایا کہ ذرا توقف کیجیے اس کیا جلدی ہے روشنی آجانے دیجیے یہ کہنا تھا کہ حضرت نے اپنی انگشت کی طرف دیکھا فوراً مانند مشعل روشن ہوگئی اور فرمایا کہ روشنی موجود ہے شیخ صاحب نے جو یہ کیفیت دیکھی تامل کیا اور کہا کہ مشعل کہان ہے حضرت نے مشل حضرت شیخ کے ہاتھ مین دی آپنے اُسکو چاک کر ڈالا اور ہنسکر کہا کہ دلی تو آپکے ایک دم کی بھی نہین ہے ایک نظر مین خراب ہوجاویگی حضرت مخدوم نے یہ حال دیکھ فرمایا کہ ای شیخ تو نے مشل میری چاک کر ڈالی مین نے تیرا سلسلہ چاک کر دیا حضرت شیخ نے دریافت کیا کہ اُوپر سے یا نیچے سے آپنے فرمایا کہ نیچے سے اور وہان سے رخصت ہو کر حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب ماجرا بیان کیا حضرت قطب الموحدین نے فرمایا کہ بابا علاء الدین جمال کے پھٹے کو فریدی سکتا نہین ہے مگر ولایت پیران کلیر تمہارے زیر فرمان کی اُس ولایت کو اپنے نور معرفت سے منور کرو آپ وہان تشریف لائے اور شہر پیران کلیر داخل ہوئے تو آپنے دیکھا کہ علما و فضلا و مشایخ اسقدر رہتے ہین کہ چار سو چنڈول نکلتا ہے ہر روز جمعہ اسقدر مشایخ اور بزرگ جامع مسجد مین جمع ہوتے تھے اور مسجد مین اسقدر ہجوم

Marfat.com
Marfat.com

کہ حضرت مخدوم کو باہر مسجد کے جگہ ملتی تھی اور وہان کے لوگ حضرت کی کچھ تعظیم نکرتے تھے بلکہ حقارت کیا کرتے یہ تمام حال آپنے حضرت شکر گنج کو لکھا کہ حضرت نے مجکو وہ ملک عنایت کیا ہی کہ جہان نماز کو بھی جگہ نہین ملتی ہی اور کوئی پرسان حال نہین اور مین بلا اجازت کوئی امر کر نہین سکتا ہون اب جیسا حکم ہو اُسکی تعمیل کیجاوے حضرت قطب الموحدین نے اُسکے جواب مین لکھا کہ وہ ولایت تمھارے متعلق ہی تم کو اختیار ہی جسطرح تمھارا جی چاہے وہ کرو آپ اس جواب کو دیکھکر خوش ہوئے دوسرے جمعہ کو جو آپ نماز کے واسطے تشریف لیگئے تو پہلے سے بھی زیادہ تردد بیٹھنا نصیب ہوا اور عین نعلینون پر آپکو جگہ ملی جب امام سجدہ مین گیا تو آپنے فرمایا کہ اے مسجد تو سجدہ کیون نہین کرتی ہی یہ کہنا تھا کہ تمام مسجد گر پڑی اور جسقدر آدمی تھے سب دبگئے اور جو صحن مسجد مین تھے وہ چلنے لگے تو آپنے دیوارون کی طرف ارشاد فرمایا کہ خبردار انمین سے کوئی جانے نپائے چہار طرف سے دیوارین گرین اور کل مردمان شہر اُسمین دبکر مرگئے اسمین تمام شہر کے مرد تھے پھر آپنے شہر کی جانب دیکھا آگ لگ گئی پھر اکثر آدمی شہر کے معتقد ہوئے اور ایسا بھی سُنا ہی کہ ایک عورت ضعیفہ کہ آپ کی معتقدہ تھی اُسکا لڑکا بھی اُس مسجد مین دبگیا تھا وہ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور کنیز کا لڑکا بھی اس مسجد مین آگیا ہی آپنے فرمایا کہ جو آدمی تیرے نظر پڑے اُسکی ٹانگ پکڑکر کھینچ لے اُسنے ایسا ہی کیا آخر اُسکا بیٹا نکلا اور وہ زندہ ہی بعد اس واقعہ کے کچھ لوگ تو مطیع ہوئے اور اعتقاد لائے اور باقی اجل گرفتہ اسی طرح بد اعتقاد رہے آخر اسی سال مین وبائے طاعون شروع ہوئی اور تمام شہر مین کوئی فرد بشر زندہ نرہا اور وہ شہر بالکل ویران ہوگیا چنانچہ ابتک آباد نہین ہوا اور ورلے اسکے آپ کی طبیعت مین استغراق بڑھگیا اور ریاضت و مجاہدہ مین مشغول ہوئے اور کوئی انسان آپکے پاس نہ جا سکتا تھا دشت مین پھرا کرتے اور جسطرف آپ نگاہ اُٹھاکر دیکھتے فوراً آگ لگ جاتی اور وحوش وطیور آپ کی خدمت مین رہا کرتے اور دروازہ پر شیر پڑے رہتے اور جاروب کشی کرتے

Marfat.com
Marfat.com

چنانچہ بروز پنجشنبہ شیر آکر اپنی جاروب مژگان سے صاف کرتا ہی جب یہ خبر حضرت شکر گنج کو ہوئی
آپنے فرمایا کہ صابر کو اختیار ہی یہ ولایت اُسکے تصرف مین تھی جو چاہا کیا مختار ہی نقل ہی
کہ پھر آپ شاخ درخت گولر پکڑکر کھڑے ہو گئے اور بارہ برس تک کھڑے رہے اور یہ خبر حضرت
قطب الموحدین کو پہونچی آپنے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ جو کوئی صابر کو بٹھا دے اُسکو جو مانگے
وہ انعام ملے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی نے التماس کیا کہ فدوی جاکر بٹھا دیگا چنانچہ
آپ تشریف لیگئے اور حضرت کے عقب مین بیٹھکر گانا شروع کیا آپنے آنکھین کھولدین
اور بیٹھ گئے اور مخاطب ہوکر فرمایا کہ اور کہہ حضرت ترک پانی پتی نے عرض کیا کہ اگر مجھکو خدمت مین
رہنے کا حکم ہو تو عرض کرون آپنے فرمایا کہ اچھا رہا کر لیکن ہمارے روبرو کبھی نہ آنا عقب سے
آیا کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوتا کہ پانی وضو کو یا گولر کھانے کو لایا کرتے تو عقب سے لایا کرتے اور آپ کو
کمال درجہ استغراق رہتا اور خلیفہ شمس الدین گولر کھانے کے واسطے وقت افطار لیجاتے
تو آپ یہ فرماتے کہ خدا کھانے پینے سے پاک ہی اور پھر فرماتے ہان ہان لاؤ خدا خدا ہی آدمی
آدمی ہی نقل ہی کہ بعد رحلت آپکے کمال جلال تھا کہ پرند روضہ منورہ پر اوڑکر نجاتے تھے
چنانچہ آجتک یہ بات ہی اور مجاور بھی دور دور رہتے جب اُنکو بشارت ہوتی اُسوقت آیا کرتے
چنانچہ آپکی لحد کا پتہ بھی جاتا رہا تھا ایک ہندو نے قریب مزار اقدس کے ایک مندر بنایا ایکدن
اُسنے دیکھا کہ آپکی تربت پر جانور طواف کر رہے ہین اور شیر جاروب کشی دُم سے کرتے ہین
یہ بات دیکھکر اُسکو حسد آیا کہ ہمارے دیوتا کو یہ بات حاصل نہین اور ایک فقیر کی قبر کو یہ شرف
حاصل ہی آخر اُس کافر نے ازروے حسد کے مزار شریف کو کھودنا شروع کیا مزار اقدس سے
ایک ہاتھ نکلا وہ کافر مرگیا شب کو آپنے مجاوروں کو بشارت دی کہ قریب مزار کے ایک
سگ پڑا ہی اُسکو دور پھینکدو صبح کو مجاوروں نے دیکھا تو واقعی بصورت سگ
وہ سور پڑا ہی وہان سے دور اُسکو پھینکدیا آخر بادشاہ جہانگیر نے اجازت سے آپکی گنبد
آپکا پختہ اپنا بنایا بلکہ اپنا بھی مدفن وہین بنایا نقل ہی کہ وفات تیرھوین ۱۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری

عین حالت سماع اور وجد مین واصل بحق ہوئے۔ تاریخ حضرت کی جان گنج شکر پائی ہو

بیان حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ

حضرت جمیع اوصاف کے ساتھ موصوف تھے کرامت مین کوئی آپ کا ثانی نہ تھا اور ریاضت آپ کی مشہور ہی آپ سید تھے حالات آپکے اظہر من الشمس ہین حاجت بیان کی نہین رکھتے ہین تمام کتب تواریخ مین حالات آپکے موجود ہین آپنے حضرت قطب السالکین حضرت علاء الدین علی احمد صابر سے خرقہ فقر و ارادت کا پایا اور حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج سے بھی حاصل کیا اور آپکے نام پاک مین ایسی برکت ہی کہ جو کوئی وقت مشکل سخت کے آپ کا نام لاکھ بار تنہا پڑھے یا جلسے پڑھواوے اور یا شمس الدین ترک یا شمس الدین ترک کہے انشاء اللہ تعالے لاکھ کی نوبت نہ پہونچیگی کہ کام اُس شخص کا فوراً ہو جاویگا اور بارہا امتحان کیا ہی خصوصاً معاش کے حق مین بہت جلد موثر ہی اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ بندہ رہ بیس ہزار بار تک نوبت نہین پہونچی کہ وہ کام اسی وقت ہو گیا اب بندہ اجازت عام دیتا ہی کہ جسکا جی چاہے وہ اس عمل مجرب کو کرے لیکن شرط یہ ہی کہ با وضو اور صدق دل سے محبت کے ساتھ پڑھے اور درگاہ خدا مین آپ کا وسیلہ جمیلہ درمیان لاوے اور نیاز آپ کی نان تنکی اور حلوا ہی جسقدر کہ میسر آوے اور مولف کتاب ہذا کے قبیلہ مین اسکا رواج بہت ہی نقل ہی کہ آپ ولایت ترکستان سے عشق خدا مین رہنما کو ڈھونڈھتے ہوئے حضرت شکر گنج کی خدمت مین پہونچے اور خلافت حاصل کرکے بحکم حضرت مخدوم کی خدمت مین آئے یہان گیارہ برس تک پیر و مرشد کو وضو کرایا اور ریاضت شاقہ اختیار کی حضرت نے فرمایا کہ شمس الدین تو میرا فرزند ہی کہ مینے خدا سے چاہا تھا کہ ایک فرزند مجھے کہ جس سے یہ سلسلۂ عظام جاری رہے چنانچہ تجکو عنایت کیا آخر یہان سے بھی خلافت حاصل کرکے اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ پیران عظام سے چلا آتا ہی یاد کیا اور آپ کو حکم ہوا کہ مزدوری کرو چنانچہ سلطان غیاث الدین بلبن کی نوکری اختیار کی اور سامان سپاہیانہ جمع کیا لیکن آپ کو کسی شئے سے کچھ تعلق نہ تھا ہر وقت یاد آلہی مین مصروف رہتے تھے نقل ہی کہ سلطان ایک

قلعہ کے گرد پڑا تھا اور وہ فتح نہوتا تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ باورچی خانہ مین ایک سقہ ملازم تھا رات کو آندھی چلی اور تمام لشکر کے خیمہ کے چراغ گل ہوگئے الا حضرت کے خیمہ کا چراغ اُسی طرح روشن رہا وہ سقہ باورچی خانہ کے واسطے آگ ڈھونڈھتا پھرتا تھا اُسکی نگاہ آپکے خیمہ پر پڑی قریب گیا آپنے فرمایا کہ یہ دراگ اسمین سے لیجا وہ آگ چراغ سے روشن کرکے باورچیخانہ مین پہونچا آیا لیکن اُسکو یہ خیال رہا کہ تمام لشکر مین تو چراغ گل ہوگئے تھے اور اس سپاہی کا چراغ کسطرح روشن تھا آخر صبح کو اُس خیمہ کی طرف پھر گیا اُسکے قریب تالاب تھا آپکو دیکھا کہ کنارے تالاب کے وضو کر رہے ہین جب وہان سے اُٹھے تو یہ سقہ بھی وہین بیٹھکر منھ ہاتھ دھونے لگا تو معلوم ہوا کہ تمام تالاب تو برف سے جمگیا ہے اور صرف اوتنی جگہ برف نہین ہے اور وہان پانی گرم ہے یہ کرامت معائنہ کرکے اُسنے بادشاہ کے امرا سے بیان کیا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے احترام کیا اور بادشاہ کی خاطر کی اور اول تو انکار کیا پھر بادشاہ کی درخواست کے بموجب فرمایا کہ اسوقت حملہ کردے فتح پاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے روز بادشاہ نے پھر حاضر ہونا چاہا آپنے طور باطن سے دریافت کرکے اپنے اسپ فرمایا کہ جا فلان بیوہ کو اپنی بہادے کہ اُسکی دختر کی شادی ہونے والی ہے چنانچہ وہ گھوڑا خود اُس بیوہ کے پاس چلا گیا اور غیب سے آواز اُسکو آئی کہ اِسکو فروخت کرکے کام مین لا اُسنے ایسا ہی کیا اور تمام اسباب آپنے فقرا کو تقسیم کردیا آپنے صرف دلق پہنکر وہان سے راہ لی اور حضرت کی خدمت مین پہونچکر وہان سے پانی پت کی رخصت لی اور اُس ولایت کو نور باطن سے روشن کیا نقل ہے جب آپ پانی پت مین تشریف لائے تو مخدوم شیخ شرف الدین بوعلی قلندر قدس اللہ سرہ نے کے پاس ایک پیالہ شیر سے لبالب بھیجا آپنے تبسم کرکے ایک پھول اُسمین ڈالدیا لوگون نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا اسرار ہے آپنے فرمایا کہ مین نے بھائی بوعلی قلندر کے پاس پیالہ شیر اسواسطے بھیجا تھا کہ یہ ولایت تمام مجکو عنایت ہوئی ہے آپنے اُسمین پھول ڈالدیا یعنی

میری ذات کو آپ کی ولایت سے کچھ تعلق نہین ہے جسطرح دودھ مین پھول ہے اسی طرح
مین اس ولایت مین ہون پھر حضرت نے وہان عین شہر مین سکونت اختیار کی اور شاہ
بو علی قلندر سے نہایت محبت روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اکثر ملاقات ہوا کرتی نقل ہے
کہ حضرت بو علی شاہ قلندر قدیم سے پانی پت کے رہنے والے تھے اور علم کامل رکھتے تھے
چنانچہ منار دہلی کے قریب برسون تک وعظ کہا ہے بعدہ جذبۂ الٰہی نے جلوہ دکھایا تمام
کتب دریا مین پھینکدین اور وہان سے حضرت قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ سے
خلافت حاصل کرکے پھر پانی پت مین آئے نسب آپ کا حضرت امام اعظم کوفی سے ملتا ہے
اور آپ کی تصنیف بہت ہے چنانچہ مکتوب نادر اور دیوان عجیب و مثنوی غریب موجود ہین آپکی
نیاز گوشت اور روٹی جسکو سنی کہتے ہین اور نان تنکی ہے جسقدر میسر آوے کرے فوراً وہ کام
ہوجاوے نقل ہے کہ ایک روز خادم حضرت شمس الدین ترک کا کسی کام کے واسطے
جاتا تھا اور حضرت بو علی شاہ قلندر بصورت شیر وہان بیٹھے تھے مرید نے یہ حال دیکھکر حضرت
سے آکر عرض کیا آپ نے کہلا بھیجا کہ شیر کو جنگل چاہیے اسی وقت آپ وہان سے اوٹھکر باگھوٹی
کو تشریف لیگئے کہ اتبک وہ جگہ زیارت گاہ خلائق ہے پھر وہان سے بھی قصبہ کرنال کو تشریف
لیگئے اور اکثر لودہ کھیڑہ مین سکونت رکھتے تھے اور سترھوین شہر رمضان ٧٢٤ھ ہجری کو حضرت
بو علی شاہ قلندر واصل بحق ہوئے مدفن آپ کا کرنال مین ہے اور پھر لوگ پانی پت مین آپکی
نعش مبارک کو لائے غرض وہان بھی اور لودہ کھیڑہ مین بھی آپ کا مزار موجود ہے جہان
آپ کا نقش قدم ہے وہ جگہ سجدہ گاہ عالم ہے چنانچہ کسی نے کہا ہے شعر بر زمین کہ نشان کف پای
تو بود سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود اور کسی نے یا شرف الدین ابدال ٧٢٤ آپکی
تاریخ کہی ہے اور سیت اکبر بھی تاریخ ہے نقل ہے کہ جب آپ ترکستان مین تھے تو ایک سید سے
بحث ہوگئی کہ جو تنور آتشین سے سالم نکلے وہ سید ہے چنانچہ آپ کود پڑے اور سالم رہے
اور اسکو دور سے آگ نے جلانا شروع کیا آخر آپ نے ہاتھ پھیر اسکو آرام ہوا اس شہرت سے

Marfat.com
Marfat.com

آپ طرف ہند کے چلے آئے نقل ہی کہ مولف کتاب ہذا سے شیخ یوسف بیان کرتا ہی کہ ایک روز
کابل باغ مین جو باؤلی ہی وہان مین نہانے کو گیا تھا شب کو جو رہنے کا اتفاق ہوا تو کیا دیکھا
کہ متصل دیوار مسجد کے ہزار ہا شیطان بصورت طفل روسیاہ کھڑے ہین خوف کے مارے
آنکھین بند کرلین جب پھر آنکھین کھولین تو وہی تماشا دیکھا پھر آنکھ کھولکر دیکھا تو خوک اور
خرس معلوم ہونے لگے اور اسکی طرف حملہ کرنے لگے اس شخص نے گھبرا کر کہا کہ یا شیخ شمس الدین
ترک وقت مدد ہی آپ اس ہم دستگیری فرمایئے اسمین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص گھوڑے پر
سوار ہی اور کہتا ہی کہ ای شیخ یوسف ادھر آ مجکو اُسوقت کمال رنج ہوا کہ اب یہ شخص مجکو قتل کے
واسطے بلاتا ہی اور ان شیاطین کا مالک ہی یہ سمجھکر آہستہ آہستہ گیا جب روبرو پہونچا
تو مجکو شخص نورانی صورت نظر آیا اُسوقت یہ خیال کیا کہ یہ تو کوئی بزرگ ہین اسمین
شیخ یوسف نے آواز دی کہ یا حضرت یہ شیاطین آنے نہین دیتے ہین آپنے فرمایا کہ دور ہو
ای ناپاکان اور پھر اس سرحد مین نہ رہنا اور دروازۂ باغ تک اُنکو نکالا پھر آپ سے عرض
کی کہ یا حضرت آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ شمس الدین ترک جسکو تو نے یاد کیا تھا اور فرمایا کہ
شہر کو فلان راہ سے جانا اتفاق سے جس راہ کو ناقص کہا تھا اُوسی راہ کو جانا ہوا راستہ
مین وہ شیاطین پھر ملے پھر مین نے عرض کی کہ یا خواجہ شمس الدین ترک دستگیری کیجیے
پھر حضرت نے آواز دی کہ ای یوسف خبردار اُسوقت یوسف کو ہوش آیا اور آپنے پانی پڑھکر
منھ پر چھڑکا آخر اپنے مکان پر آیا سبحان اللہ یہ واقعہ حضرت کا ساڑھے تین سو برس کے بعد
ہوا ہی اور شیخ یوسف ابتک زندہ ہی مؤلف کتاب ہذا کے پیر حضرت شاہ اعلےٰ فرماتے ہین کہ ایک
روز مین سو رہا تھا ناگاہ آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص شمشیر برہنہ لیے کھڑا ہی
فوراً میرے منھ سے نکلا کہ یا شمس الدین ترک اس کہنے کے ساتھ ہی ایک ہاتھ غیب سے
پیدا ہوا اور اُس موذی کو دفع کیا مین واسطے زیارت کے درگاہ شریف پر گیا ایک
ہاتھ اُس قبر مین سے نکلا اور ناخن ہاتھ کے ایسے روشن تھے کہ جس سے مین نے صاف

Marfat.com
Marfat.com

پہچان لیا کہ یہ وہی ہاتھ ہی کہ جس نے دشمن کو دفع کیا تھا اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ مستانہ نگار
دست اولیست ✤ نہ وہ دست قدرت قدرت دست شاہ ✤ یدِ بیضا بدست است اور بین آمدہ ✤
ید اللہ فوق ایدیہم ہمین است ✤ نقل ہی کہ عمدۃ الملک صفدر خان جس زمانہ مین صوبہ دار کہ
تھے اور تبدیل ہو کر کابل جاتے تھے تو راہ مین اُنکے تابعین سے کسینے قریب پانی پت کے ذکر حضرت
کا کیا اُنہوں نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ مزار فیض انوار انکا کہان ہی غرض وہان گئے اور فاتحہ پڑھا اور
کہا کہ مین حضرت کی اولاد سے ہون چنانچہ نسب نامہ اپنا دکھلایا ولایت مین آپ کی اولاد باقی
ہی نقل ہی کہ دسوین ماہ جمادی الثانی ۷۲۴ سنہ ہجری کو آپ نے اس جہان فانی سے
ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی تاریخ وصال شمس الحق محبوب الحق پائی ہی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

بیان حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی قدس اللہ سرہ السامی

صاحب کشف و کرامت اور عالی درجات تھے علم ظاہری اور باطنی کا کمال تھا اول نام آپکا
خواجہ محمد تھا اور جلال الدین خطاب عطا کیا ہوا پیر روشن ضمیر کا ہی اور قدیم وطن آپکا کازرون
ہی نسب شریف حضرت کا شیخ عثمانی ہی اور عمر حضرت کی ایک سو ستر برس سے زیادہ تھی اور کمالات
جو آپ کی ذات اقدس مین تھے کسیکو حاصل نہین ہوئے اور ہرگز تحریر مین نہین آسکتے ہین
شعر این چہ سخن این چہ سخندانی است ✤ گفتہ و ناگفتہ پشیمانی است ✤ دل ز کجا این
پر و بال از کجا ✤ من کنم و وصف جلال از کجا ✤ آپ نے خرقہ فقر و ارادت کا حضرت مخدوم
العالمین خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی سے حاصل کیا اور حضرت کے فرزند اور مرید
اور خلیفہ و خدام کثرت سے تھے اور ایام طفلی سے جذبۂ شوق آلہی اور محبت خداوندی دامنگیر
حال تھی اور اکثر آپ جنگل مین رہا کرتے اور ذکر خدا مین ہروقت مشغول رہتے تھے اور آخر عمر
مین استغراق بدرجہ کمال ہو گیا تھا چنانچہ خادم لوگ تین بار با آواز بلند حق حق حق
آپکے گوش مبارک مین کہتے جب آپ ہوش مین آتے اور نماز پڑھتے اور راگ ہمیشہ
سماعت فرماتے اور عرس مشائخ عظام کا اکثر کیا کرتے اور آپ جلال کمال رکھتے

Marfat.com
Marfat.com

اور علما و مشائخ آپ کی بزم مین بہت حاضر ہوتے اور فیض حاصل کرتے اور صاحب کرامت
اور مستجاب الدعوات تھے جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا فوراً ہوتا چنانچہ خلفا آپکے اکثر صاحب
جذب اور قطب وقت تھے اور آپ جہان چاہتے ایک لمحہ مین پہونچ جاتے اور اسی وقت
تشریف لے آتے چنانچہ اکثر نماز جمعہ کی آپ بیت اللہ شریف مین پڑھا کرتے اور کتاب
بے نظیر عالمگیر مسمّی بہ زاد الابرار تصنیف حضرت سے ہی اور آپنے چالیس برس تک سیاحت
فرمائی ہی اور ہمیشہ حج ادا کیے ہین اور اکثر مشائخ کرام اور اولیاے عظام سے نعمت حاصل
کی ہی اور الہام ربانی سے آپنے ارادہ ارادت پیر و مرشد کا کیا تھا وقت خلافت اسم اعظم
کہ سینہ بسینہ چلا آتا تھا آپ کو عنایت ہوا اور بجاے فرزند کے آپ ہی سجادہ نشین تھے
اور تصرف آپ کا یہانتک تھا کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا ہر روز مطبخ مین پکتا تھا
اور اگر ہزار آدمی سے کم ہوتے تو خادم لوگ کوچہ و بازار سے اُسقدر آدمی فراہم کراتے
اور آپ بھی دسترخوان پر بیٹھتے تھے لیکن کچھ اُسمین سے تناول نہ فرماتے اور انواع
اطعمہ موجود ہوتا تھا اور طباق سی سی وسرپوش جو جسکے سامنے آتا وہ اُسیکو مرحمت ہوتا
پھر کر باورچیخانہ مین نہ جاتا مگر معلوم نہین کہ اسقدر طباق وسرپوش کہان سے آتے تھے کہ
ہر روز ہزارون تقسیم ہوتے تھے اور آپ کو اکثر شوق شکار کا تھا چنانچہ کبھی دس روز کے بعد
کبھی پندرہ ۱۵ روز کے بعد آپ صحرا کو تشریف لیجاتے اور دس دس روز تک وہان شکار کرتے
اور اُسیقدر کھانا غیب سے وہان بھی موجود ہوتا اور اُسی قدر آدمی دسترخوان پر موجود
ہوتے تھے اور آپکے گھر مین ہر روز فاقہ رہتا تھا اور ایک دن کا غلہ بھی آپکے گھر مین
حاضر نہوتا خدا جانے یہ کیا تصرف حضرت کا تھا واللہ اعلم نقل ہی کہ قطب ابدال مخدوم
شیخ شرف الدین بو علی قلندر حضرت کو ایام طفولیت سے دوست رکھتے تھے اور حضرت کے
منظور نظر تھے اور بغیر دیکھنے کے آپکو تسکین نہوتی تھی جہان سنتے تھے کہ آپ تشریف
لیگئے ہین وہین حضرت بو علی قلندر پہونچتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ اپنے کھیت پر گئے تھے

Marfat.com
Marfat.com

حضرت قلندر صاحب کو جو معلوم ہوا کہ آپ کھیت پر گئے ہین سوار ہو کر وہین پہونچے آپ نے
جو دیکھا کہ مخدوم صاحب تشریف لائے ہین ایک ظرف مین غلہ تازہ بھر کر نذر کے واسطے
لائے اور وہ غلہ نخود تھا حضرت شاہ قلندر ان نے تبسم فرمایا اور کہا کہ ای فرزند کیا لائے
ہو آپنے عرض کی کہ دانہ آپکے گھوڑے کے واسطے حضرت نے فرمایا کہ پہلے گھوڑے سے دریافت
کر کہ تجکو حاجت دانہ کی ہی یا نہین وہ گھوڑا آپ گویا ہوا کہ مین ابھی دانہ کھا کر آیا ہون سیر ہون
آپ یہ گویائی اسپکی دیکھ کر حیران ہوئے حضرت مخدوم بوعلی شاہ قلندر نے ارشاد فرمایا
کہ ای فرزند جسقدر تیرے پاس دانہ ہی اُسی قدر تجکو خداوند تعالے نے اولاد امجاد عنایت کی
چنانچہ آپ کو بسبب کثرت اولاد کے نوح ثانی کہتے ہین الحمد للہ کہ یہ خاکسار بھی اُسی خاندان
سے ہی نقل ہی کہ ایک روز آپ گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے حضرت مخدوم عالم شیخ شرف الدین
بوعلی قلندر نے دیکھ کر فرمایا کہ اچھا گھوڑا اور اچھا سوار ہی یہ سنتے ہی آپ کو حالت طاری
ہوئی اور اُسی وقت ترک دنیا کرکے سیاحت کو تشریف لیگئے آخر بعد چالیس برس کے وطن
مین آئے اور خدمت پیر روشنضمیر سے مشرف ہو کر اس رتبۂ عالیہ کو پہونچے نقل ہی کہ ایک
وقت آپ ہمراہ چند درویشون کے ہانسی کو تشریف لیگئے تھے اور اُسوقت حضرت شیخ
جمال قطب عالم حیات تھے اُنکو حکم ہوا کہ جلال پانی پتی آیا ہی اُس سے ملاقات کرکہ برکت دعا
اُسکی سے سلسلہ تیرا جاری ہوگا آپ ابھی تک شہر کے باہر تھے کہ شیخ جمال نے ایک خادم کو آپکی
طلب مین بھیجا اُسنے درویشون سے پیغام شیخ جمال کا دیا اُنھون نے قبول کیا اور ایک جگہ اسباب
تمام رکھکر اور حفاظت کے واسطے حضرت کو وہان چھوڑ کر ہمراہ خادم کے ہوئے اور نزدیک
شیخ جمال کے آئے آپنے اُنکو دیکھ کر فرمایا کہ برادران تمھارے ہمراہ کوئی اور درویش بھی ہو
اُنھون نے کہا کہ ہان ایک جوان ہمارے ہمراہ اور ہی کہ اُسکو اسباب پر چھوڑ کر آئے ہین شیخ موصوف نے
کہا کہ ایک درویش کو بھیجکر اُس جوان کو یہان بلالو کہ میرا مطلب اُسی سے ہی اور آپ چوب
پکڑ کر کھڑے رہے جب حضرت تشریف لائے تو آپنے پہچانا اور جو نشان واقعہ مین دیکھے تھے

Marfat.com
Marfat.com

وہ آپ میں نظر آئے نہایت تعظیم و تکریم سے صدر میں بٹھایا اور کھانا کھلایا بعد تناول طعام
فاتحہ کو سب نے ہاتھ اُٹھایا اور رخصت چاہی حضرت شیخ جمال قطب عالم نے سب کو رخصت دی
الا حضرت سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے اور بعد کو چلے جانا آپ ٹھہر گئے اُسوقت حضرت شیخ جمال نے
حال شال حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کا اور اُنکی دعا کا کہ وقت چاک کرنے
شال کے یہ دعا کی تھی کہ ہم نے تمہاری شال نیچے سے چاک کی اور حضرت فرید شکر گنج کا یہ
فرمانا کہ مریدان علی احمد صابر سے ایک شخص ہوگا کہ وہ پھر جمال کے سلسلے کے جاری ہونے کی
دعا کریگا چنانچہ وہ اب ہوا اور واقعہ میں بھی آپ کی صورت دکھلائی ہے یہ سب بیان کیا حضرت
مخدوم عالم نے دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی کیونکہ بعد وفات شیخ کے اُنکے فرزند شیخ نور الدین کو
ششماہہ تھے حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت میں لیگئے تھے اور آپ نے خرقہ خاص
عنایت کیا تھا اور خلیفہ کیا تھا اسی واسطے بعد نام حضرت سلطان المشائخ کے نام شیخ نور الدین
کا لکھتے ہیں غرض آپ کی برکت اور سلطان المشائخ کی عنایت سے سلسلہ حضرت قطب عالم
کا جاری ہوا آخر حضرت مخدوم صاحب شیخ جمال سے رخصت ہوکر درویشان کی جماعت میں
شامل ہوئے اُن لوگون نے یہ حال پہلے بھی معائنہ کیا تھا بہت تعظیم سے پیش آئے اور پہلے
کہ اسباب حضرت کے دوش پر رکھکر چلا کرتے تھے آیندہ اس حرکت سے باز آئے اور بہت خدمت
کیا کرتے ایک روز آپ نے فرمایا کہ اب باری ہماری ہے آج اسباب ہم لے چلینگے درویشون نے
عذر کیا آپ نے نمانا آخر اسباب سر پر رکھکر چلے بیٹھے دیکھا کہ اسباب سر سے اونچا جاتا ہے یہ دیکھکر
حیران ہوئے اور بموجب فرمانے قطب عالم کے کہ اب تم پانی پت کو جاؤ وہان تمہارا
مقصد حاصل ہوگا آپ وطن کو تشریف لائے نقل ہے کہ ایکبار آپ مشرق کے سفر
میں تھے کہ ایک موضع میں فروکش ہوئے دیکھا تو تمام گانون کے آدمی بھاگنے پر آمادہ
ہیں اُن سے دریافت کیا کہ تم لوگ کیون بھاگتے ہو اُنھون نے عرض کی کہ حاکم
ہم سے مال تحصیل طلب کرتا ہے اور اب کی مرتبہ ہمارے یہان کچھ پیدا نہین ہوا اسواسطے

ہم لوگ حاکم کے خوف سے بھاگتے ہین آپ نے فرمایا کہ اگر تم اُسکا روپیہ دیدو تو پھر تو نہ بھاگو گے
انھون نے عرض کی پھر کیون بھاگنے لگے تھے حضرت مخدوم العالمین نے ارشاد کیا کہ جبکہ
تم اپنا گانون ہمارے ہاتھ فروخت کرو انھون نے فروخت کر دیا اور کاغذ پر لکھدیا شام
کو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے یہان سے لوہا لاؤ وہ لوگ جسقدر اُنکے یہان آہنی آلات تھے
سب حاضر کیے آپ نے پاچک کے ہوڑہ مین اُنکو رکھکر آگ لگادی اور بعد آدھی رات
خفیہ طور پر آپ وہان سے تشریف لیگئے صبح کو وہ لوگ دیکھین تو تمام طلاے خالص ہی
لوگون نے زر حاکم ادا کیا اور ابتک اُنکی اولاد مین موجود ہی اور وہ لوگ مرفہ حال ہین
نقل ہی کہ ایکبار آپ کوہستان کی سیر کرتے پھرتے تھے کہ ایک جوگی آنکھین بند کیے
کسی کوہ مین بیٹھا دیکھا آپ اُسکے قریب گئے اُسنے انکھین کھولکر آپ سے کہا کہ ای شخص
تیرے حال پر مجکو رحم آتا ہی جیب مین سے ایک سنگریزہ نکالکر حضرت کے حوالہ کیا اور کہا کہ
یہ سنگ پارس ہی آپ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر ایک دریا مین پھینکدیا یہ حال دیکھکر جوگی دلگیر
ہوا کہ ای شخص تو نے مجھسے بھی کھویا اور آپ بھی نہ رکھا بہتر اسمین ہی کہ دریا سے نکالکر میرے
حوالہ کر آپ نے فرمایا کہ تو نے تو مجکو دیدیا تھا اب مین نے جو چاہا کیا جوگی نے کہا کہ اسواسطے
نہین دیا تھا کہ تو دریا مین پھینکدے اگر اپنی خیر چاہتا ہی تو سنگ پارس کو دریا مین سے
نکال آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ جا تو آپ نکال لا مگر اس شرط پر کہ اس دریا مین اور بھی
سنگ اس قسم کے بہت ہین دوسرے کو ہاتھ نہ لگانا وہ جوگی دریا مین گیا اور دیکھا کہ
جیسا وہ پتھر ہی اسی طرح کے اور بھی پتھر بہت ہین آخر جوگی نے ایک اپنا پتھر اور ایک
اور لیا اور باہر آیا حضرت نے فرمایا کہ ای جوگی مردان خدا کے حکم مین زمین و آسمان ہین
اور پارس اُنکی نعلین کی گرد سے پیدا ہوتا ہی اُنکو سنگ پارس کی حاجت کیا ہی یہ
کرامت آپ کی ملاحظہ کرکے وہ جوگی مسلمان ہوا اور آخر شرف خدمت سے رتبہ ولایت
کو پہونچا نقل ہی کہ حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر سے ایک روز آپ بہت بجد ہوکر

Marfat.com
Marfat.com

راہ کو مجھپر منکشف کرو آپنے فرمایا کہ صبر کر آج کل مین ایک شخص کلیر سے یہان آئیگا اُس سے
تجکو حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپنے خلافت پائی تو حضرت پیر دستگیر نے فرمایا کہ
ای جلال سنت نبوی صلعم ادا کر اور نکاح کر اول تو آپنے عذر کیا پھر قبول فرمایا حضرت
قطب العالمین نے ارشاد کیا کہ ای جلال تجھسے اولاد اسقدر عرصہ عالم پر ہونے والی ہے کہ بیان سے
باہر ہے چنانچہ دیکھ لوح محفوظ مین اور نیک تیرے اور بد میرے ہین اور مین اُنکا ہر حال
مین شریک ہون آخر شیخ زادہ ہای کرنال مین آپ کی شادی ہوئی اور جب آپ مکان پر آئے
تو اول آتے ہی بی بی سے فرمایا کہ بی بی وضو کے واسطے پانی لاؤ آپنے اسی وقت پانی لا کر دیا
اور وضو کرایا آپنے لب مبارک و دہان مبارک سے حضرت بی بی صاحبہ کے دہان مبارک سے لگایا
اور قرآن شریف روبرو رکھا اور فرمایا کہ پڑھ قرآن شریف بی بی صاحبہ نے فر فر پڑھنا شروع
کیا حالانکہ ناخواندہ تھین آخر حضرت بی بی سے پانچ فرزند اور دو لڑکیان تولد ہوئین اول
حضرت مخدوم زادہ خواجہ عبد القادر بہ شش واسطہ و بدین واسطہ بندہ آلہ دین مؤلف شجرۂ نسب مؤلف
کتاب ہذا ابن شیخ عبد الرحیم ابن نتھا حکیم ابن شیخ حسن حکیم بن شیخ عبد الصمد بن شیخ بو علی
بن خواجہ یوسف بن قطب عالم حضرت خواجہ عبد القادر ابن حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین کہ مؤلف کتاب ہذا اُنکے خاندان مین ہے اور اُنکے دو فرزند تھے ایک خواجہ یوسف
دوسرے خواجہ زین الدین اور ان دونون سے اولاد کثرت سے وجود مین آئی دوسرے
مخدوم زادہ خواجہ شبلی صاحب سجادہ حضرت کے تھے اور مؤلف کتاب ہذا کے پیر کے جد امجد ہین
اُنکے سات فرزند تھے اور اُنسے بہت اولاد پیدا ہوئی اور دو مخدوم زادہ خواجہ عبد الواحد اور
خواجہ کریم الدین لا ولد تھے نقل ہے کہ احمد قلندر ولایت سے جذب الٰہی مین یہان آیا
اور لکھی جنگل مین مقیم ہوا جہان جس درویش کو سنتا وہان جاتا اور خدمت کرتا آخر ایک
روز اُسنے اکثر مشائخ کی دعوت کی چنانچہ آپ بھی تشریف لیگئے جب کھانا سامنے
آیا سب نے ہاتھ کھینچا اور حضرت نے بھی ہاتھ کھینچا اور فرمایا کہ ابھی تو نے ابتک

Marfat.com
Marfat.com

اپنے خاص پیرون کو حرام کھانے سے بچایا ہی اب بھی محفوظ رکھ اور حرام کو یہان سے نکال
بمجرد اس فرمانے کے جس جس جانور کا گوشت شل سگ وغیرہ کے دسترخوان پر تھا وہ جانور
بجنسہ صورت پکڑ کر چلے گئے یہ حال جو قلندر نے دیکھا قدم پکڑ لیے اور عرض کیا کہ یا حضرت
مین نے اسی واسطے یہ حرکت کی تھی کہ تا کامل کے حال سے مجکو اطلاع ہو آخر مرید کیا اور خلافت
دیکر ملتان کو روانہ فرمایا نقل ہی کہ حضرت محبت الاولیا حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سرہٗ
ساکن ردولی کہ بڑے اولیا تھے اور حضرت کے خلیفۂ خاص تھے جذبہ عشق آلہی سے جویاے
رہنما تھے اور کمال ریاضت اور مجاہدہ کرتے تھے ایک روز غیب سے بشارت ہوئی کہ جلال الدین
پانی پتی کی خدمت کرو ہان تجکو نعمت حاصل ہوگی چنانچہ آپ نے اسطرف کا قصد کیا اور روانہ
ہوئے یہان حضرت نے خادمان سے فرمایا کہ ایک شخص فضول آتا ہی آج دسترخوان پر انواع
انواع کا کھانا حاضر کرنا اور شراب وغیرہ نامشروع چیزین بھی چندے رکھنا اور دروازہ پر
گھوڑے مع ساز و عراق کے مہیا رکھنا خادمون نے ایسا ہی کیا جب حضرت حجت الاولیا
تشریف لائے تو یہ سامان دیکھ کر کہ دروازے پر بھی اسباب دولتمندانہ مہیا ہی نہایت بے اعتقاد
ہوئے پھر دسترخوان پر کھانا نامشروع دیکھ کر اور بھی بدگمان ہوکر وہان سے چلے اور
دلمین کہا کہ یہ تو محض دھوکا ہوا آخر صبح کو وہان سے روانہ ہوئے جب شام ہوئی تو دریافت
کیا کہ یہ شہر کونسا ہی لوگون نے کہا کہ پانی پت ہی آپ یہ حال دیکھ کر حیران ہوئے دوسرے دن پھر
اسی طرح چلے شام تک اور وہین موجود ہوئے تیسرے دن آپ کو ایک جنگل نظر آیا اور اسمین
درخت خشک تھے ہر ایک درخت پر ایک ایک شخص مخملی کلاہ سر پر دیے ہوئے بیٹھا تھا
اس سے انھون نے دریافت کیا کہ راستہ کدھر ہی اُسنے جواب دیا کہ راستہ تو تو جلال کے دروازے
پر بھول آیا اگر یاد نہین ہی تو یہ دو آدمی سامنے سے آتے ہین اُنسے دریافت کر حضرت نے
اُنسے سوال کیا اونھون نے کہا کہ ہم سے کیا دریافت کرتا ہی تجسے پہلے ہی اُس شخص نے
راست راست کہدیا ہی کہ راستہ تو جلال کے دروازے پر ہی یہ کہتے ہی غائب ہوگئے

Marfat.com
Marfat.com

پھر جو یہ نگاہ کرکے دیکھتے ہین تو نہ وہان جنگل ہی نہ وہ آدمی پانی پت مین موجود ہین اب حضرت
کو اعتقاد کلی ہوا اور حضرت کی خدمت مین چلے اور یہ سوچتے چلے کہ اگر آج حضرت کلاہ و سر اپنے پیر
کی لحد سے مس کرکے مجکو عنایت فرماوین اور شیرینی بھی مرحمت کرین تو مین پھر اعتقاد مین
کسیطرح کا فرق نہ لاؤنگا آخر یہی ہوا آپ اُسوقت حضرت مخدوم العالمین کے مزار اقدس پر تشریف
رکھتے تھے اور ایک ہاتھ مین کلاہ بھی مزار شریف کو مس کرکے آپ کو عنایت کی اور پھر نیاز کا حلوا
حوالہ کیا اور مقراض سے سر مونڈا پھر یہ حضرت نہایت معتقد ہوئے اور خدمت مین رہکر خلافت سے
مشرف ہوئے اور چند روز مین رتبہ عالی پر پہونچے اور حجت الاولیا ہوئے اور جب حضرت حجت الاولیا
کو حضرت نے مرید کیا اور کلاہ چار ترکی عنایت کی اور مقراض سر پر چلائی تو آپ مکان کو تشریف
لائے دیکھا کہ وہان اُسی طرح کا دسترخوان پر سامان مہیا ہی آپنے کھانا کھانا شروع کیا
لیکن حضرت حجت الاولیا نے طعام نا مشروع کے کھانے مین تامل کیا آپنے فرمایا کہ ای احمد
جو چیز کہ غیر خدا ہی یا غیر نعمت اُسکے کی ہی اُس سے دست کشی چاہیے اس بات کے سننے سے بالکل
وسواس حضرت کے جاتے رہے اور کوئی بدگمانی دل مین نہ رہی اور آپ کو ایک وجد طاری ہوا اور
باواز بلند تین مرتبہ کہا کہ حق حق حق چنانچہ حضرت نے آپ کا نام عبدالحق رکھا اور اکثر
مکتوبات پر حق حق حق لکھتے ہین یہ آپ ہی کے نسبت ہی اور پھر رتبہ عالیہ پر پہونچکر آپ وطن
مالوفہ کو تشریف لیگئے اور بڑی بڑی کرامت آپ سے ظہور مین آئین اور ہزارہا طالبان حق درجہ
ولایت کو پہونچے چنانچہ مشہور ہی بلکہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ای احمد میرا سلسلہ تجہسے جاری
ہوگا اور عالم تیرے نور سے منور ہوگا یہ دعا حضرت کی قبول ہوئی چنانچہ حضرت حجت الاولیا سے
حضرت شیخ عارف اور شیخ محمد و محمد خیبان اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ کہ تاج الاولیا تھے اور حضرت جلال تھا تیسری کہ حجت اس سلسلہ عالیہ کے تھے اور شیخ
عبدالغفور اعظم پوری و شیخ عبدالعزیز کرانوی اور سات فرزند حضرت قطب عالم کے کہ ہر ایک
ولی کامل تھا اور شیخ رکن الدین پیدا ہوئے چنانچہ حضرت حجت الاولیا فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ

Marfat.com
Marfat.com

کو اللہ تعالے دریافت فرمائیگا کہ تو دنیا سے کیا لایا ہی تو مین ایک ہاتھ مین جلال تھانیسری
کو اور دوسرے مین رکن الدین کو لیکر عرض کرونگا کہ انکو لایا ہون چنانچہ حضرت رکن الدین کے
حال مین لکھا ہی کہ بعد انتقال کے آپکی قبر کو کسی تقریب سے کھولا تھا تو سوا چند بال ریش کے
اور کوئی آثار بشری سے نہ تھے اور انکے جانشین حضرت شیخ عزیز اللہ ہوئے کہ جس کسیکو انھون نے
خرقہ دیا پہنتے ہی اسپر چودہ طبق روشن ہوگئے اور خلفاے حضرت سے شیخ نظام الدین ایسے
ہوئے کہ انکا جواب نہ ہوا اور انھین سے سلسلہ عالیہ چشتیہ ابتک جاری ہی اور بعد کو اس خاندان مین
شیخ احمد صوفی و شیخ عبد الشکور و شیخ موسی و شیخ عیسے و میر سید فاضل ہوئے کہ واقعی اس گروہ
مین سب سے فاضل تھے اور میر سید علاء الدین کتانہ ہوئے کہ جب انکو بعد رحلت قبر مین دفن
کیا تو تین بار آواز اللہ اللہ اللہ کی آئی اور ایک نور قبر پر مدت تک رہا بلکہ شعلہ نور کا
آسمان سے آتا اور قبر کے اندر چلا جاتا اور دو فرزند حضرت کے شیخ ابو اسحاق اور شیخ احمد
سراج العارفین ہوئے اور خلفاے حضرت شیخ نظام الدین سے اس مولف نے اکثر بچشم خود
دیکھے ہین ہر ایک کو جامع کمالات پایا چنانچہ حضرت شیخ حسین لاہوری و حضرت شیخ
ابو سعید حنفی کہ جوان حضرات کی خدمت مین گیا رتبہ عالیہ پر پہونچا اور بعد انکے بڑے بڑے
رتبہ کے ہوئے کہ جنکے انوار سے عالم منور ہی تفصیل ہر ایک کی طویل ہی اسواسطے اختصار کیا شعر
چگونہ کالک رود بامراد خویش ز شوق ✦ بشرح وی کہ زبان آید از بیان عاجز
سبحان اللہ کیا فیض اس سلسلہ عالیہ کا ہی کہ ہر طرف عالم کا مثل آفتاب کے روشن ہی اب
بر سر مطلب آتا ہون کہ جو شخص کسی مشکل مین حضرت حجت الاولیا شیخ احمد عبد الحق کی
نذر توشہ پر کرے کیسا ہی مشکل کام ہوا سیدم آسان ہو مجرب ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ قبل
حاجت روائی سے توشہ کردے ورنہ خیر بعد کو اور توشہ یہ ہی کہ سوا سیر آرد گندم اور پاو سیر
شکر اور پاو سیر روغن زرد باوضو انکی روٹی پکاوے اور بعد فاتحہ آپکے خاندان سے
کسیکو دے دوسرے کو نہ دیوے اور اسی طرح آپکے نام کی تسبیح ہی کہ اسطرح پڑھے اغثنی وامددنی

Marfat.com
Marfat.com

باشیخ احمد عبد الحق ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے یقین ہی کہ ایک ہفتہ نجانیگا کہ کام اسکا ہر چند
کہ کیسا ہی سخت ہوگا آسان ہو جاویگا یہ بھی امتحان کیا ہوا ہی نقل ہی کہ وہ حجت الاولیا
پندرھوین جمادی الثانی سنہ ۸۳۶ ہجری مین واصل بحق ہوئے چنانچہ کسینے تاریخ آپ کی عارف
حق احمد عبد الحق بحق کہی ہی رضی اللہ تعالے عنہ نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین قطب ابدال کامل مین
کے خلیفہ شیخ بہرام کہ بندولی مین آسودہ ہین پہلے حضرت کی خدمت مین تھے قصبہ بندولی
کے زمیندار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت دریاے گنگ طغیانی
پر ہی اور ہمارے موضع کی جانب چلا آتا ہی یقین ہی کہ ایک دو روز مین گانون کو غارت کر دیگا
آپنے پانی پت سے ایک خط شیخ بہرام کو موضع راماده کو لکھا کہ تم بندولی جا کر کنارہ گنگ پر سکونت
اختیار کرو آپنے اُس خط کو آنکھون سے لگایا اور اُن لوگون کے ہمراہ جا کر کنارہ دریاے گنگ کے
استقامت کی اور ایک چوب جانب موضع گاڑدی اُسی شب مین دریا دو کوس دوسری طرف
ہٹ گیا چنانچہ ابتک اُسطرف نہین آیا اور پھر حضرت شیخ بہرام تمام عمر وہین رہے اور آپ کی توجہ سے
خلائق کو ہدایت ہوئی چنانچہ ابتک یہ فیض جاری ہی کہ جو کوئی بیمار متصل قبر کے جاتا ہی فوراً آرام
ہو جاتا ہی یا مزار کے نزدیک ایک چاہ ہی اُسمین غسل کرے وہ بیمار اُسیدم اچھا ہو جاتا ہی
نقل ہی کہ سنہ ہجری مین مرزا مظفر صوبہ دہلی سے قصبہ بندولی مین آیا اور اُسنے خادمان درگاہ کو
تنگ کرنا شروع کیا اور سب کی جاگیر ضبط کر لی حتی کہ زمین متعلقہ درگاہ شریف کو ضبط کرنا چاہا
اور اُسکی پیمایش کا ارادہ کیا وہانکے اکابر اور سادات نے اس فعل قبیح سے ممانعت کی اُسنے ایک
نہ مانی اور خود واسطے پیمایش کے گیا اور مردھون کو تاکید کی کہ جریب ڈالین مردھون نے تامل کیا
تو اُنکو بھی برا بھلا کہنا شروع کیا آخر جریب اُس زمین مین پڑی ایک شخص سادات سے
یہ حال دیکھکر مزار اقدس پر گئے اور دونون ہاتھ مزار پر دے مارے اور گستاخانہ عرض کی کہ یا حضرت
ہم تو آپ کو دونون جہان کا وسیلہ سمجھتے تھے یہان تو یہ حال ہی کہ آپکے خادمون پر تنگ
ہی اُس جہان مین آپ کیا کام آوینگے یہ کہہ رہا تھا کہ باہر سے شور و غوغا کی آواز آئی سیدبا

Marfat.com
Marfat.com

نکلا اور دیکھا کہ وہ مردود دو نیزہ زمین سے معلق ہوا پر ہی اور گھوڑے سے جدا ہی اُس سید نے دیکھکر کہا کہ یا حضرت اس لعین کو ہوا پر معلق کیون کیا ہی زمین پر دے ماریے کہ اسکا سر ٹوٹ جاے یکایک وہ زمین پر گرا اور قریب الموت ہو گیا لوگون نے دیکھا تو سد رمق جان باقی تھی اُسکی نعش کو مزار اقدس پر لیگئے تھوڑی دیر کے بعد کچھ افاقہ ہوا کہ اُسکے ہاتھ پاؤن خود بخود جکڑ گئے اور اُسنے غل مچانا شروع کیا کہ للہ مجھے یہان سے لیجاؤ کہ کسی نے میرے ہاتھ پاؤن سخت زور سے کسکر باندھے ہین کہ میری جان نکلی جاتی ہی اور مضطربانہ چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ مجکو آواز آتی ہی کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ اس لعین کو یہان سے نکالو لوگون نے اُسکو چارپائی پر ڈالکر اُسکے مکان پر پہونچایا راستہ مین چارپائی سے نیچے گرا اور ہاتھ پشت کی طرف کھنچے ہوئے تھے گویا کسی نے مشکین باندھ دین ہین پھر چارپائی پر ڈالا دوسری مرتبہ پھر سر کے بل گرا اور پاؤن اوپر کی طرف سرنگون رہے اور چرخ مارتا تھا دیر تک یہی صورت رہی ہر چند لوگ اُسکو اُٹھاتے تھے سر اُسکا زمین سے علیحدہ نہین ہوتا تھا آخر مردمان ہمراہی خادمون کے قدمون پر گرے اور عفو تقصیر چاہا خدام درگاہ شریف پر گئے اور الحاح وزاری کی آخر دعا قبول ہوئی اور وہ مردود زمین پر گرا اور بیہوش ہو گیا بعد چند عرصہ لوگ درگاہ شریف پر لیگئے اور خاک آستانہ اُسکے جسم پر ملی کچھ کچھ افاقہ ہوا آخر نذر حضرت کی ادا کی اور سواے زمین قدیم خدام کے اور زمین اُنکو دی اور پھر کسی سے تعرض نکیا اور دہلی کو چلا گیا اور دوسرے خلیفہ حضرت کے شیخ نظام الدین کہ سیام مین آسودہ ہین تیئس برس تک حضرت کی خدمت مین رہے اور پھر خلافت پاکر سیام کو رخصت ہوئے بعد رحلت کے ایک شعلہ نور کا مثل چراغ کے ہر وقت مزار شریف پر رہتا تھا چنانچہ تمام عالم دیکھنے کو جاتا تھا ایک روز حضرت مخدوم العالمین وہان تشریف لیگئے آپنے یہ روشنی دیکھکر فرمایا کہ شیخ نظام الدین تم حق رسیدہ ہو تمکو حاجت نور کی نہین ہی اس روشنی کو اندرون قبر کے لیلو کہ روشنی کو شبہ لگتا ہی کیونکہ اگر ہمیشہ سے ہوتا تو جناب رسالت مآب صلعم کے روضہ منورہ پر ہوتا یہ بات کہتے ہی وہ نور قبر مین غائب ہو گیا نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین

Marfat.com
Marfat.com

ایک روز سر راہ جاتے تھے کہ ایک ضعیفہ چاہ پر پانی بھر رہی تھی آپ کو یہ حال دیکھ کر رحم آیا اپنے ہاتھ سے پانی کھینچا اور اُسکے گھر پہونچا دیا اُس سبوچہ مین اللہ تعالے نے یہ برکت دی کہ جبتک وہ پیرزن زندہ رہی اُسکو پانی لانے کی حاجت نہ رہی اُسی پانی سے سب کام کرتی اور پھر وہ سبوچہ بھرا باقی نقل ہے کہ ایک کیمیا گر مخدوم زادہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا ایک روز آپ کی عسرت دیکھ کر عرض کیا کہ آپ کیمیا سیکھ لیجیے حضرت مخدوم العالمین نے جو یہ سُنا دیوار پہ تھوک دیا فوراً اُسقدر مٹی طلاے خالص ہوگئی اور آپ ہمیشہ نماز کعبہ مین حضرت رسالت مآب رسول خدا صلعم کے ہمراہ پڑھا کرتے یہان لوگ تلاش کرتے تو نہ پاتے ایک روز آپ کی خاطر اقدس مین یہ خیال گذرا کہ کیا خوب ہو جو حضرت نماز جمعہ کے واسطے ارشاد فرماوین جب کعبہ مین تشریف لیگئے تو حضرت نے حکم دیا کہ جلال الدین تیرا کعبہ وہ ہی کہ جہان پر میرے فرزند سید محمود کا مزار ہی وہان نماز جمعہ پڑھا کر آخر آپنے پھر ہر جمعہ کو نماز مزار سید محمود پر پڑھی نقل ہی کہ آخر عمر مین حضرت کو استغراق کمال ہوگیا تھا چنانچہ خادم لوگ گوش مبارک مین بآواز بلند حق حق حق کہتے تب آپ آنکھین کھولکر دریافت کرتے کہ نماز کا وقت آگیا تب خدام وضو کراتے اور آپ نماز مین مشغول ہوتے پھر استغراق ہوجاتا ایک روز آپنے خود بخود آنکھین کھولکر بڑے صاحبزادہ حضرت شیخ عبد القادر سے فرمایا کہ فرمان حضرت ذو الجلال کا یہ ہی کہ اپنی عمر سے کچھ عمر سید جلال بخاری کو بخشون کہ اُنکی عمر تمام ہوگئی ہی اور میرے ہمنام ہین تم کیا کہتے ہو صاحبزادہ نے عرض کی کہ آپ کی عمر دراز ہو اور ہم آپ پر فدا ہون ہماری عمر سے حضور اُنکو دلا دیجیے کہ ہماری سعادت اسمین ہی اور یہ ہمکو منظور نہین کہ حضور کی عمر دوسرونکو ملے کیونکہ ہم راضی ہون پھر حضرت مخدوم العالمین نے چھوٹے صاحبزادہ حضرت شبلی سے مشورت کی کہ تم اس بارہ مین کیا کہتے ہو اُنھون نے عرض کی کہ اگر حکم جناب باری کا یہ ہی ہی تو حضرت تامل نکرین کیونکہ دوست کی رضا اسمین ہی حضرت مخدوم العالمین اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آفرین کی پھر حضرت نے سب فرزندون کو رخصت کیا اور استغراق مین گئے

Marfat.com
Marfat.com

لیکن بڑے صاحبزادے آپ کو تنہا دیکھکر بیٹھے رہے پھر آپنے آنکھین کھولین اور کہا کہ عبدالقادر تو بیٹھا ہی آ ہمارے ساتھ چل یہ کہکر آپ کھڑے ہو گئے اور صاحبزادے سے فرمایا کہ میرے قدم پر قدم رکھ صاحبزادے نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ آنکھین بند کر صاحبزادے نے آنکھین بند کین پھر آپنے فرمایا کہ اب آنکھین کھول دے صاحبزادے نے آنکھین کھولدین آپنے آپکو اور حضرت کو دہلی مین پایا اور وہانسے سید جلال بخاری کے مکان پر تشریف لیگئے دیکھا تو مخدوم جہانیان حالت نزع مین ہین آپنے سلام علیک کی اور مخدوم نے انگشت سے اشارہ کیا اسوقت آرام ہو گیا اور کچھ دیر ٹھہر کر پھر مکان پر واپس آئے سلطان فیروز شاہ کہ حضرت جلال بخاری کا مرید تھا آپ کی عیادت کو آیا دیکھا تو اچھی طرح ہین سید جلال نے فرمایا کہ ای بادشاہ میرا بھائی جلال پانی پتی آیا تھا اور دس برس اپنی عمر سے مجکو دے گیا اس سبب سے اب مجکو صحت ہی بادشاہ نے کہا کہ زہے میرے طالع کہ میرے عہد مین ایسے ایسے بزرگ موجود ہین اپنے پیر سے رخصت سفر لیکر حضرت مخدوم العالمین کی خدمت مین گیا اور بعد قدمبوسی التماس کیا کہ حضرت آپنے خدا کو بھی دیکھا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہماری شریعت مین چشم ظاہر سے دیکھنا محال ہی البتہ سایۂ خدا مین نے دیکھا ہی بادشاہ اس سخن سے بہت خوشنود ہوا ملازمان کو اشارہ کیا کہ تھال جواہرات سے حضرت کی نذر کرو ملازمان نے خوان پر از جواہر نذر کیے حضرت نے کچھ قبول نکیا اور فرمایا کہ ہم فقیر ہین ہمارے یہان دربان اور نگہبان کہان کہ جو اسکی حفاظت کرین بادشاہ نے حضرت سے سماجت کی حضرت نے ایک قبول نکی اور فرمایا کہ بابا یہ چیزین اللہ تعالے نے تمھارے واسطے پیدا کی ہین تمھارے ہی پاس انکا رہنا بہتر ہی جب بادشاہ نے جانا کہ حضرت ہرگز قبول نکرینگے ایک صاحبزادے کے پاس وہ خوان لیگیا اور وہ صاحبزادے گونگے اور بہرے تھے اُنکو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا شی ہی لوگون نے کہا کہ یہ جواہرات ہین اشارہ سے کہا کہ یہ کس کام مین آتا ہی لوگون نے کہا کہ اس سے شکم سیر ہوتا ہی اور پہنتے ہین صاحبزادے یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور پھر تبسم کیا اور کہا کہ یہ ہمارے کام کا نہیں ہی

Marfat.com
Marfat.com

جسنے شکم بنایا ہی وہ رزق بھی دیگا اسکی کچھ حاجت نہین یہان سے اٹھاؤ اِس بے نیازی سے بادشاہ بہت حیران ہوا اور گریان وہان سے اٹھا اور حکم دیا کہ ان سب جواہرات کو حضرت کے دروازے پر لٹادو چنانچہ سب لٹادیے اتبک ایام برشکال مین کسی نہ کسی کو کوئی جواہر دستیاب ہوتا ہی نقل ہی کہ فتح خان ہمشیرہ زادہ بادشاہ فیروز شاہ نہایت آدمی نیک تھا اور جب حضرت مخدوم جہانیان نقش قدم مبارک حضرت رسالت پناہ صلعم کا کعبہ سے لائے تو درمیان بادشاہ اور فتح خان کے عہد موافق ہوا کہ جو کوئی پہلے انتقال کرے اُسکے سینہ پر یہ قدم مبارک رہے جب اُسنے حضرت مخدوم العالمین کا حال سنا اور بادشاہ حضرت کی خدمت مین پہنچے واپس گیا تو فتح خان سے اُسنے کہا کہ تو جو کہے وہ مجکو دون الا قدم مبارک مجھے دے اور اسکا خواہان مت ہو فتح خان نے یہ جانا کہ بادشاہ نے عہد توڑا اور اب یہ مجکو نہ دیگا یہ امر خیال کرکے حضرت کی خدمت مین پانی پت گیا اور گھوڑے کو دروازہ خانقاہ پر باندھکر تنہا حضرت کے حجرہ مین جانے لگا شیخ زینا دروازہ پر کھڑے تھے کہا کہ اِی بچہ کہان جاتا ہی فتح خان نے کہا کہ حضرت کی خدمت مین جاتا ہون کہا کہ اسوقت مت جا ورنہ سلامت نہ آئیگا فتح خان نے کہا کہ سلامت جاتا ہون اور سلامت آؤنگا شیخ زینا نے کہا کہ اگر تو سلامت آیا تو مین اپنا جامہ چاک کرونگا اور نہین تو تیرا جامہ فتح خان حضرت کے روبرو پہونچا اور مودب کھڑا ہو گیا آپ نے آنکھین کھولین اور فتح خان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جا اور لے فتحخان باہر آیا شیخ زینا سے کہا کہ دیکھ مین سلامت آیا شیخ زینا نے کہا کہ اجل ساتھ لیکر آیا ہی فتح خان نے کہا کہ یہی میری آرزو تھی اپنی مراد کو پہونچا آخر جب دہلی کے متصل آیا ایک درخت کے تلے چادر اوڑھکر انتقال کیا بادشاہ نے حسب وعدہ اُسکے سینہ پر قدم مبارک رکھا اور اتبک موجود ہی نقل ہی کہ جب مخدوم جہانیان کو حضرت کے سبب سے حیات تازہ ملی تو بعد صحت حضرت کی ملاقات کے واسطے پانی پت مین آئے اور چلہ کھینچا اور نعمت حاصل کی چنانچہ اتبک وہ جگہ موجود ہی اور پھر وہان سے اُچہ کو تشریف لیگئے اور واقعہ ماہ ذیحجہ تاریخ گیارہوین ۷۸۵ھ ہجری مین اُس دار ناپائدار سے طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com
Marfat.com

نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین تاج السالکین حضرت جلال الحق والدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے چالیس خلیفہ صاحب رتبہ اور اولیائے کبار سے تھے اوّل مخدوم زادہ شیخ عبدالقادر کہ متصل روضہ سید محمود کے آسودہ ہین دوسرے مخدوم زادہ حضرت خواجہ ابراہیم کہ مزار اقدس مین بجانب چپ آسودہ ہین تیسرے خواجہ شبلی کہ یہ بھی پہلوے راست ہین حضرت کے آسودہ ہین چوتھے خواجہ کریم الدین کہ متصل روضۂ سید محمود کے ہین پانچوین حضرت مخدوم زادہ خواجہ عبدالواحد کہ باہر دروازہ روضۂ حضرت کے آسودہ ہین چھٹے شیخ زینا کہ کامل اولیاے تھے قصبۂ اندری مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ احمد قلندر کہ ملتان مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ احمد عبدالحق کہ تاج العارفین تھے اور یہ سلسلہ عالیہ انھین حضرت سے چلا ہی قصبۂ رودولی مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ بہرام کہ قصبۂ بندولی مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ شہاب الدین کہ قصبۂ جھنجانہ مین ہین اور حضرت شیخ شمس الدین کہ جنگل مین آسودہ ہین کہ اُس جنگل کو تکیہ ہم کہتے ہین اور حضرت سید موسی کہ بہار مین آسودہ ہین اور حضرت حاجی محمد اولیا کہ قصبۂ سلطان پور مین ہین اور حضرت شیخ شعیب کہ سنپت مین ہین اور حضرت شیخ حسن کہ موضع تبر مین ہین اور حضرت شیخ عبدالواحد کہ آپ صاحب سجادہ ہین اور انھین نے ملفوظات حضرت کا جمع کیا ہی قصبہ سیام مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ نظام الدین اور حضرت پیر بوی کہ یہ دونون صاحب بھی سیام مین ہین اور حضرت میر سید محمود کہ متصل روضۂ شیخ بو علی شاہ قلندر کے آسودہ ہین اور میر سید سراج الدین کہ متصل دروازہ درگاہ شریف حضرت شیخ بو علی شاہ قلندر کے ہین اور حضرت پیر کنیا کہ نزدیک شہر کے محل رانی مین آسودہ ہین جو کوئی کہ کسی مشکل مین ایک خشت وہان سے اٹھا لائے اور بعد حاجت برآنے اپنی کے بصدق دل اس خشت کے برابر شیرینی تقسیم کردے اور خشت کو وہین پہونچادے فوراً اُسکی مراد حاصل ہو اِسقدر مولف کو اسماے خلفاے حضرت کے یاد تھے درج کتاب کئے اور سوا انکے اور بھی خلیفہ آپکے تھے اور بعد وصال حضرت مخدوم العالمین کے چند روز بڑے

Marfat.com
Marfat.com

صاحبزادے جانشین ہوئے بعد اُنکے حضرت شیخ ابراہیم دوسرے مخدوم زادہ صاحب سجادہ ہوئے
لیکن انھون نے آپ چھوٹے بھائی خواجہ شبلی کو اپنی جگہ پر مسندنشین کیا اور خواجہ شبلی خانقاہ کے
خرچ اور مہمانداری وغیرہ مین مثل اپنے والد بزرگوار کے تھے چنانچہ صاحب سجادگی آپ پر مسلم
رہی اور اب تک اُنھین کے اولاد مین ہی اور حضرت پیرومرشد شاہ العالمین مؤلف کے
اُسی خاندان مین ہین اور چوتھی پشت مین ہین چنانچہ آیندہ ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین نے سترھوین ربیع الاول ۸۶۰ھ کو اس دنیاے بے بقا سے
رحلت فرمائی اور واصل بحق ہوئے شاہ ولایت بود تاریخ ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان حضرت قرۃ العالمین شیخ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ نونہال باغ ولایت جلالیہ بڑے صاحب حال و کرامات تھے اور حضرت جلال الدین پانی پتی کے صاحبزادہ
اور خلیفہ تھے علم شریعت و حقیقت مین یکتا اور معرفت مین بے ہمتا ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول رہتے اور ریاضت
اور مجاہدہ حد سے زیادہ کرتے تھے آخر رتبہ عظیم حاصل کیا اور آپکے سات فرزند اور خلیفہ بھی کثرت سے تھے
اور کسی اہل دنیا کے پاس نہ جاتے اور علما و صلحا سے محبت رکھتے اور وہ لوگ برکت صحبت سے مستفیض ہوتے
اور صاحب سماع اور صاحب وجد تھے اور سوز و گریہ بہت رکھتے تھے اور صدہا کو منزل قرب الٰہی تک
پہونچایا خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد ماجد سے حاصل کیا نقل ہی کہ آپکے دونون
پانون فالج کے سبب سے بالکل حس و حرکت نہ تھی لیکن جب محفل سماع ہوتی تو آپ حالت وجد مین
گھڑیون کھڑے رہتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ کو کامل ایک پہر ہوگیا کہ آپ حالت مین کھڑے
رہے آپ کے عموی گرامی شیخ اویس نے کہا کہ بابا خواجہ شبلی خلق مین
شور ہو رہا ہی کہ شبلی اظہار کرامت کرتا ہی اگر حقیقت مین نمایش کرامت ہی تو طریقہ
خاندان اپنے سے بعید ہی اور اگر احیانا ہی تو بس اب موقوف کرو حضرت بیٹھ گئے اور
اُس روز سے پھر کبھی وجد مین کھڑے نہ ہوئے نقل ہی کہ ایک روز کچھ قلندر لوگ
آپکے پاس آئے اور سائل ہوئے آپنے کچھ جواب نہ دیا قلندران شوخ چشم نے یہ گستاخی

کہ آپ کی تسبیح روبرو سے اُٹھائی اور چلدیے اور آپنے کچھ نہ کہا ملک وجھی کہ افغان پانی پت کا تھا اُسکو یہ حرکت قلندرونکی پسند نہ آئی بلا حکم حضرت سکے طیش مین آکر عقب قلندرون مین گیا اور اُنسے تسبیح چھین کر لایا اور حضرت کو دی آپنے خوش ہوکر فرمایا کہ بابا ملک وجھی تیرا تیر کبھی خطا نہ کریگا ایک روز ملک وجھی نے دل مین سوچا کہ دیکھون پیر کی دعا قبول ہوئی ہی یا نہین ایک تیر طرف آسمان کے رہا کیا جب وہ تیر زمین پر گرا تو ایک سانپ کے دماغ مین پار ہوا ملک وجھی نے جو دیکھا کہ تیر مین سانپ چھدا ہوا پڑا ہی بہت خوش ہوا اور جانا کہ دعا میرے پیر کی قبول ہوئی اس قسم کے خوارق عادات آپسے بہت ظہور مین آئے ہین تبرکاً اسپر اکتفا کیا گیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ساتوین ماہ ربیع الاول ۸۵۲ھ ہجری کو اس دار فنا سے دار القرار جنت کو رحلت فرمائی تاریخ وصال۔ مرشد دوزمان ہی ۸۵۲

بیان حضرت خواجہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ

نہایت بزرگ اور صاحب کرامت تھے خرقہ فقر وارادت کا آپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور جانشین اُنکے ہوئے اور بکمال ریاضت اور کرامت مین مشہور خلائق تھے جو شخص کہ خلوص نیت سے معتقد حضرت کا ہوتا رتبہ ولایت کو پہونچتا اور گو بظاہر آپ زراعت مین مشغول رہتے لیکن باطن مین تمام راز و نیاز خدا کے ساتھ رکھتے تھے نقل ہی کہ ایک بار آپ موضع جھاج پور پرگنہ پانی پت کو تشریف لیگئے عین حالت استغراق مین باواز بلند کہا کہ اے لوگو آج اس گانون سے باہر چلے جاؤ ورنہ یہان آگ لگے گی اور اپنا اسباب بھی یہان سے نکالو گانون کے آدمی واقف تھے کہ جو کچھ آپکی زبان سے نکلتا ہی وہ ہی ہوتا ہی فوراً اسباب و مویشی باہر لیکر چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد غیب سے آگ لگنی شروع ہوئی اور تمام گانون جل گیا اور جس شخص نے آپکا کہنا نہ سنا تھا وہ بھی جل گیا اور اُسکا تمام اسباب اور دواب سب جل کے خاک ہوگئے آخر اُس گانون کے مردمان معتقد اور شکرگزار ہوئے نقل ہی کہ تاریخ بیسوین ماہ جمادی الثانی

۹۴۵ھ ہجری کو حضرت نے اس جہان بے بقا سے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ تعالے عنہ ۔ سہ اوج فیض تاریخ ہے ۹۴۵

بیان حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت صاحب تقویٰ اور اہل عرفان تھے اور ولی مادر زاد تھے کہ جو کچھ زبان مبارک سے
نکلتا تھا وہ ہی ہوتا تھا اس سبب سے آپ کو شیخ کبیر بالا پیر کہتے تھے اور خرقۂ فقر اور ارادت
کا اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ سے پایا اور تصرف و کرامت
آپ کی ذات سے بہت ظہور مین آیا کرتی چنانچہ اکثر راستہ مین جب آپ آستین کو ہلاتے
تھے تو شیر نر نکلتا تھا اور پھر غائب ہوجاتا تھا اور علما اور صلحی اُس زمانہ کے آپ کی
خدمت مین حاضر رہتے اور تابعداری کرتے تھے اور آپ کی صورت پر شوکت کمال وجیہ
تھی اور راگ کو بہت ذوق کے ساتھ سماعت فرماتے تھے اور عرس مشائخ کا اکثر کیا کرتے
اور مہمان نوازی کی عادت بہت تھی آپ کے چار فرزند تھے اور خلیفہ بہت تھے نقل ہے
کہ ایک روز سلطان سکندر بن بہلول نے اپنے وزیر اور ملک محمود وغیرہ سے صلاح
کی کہ شیخ عبد الکبیر اپنے آپ کو اولیا کہتے ہین اور صاحب کرامت بیان کرتے ہین اس وقت
اُنکا امتحان کرو اور دل مین اپنے اپنے کچھ کچھ قسم طعام سے لیلو اگر شیخ موصوف ہر ایک کے
واسطے بیان کرے پس سمجھنا چاہیے کہ واقعی مرد مرتاض ہی اور نہین تو دعویٰ اُنکا غلط ہے
آدھی رات کے وقت بادشاہ مع وزیر وغیرہ کے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت
شیخ نے سنبوسہ ہائے گوشت آہو بادشاہ کے روبرو رکھے اور نان نخنی آگے وزیر کے اور حلوا
روبرو ملک محمود کے رکھا اور یہ ہی اشیا اُن لوگون نے اپنے اپنے دل مین قرار دی تھین
ذوق سے سب نے کھایا اور متحیر رہے حضرت نے فرمایا کہ یار و مقام حیرت کیا ہے
فقیر کہ اللہ تعالے جل شانہ پر توکل کیے ہوئے بیٹھا ہو اُسکو خلائق کے سامنے شرمندہ
نہین کرتے ہین بعد کو بادشاہ نے نہایت اعتقاد سے دوگانون خادمان درگاہ کی
خدمت کے واسطے عنایت کیے آپ نے انکار کیا آخر بادشاہ نے بہت عجز وزاری کی اور

آپ خاموش ہو رہے اور وزیر نے بھی ایک گانون علاقہ جھجھیانہ مین حضرت کے نذر کیا اور ملک محمود نے اپنی دختر حضرت کے عقد مین دی نقل ہی کہ حضرت نے چھٹی ربیع الثانی ۸۹۰ہجری کو اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت فرمائی رضی اللہ تعالے عنہ تاریخ وفات تاج الاتقیا ہی

بیان حضرت شیخ عثمان زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ

کہ صاحب معرفت اور اہل شریعت تھے عابد و زاہد حد سے زیادہ تھے اور عالم متبحر تھے ذکر الٰہی مین رہا کرتے خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا سے پایا اور آپکے تین بھائی اور تھے بڑے سب سے شیخ حسین تھے اُنھون نے روبرو اپنے والد کے رحلت کی تھی لیکن دو فرزند اُنسے باقی رہے اور دوسرے بھائی کا نام شیخ رکن الدین اور تیسرے کا نام شیخ محمود تھا آخر بعد انتقال حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا کے حضرت اور آپکے برادر زادہ شیخ نور الدین و شیخ منور مین مناقشہ واقع ہوا کہ صاحب سجادگی حق کوئی اپنا بیان کرتا تھا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی اور ابراہیم بادشاہ بن سلطان سکندر پانی پت کو گیا اور وہان تحقیقات شروع کی ہر چند کہ حضرت کی والدہ اور حمید خلفائے حضرت اور اکابران شہر و برادران نے آپ کو صاحب سجادہ کیا تھا اور سب کی خوشی آپ کی ہونے مین تھی لیکن ابراہیم بادشاہ کی توجہ جانب شیخ نور الدین کے تھی آخر سجادہ کے دو حصہ ہوئے نصف کے مالک حضرت رہے اور نصف کے مالک شیخ نور الدین ہوئے اور عید کے روز دو چنڈول نکلے اور تکرار اس امر پر ہوئی کہ آگے کس کا ہونا چاہیے آخر طرفین سے کشت و خون بھی ہوا اور شیخ نور الدین پسر شیخ حسین چنڈول سے نیچے اُترا اور اپنے مکان کو واپس آیا اور حضرت کا چنڈول عین عیدگاہ تک گیا اور فتح و ظفر کے ساتھ اپنے مکان کو آئے اُس روز سے پھر کسینے دعوے صاحب سجادگی نہین کیا اور حضرت شیخ عثمان زندہ پیر کے سب لوگ معتقد ہوئے اور پھر دوسرا چنڈول نہین نکلا

Marfat.com
Marfat.com

ابتک صاحب سجادگی حضرت کے خاندان مین ہی نقل ہی کہ باہم ایک ہندو اور ایک مسلمان
کو کسی قسم کا مناقشہ تھا اور حضرت اسمین حکم تھے آپنے فرمایا کہ مسلمان سچا ہی لیکن اُس
ہندو نے قبول نکیا پھر آپنے فرمایا کہ تمہاری دونون کی بی بیان حمل سے ہین اور آج دونون
کے اولاد ہوگی جسکے فرزند ہو وہ سچا ہی اور جسکے دختر ہو جھوٹا دونون نے اس بات کو مانا آخر
شام کو مسلمان کے فرزند ہوا اور ہندو کے دختر پھر ہندو نے قبول کیا اور تکرار انکی جاتی رہی
نقل ہی کہ آپکے فرزند نے ایک چاہ طیار کرایا اور اُسکا سر ٹیڑھا تھا کہ حضرت کا گذر وہان ہوا
آپکے فرزند نے عرض کی کہ حضرت اسکے حق مین دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ نماز کرو اور ایک
گاو اور کئی من سیدہ گندم اور روغن زرد لاؤ اُسوقت ہم دعا کرینگے شیخ نظام نے
عرض کیا کہ حضرت ایک گوسفند نذر کرونگا زیادہ طاقت نہین ہی آپ نے فرمایا کہ
جو کچھ آج ہماری زبان سے نکلا ہی یا تو اُسقدر تیار کرو اور فقرا کو تقسیم کرو ورنہ تم جانو
تمکو اختیار ہی یہ فرما کر مکان کو تشریف لائے اُسی رات مین تمام چاہ منہدم ہوگیا کہ کچھ
نشان بھی اُسکا باقی نرہا نقل ہی کہ آپنے دسوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۱۶ ہجری کو اس
جہان فانی سے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

بیان حضرت شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ

نہایت ریاضت کش اور صاحب کرامت تھے اور قانع اس درجہ تھے کہ کبھی کسیطرح کا
خیال دنیاوی دلمین نلاتے اور ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول رہتے اور کبھی کسی دنیادار کے
مکان پر نہ گئے اور کبھی کسیکا نذرانہ نہ لیتے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عثمان
زندہ پیر سے خرقہ فقر وارادت کا پہنا اور آپ دو بھائی تھے بڑے بھائی کا نام شیخ کمال
کہ یا صاحب کمال تھے اول تو انکو شغل مشائخ کے طریقہ نہ تھا دوسرے حالت جذب
ہر وقت رہتی تھی اسواسطے برضامندی اُنکے یہ حضرت صاحب سجادہ ہوئے اور تمام
علما و صلحا اور مشائخ محفل خاص مین حاضر ہوتے اور علی قدر مراتب نعمت

Marfat.com
Marfat.com

حاصل کرتے حضرت کا جلال اور عظمت مشہور ہی اُس زمانہ مین کوئی بزرگ اس رتبہ کا نہ تھا
اور طالب جو حاضر ہوتا اپنی مراد کو پہونچتا شعر پر تراز مدح و ثنای سن و تو ہست یکی + کان
بحریست کہ پایان و کناری دارد + اور اُنکی تعریف اُسیقدر کافی ہی کہ حضرت شاہ عالمین اُنکے
خلیفہ ہون کہ جو اولیا کبار سے ہین نقل ہی کہ پندرھوین ماہ شعبان کو اس جہان فانی سے رحلت فرمائی

بیان حضرت شاہ اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ

مؤلف کتاب ہذا کے پیر تھے اور صاحب کشف و کرامت نہایت بزرگ تھے اور ہمیشہ
یاد خدا مین رہتے اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت شیخ نظام والد بزرگوار اپنے سے حاصل کیا
اور بعد والد مرحوم کے آپ سند خاندان چشت پر متمکن ہوئے اور تمام علما و فقرا آپ سے فیضیاب
ہوتے تھے اور دوسرے حضرت شاہ نظام نارنولی سے بھی خرقہ خلافت کا پایا چنانچہ
یہ اشعار اسپر دلالت کرتے ہین شعر مرابہ بندگی او بست فخرہای تمام + مرید شاہ نظام
است ابن شیخ نظام + دیگر نظامش پیر و ہم پایش نظام است + نظام دو جہان بروی
تمام است + اور حضرت شاہ اعلیٰ آبا و اجداد کی طرف سے بھی اور پیر دستگیر حضرت شاہ
نظام نارنولی کی طرف سے خلافت یافتہ تھے دو طرف فیض کیا تھا اور اوصاف
اُنکے تحریر سے باہر ہین سخاوت اور خوش خلقی حلم و تحمل فقر و کرامت اللہ تعالے نے اُنکو
کرامت کیے تھے کہ شاید دوسرون کو اسقدر نصیب نہوئے ہون اکثر اوقات مراقبہ اور
مجاہدہ مین رہتے تھے اور نسب شریف آپ کا عثمانی ہی اور حال کرامت تاک کتاب جواہر اعلیٰ
مین مؤلف نے ترتیب وار لکھا ہی یہان بنظر اختصار شمہ از بسیار پر اکتفا مناسب ہوا
نقل ہی کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتداے عمر مین کسی امیر شاہی کا زمرۂ
سپاہ مین نوکر تھا اور تیراندازی مجھے آتی نہ تھی نہایت کاوش اور کوشش کی
ایک روز کسی نے کہا کہ اگر شاہ احمد گت گوری داماد حضرت زکریا ملتانی کی
نذر و نیاز دل مین قبول کرو تو تمکو تیراندازی آجائے مین نے بصدق دل نیاز حضرت شاہ احمد کی

Marfat.com
Marfat.com

مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ نے مجکو تیر و کمان عنایت کیے صبح کو جو تیر نشانہ پر مارتا تھا وہ خطا نہ کرتا تھا غرض مجکو معلوم ہوگیا کہ برکت نذر حضرت شاہ احمد سے تیر اندازی آگئی آخر جو کچھ نیاز کہ مین نے قبول کی تھی اُسی وقت تقسیم درویشان کردی اب میری تیر اندازی کا چرچا جا بجا ہونے لگا اور جس امیر کا مین نوکر تھا اُسنے بطور تحفہ مجکو بادشاہ نصیر الدین ہمایون شاہ کے پاس بھیجا تھا جب مین دہلی مین گیا تو جامع مسجد مین کہ پاس منار واقع ہی واسطے نماز کے گیا قریب محراب کے ایک شخص بزرگ کو بیٹھا دیکھا اور پہچانا کہ یہ وہ ہی بزرگ ہی جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُسنے تیر و کمان عنایت کیا تھا آخر متصل اُنکے بیٹھا اُن حضرت نے ایک کمان اور کسیقدر تیر مجکو دیے دیکھتا ہون تو وہ ہی تیر ہین اور وہ ہی کمان اور یہ مجکو دیکر اپنے آدمی سے کہا کہ اسکو بیرون دروازہ مسجد تک پہونچا آ وہ شخص میرے ساتھ آیا مین نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہین اُسنے کہا کہ شاہ احمد ہین اور حالانکہ اُنکے انتقال کو عرصہ دراز ہوا ہی اور مزار اُنکا موجود ہی پھر وہ تیر و کمان ہمیشہ میرے پاس رہے اور کبھی خطا نکی ایک روز شیر شاہ کی بادشاہ گردی مین کوئی شخص لوٹ کرلے گیا نقل ہی کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ ملک پورب مین مجکو جانے کا اتفاق ہوا ایک مکان مین رہنے لگا ایک شخص میرے پاس آیا اور معلوم ہوا کہ شیخ عیسیٰ خلیفہ آبا و اجداد ہمارے کی اولاد مین ہی اور وہ مجکو اپنا پیرزادہ سمجھکر خاطر داری کرنے لگا آخر کسی امر پر کچھ تکرار سی ہوگئی مین وہان سے رنجیدہ ہوکر بیرون شہر چلا گیا اور ایک مسجد مین رہنے لگا اُس شخص نے خواب مین شیخ عیسےٰ کو دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ تو نے ہمارے مرشد زادہ کو رنج دیا تجکو خدا رنج دیگا یہ امر جب اُسکو معلوم ہوا تو فوراً میرے پاس دوڑا آیا اور تقصیر معاف کراکر مکان پر لے گیا اور بیان کیا کہ میرا تمام جسم شل سا ہوگیا تھا اب آرام ہوا ہی نقل ہی کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین مجکو شوق زیارت کعبۃ اللہ کا

Marfat.com
Marfat.com

ہوا والد سے اجازت لیکر مین ملک مالوہ مین پہونچا وہان سے تمام اسباب اور سواری غارت گئی اور یہ بھی سنا کہ شاہ پرتکال دریا مین لوٹ مار کرتا ہی غرض اُس سال ارادہ ملتوی رکھا اور مکان کو واپس آنے لگا تو راستہ مین کچھ خرچ پاس نہ تھا اور تکلیف ہونے لگی ایک روز متصل ایک چاہ خام کے بیٹھا تھا ایک جانب کو کچھ چمکا مین نے اُسکو نکالا تو حلقۂ طلا تھا اسّی تولہ وزن مین اُسکو فروخت کرکے کام مین لایا نقل ہی کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین جو مین متلاشی روزگار تھا تو والد نے مجھسے فرمایا کہ بابا کب تک دنیا کے واسطے سرگردان رہو گے تمکو خدا نے اور ہی کام کے واسطے پیدا کیا ہی وہ کام کرو آخر مجکو عشق خدا غالب آیا اور جذبۂ محبت الٰہی نے کشش کی تو مین اس تلاش مین ملک بملک پھرا اور اکثر بزرگان روزگار کی خدمت کی اور اُنسے نعمت حاصل کی مگر فتح باب مراد منحصر اور شخص پر تھا پھر مکان پر آیا اور والد نے متصل درگاہ حضرت غریب نواز شمس الدین ترک کے مجھسے چلہ کشی کرائی ایک روز مین نے معاینہ مین دیکھا کہ شیخ نظام نارنولی مجکو بُلاتے ہین آخر وہان گیا اور اپنے مقصد کو پہونچا اور جب مین نارنول کو گیا ہون تو ہنوز شہر مین نہ پہونچا تھا کہ حضرت نے ایک خادم کے ہاتھ عمامہ اور نعلین عنایت فرمائی اور پھر ایک خادم کے ہاتھ ایک کاغذ بھیجا اور اُسمین لکھا تھا کہ اس اسم اللہ کو ورد کرو جسوقت کشادہ دل ہو اُسوقت ہمارے پاس آنا آخر اُس اسم کا مین نے ورد کیا اور مسجد کفش دوزان مین سات روز رہکر اُس نام پاک کو پڑھا آخر ایک طرح کی کشاد حاصل ہوئی اُسوقت خدمت مین حضرت پیرومرشد کے گیا اور قدم بوسی سے مشرف ہوا آپنے دیکھ کر فرمایا کہ اب تو سب سے اعلےٰ ہی اُسوقت سے خطاب شاہ اعلےٰ مشہور ہی اور ایک برس پانچ مہینہ سترہ دن حضرت کی خدمت مین رہا ایک روز آپنے بُلایا اور فرمایا کہ بابا چلہ کشی کب تک اور ریاضت و مجاہدہ اگرچہ ابھی تمام نہین ہوا ہی لیکن تمھارا جد جلال الدین پانی پتی ہر روز آتا ہی اور فرماتا ہی کہ فرزند

Marfat.com
Marfat.com

ارشاد
میرے کو جلد رخصت کرو کہ بغیر اُسکے میری جگہہ خالی ہی حضرت نے نوازش بہت فرمائی اور
ہوا
کیا کہ بابا جو کچھ کہ فقیر کے پاس تھا پہونچا دیا اور رخصت فرمایا آخر جب آگرہ مین آیا تو معلوم
کہ والد نے رحلت فرمائی اور جگہہ خالی ہونا اس سے عبارت تھا آخر وطن مین آیا اور تبرکات
بزرگان اور خلافت خاندانی سے بھی مشرف ہوا الحمد للہ علے ذلک نقل ہی کہ ایک
روز حضرت فرماتے تھے ابتدا مین پانچ روز تک کچھ نہین کھایا اور دل مین یہ قرار دیا
کہ جب تک غیب سے نہ ملیگا ہرگز نہ کھاؤنگا پانچوین دن ضعف کمال درجہ کو پہونچا اور تاریکی
آنکھون کے روبرو آگئی ایک شخص نورانی صورت پیدا ہوا اور نان نفیس لایا اور اپنے
ہاتھ سے کھلایا تب مین اُسکے پیچھے پیچھے گیا آخر مزار شیخ مودود ولارے کے متصل گیا
اور وہان وہ شخص غائب ہو گیا مین نے بہت افسوس کیا کہ اُس سے اپنی مشکل کا
سوال کیون نکیا آخر شب کو خواب مین دیکھا اور اُس سے نشان راہ ملا نقل ہی کہ
ایک مرتبہ عرس حضرت جلال الحق والدین کا تھا اور حضرت شاہ العالمین صدر نشین
اُس محفل کے تھے اور تمام اکابر و اعزہ شہر کے کمربستہ حاضر تھے آپکے قریب مرزا حسن
بیٹھا تھا اُسنے ذکر کیا کہ آج کل ایسے فقیر نہین ہین کہ جنکے وجد مین اثر ہو یہ آپ کے
گوش مبارک تک آواز آئی آپنے فرمایا کہ مرزا کیا کہا اول تو اُسنے انکار کیا پھر عرض کی کہ
حضرت یہ قصور ہوا ہی آپنے قوالون کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو قوالون نے غزل شروع
کی اور حضرت کو وجد آیا آپنے عین حالت وجد مین مرزا کی طرف دیکھا فوراً مرزا زمین سے
اونچا اُٹھکر معلق ہو گیا اور پھر زمین پر گرا اور بیہوش ہو گیا رات کو لوگ اُسکے مکان
پر لیگئے اور صبح کو مرزا بحال خراب خدمت مین حاضر ہوا اور قصور معاف کرایا آپنے
فرمایا کہ بابا اولیا اللہ سے کبھی زمانہ خالی نہین ہی اگر ایک دم بھی خالی ہو جاوے تو
زمین و آسمان زیر و زبر ہو جاوے آیندہ سے ایسی حرکت نکرنا شعر خاکساران جہان
را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + نقل ہی کہ ایکبار آپنے نذر

Marfat.com
Marfat.com

حضرت شاہ بو علی قلندر کی مانی تھی اور جملہ مریدان کو طلب کیا اُس روز بارش شدت سے
تھی لوگون نے عرض کی کہ حضرت بارش ہی آپنے فرمایا کہ خدا مالک ہی تم سب چلو کچھ صدمہ
بارش سے نہوگا آخر سب گئے تو راستہ مین یہ تماشا دیکھا کہ کسی پر ایک قطرہ نہ پڑتا تھا اور چہار
طرف بارش ہو رہی تھی آخر وہان گئے اور کھانا کھا کر واپس آئے اور بارش اُسی زور کے
ساتھ رہی لیکن کوئی شخص تر نہوا نقل ہی کہ ایک حلوائی آپ کا مرید تھا اُسکی اشرفیان
کسیقدر گم ہوگیئن وہ حاضر ہوا اور روکر عرض کی کہ یا حضرت مین تباہ ہوگیا آپنے فرمایا
کہ گھر مین تلاش کرو وہ پھر گیا اور جہان اُنا اشرفیون کا دفن کیا تھا اُس زمین کو پھر کھودا
اور تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا آخر پھر خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور گستاخانہ
عرض کی کہ ہم نے آپ کو دو جہان کا وسیلہ سمجھا تھا جب یہان یہ حال ہی تو وہان کیا ہوگا ہمکو
آپ کو اس بات پر غصہ آگیا اور فرمایا چل جب رمیان راہ مین پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ
تیرا مکان کہان ہی اُسنے کہا کہ اب نصف دور ہی آپنے دو قدم پیچھے ہٹکر اُس سے فرمایا کہ اُس
زمین کو کھود اُس حلوائی نے زمین کھودی وہین لوٹا اشرفیون سے بھرا نکلا آپنے فرمایا کہ
جا لیجا حلوائی بہت خوش ہوا اور گستاخی سے منفعل ہوکر عذر تقصیر کیا اور مکان کو گیا
ہرچند آپ کی نذر کی آپنے قبول نہ فرمائی اور کچھ لیا اسیطرح حال ایک افغان کا ہی کہ
اُسکا بھی مال دزدیدہ ملگیا نقل ہی کہ چار آدمیوں نے اپنے دل مین قرار دیا کہ اسوقت
حضرت ہمکو یہ کھانا کھلادین تو ہم جانین کہ ولی ہین اور ایک اُنمین بداعتقاد اور بدنہاد تھا
اُسنے کہا کہ یارو یہ کھانا تو یہان موجود ہی مین تو خربزہ ایت کا خواہان ہون جسوقت یہ لوگ گئے
آپنے فرمایا کہ اے بھائیو بیٹھو اور سب کے روبرو موافق اُنکی خواہش کے کھانا رکھا اور اُس مردود
سے کہا کہ تیری خواہش کی چیز موجود نہین ہی صبر کر خدا ملا ہی تھوڑی دیر مین ایک مرید
حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت مین ولایت گیا تھا یہ خربوزہ غیر فصل سمجھکر حضور کے واسطے
خرید کیا ہی لیکن بسبب عرصہ دور کے خراب ہوگیا آپنے فرمایا اُس شخص کو دیدو غرض وہ چارون

Marfat.com
Marfat.com

آدمی معتقد ہوکر وہانسے اٹھے راستہ مین اُس لعین نے کہا کہ دیکھو بھائی ہم کو کیا خراب چیز دی ہے
اور کلمات بے ادبانہ کہنے لگا اور ون نے سمجھایا کہ ایسے بزرگ کی نسبت بُرا کہنا نہ چاہیے اُسنے
نہ مانا آخر یہ انجام ہوا کہ چودہ دن کے بعد اُسکو بخار آیا اور راہی عدم ہوا نقل ہے کہ ایک شخص
شیخ نظام آپ کا مرید کابل گیا تھا راستہ مین دریاے اٹک مین تختہ کشتی شکست ہوگیا
اُسنے بموجب ارشاد حضرت کے کہ وقت مشکل کے ہمکو یاد کرنا آپ کو یاد کیا دیکھا کہ حضرت کنارہ
کشتی پر موجود ہین اور کسی سے فرمایا کہ کشتی کنارہ پر لگا دے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر غائب ہوگئے
لوگون نے کہا کہ یہ کون شخص تھے جنکے صدقہ سے جان بچ گئی شیخ نظام نے کہا کہ یہ حضرت شاہ
العالمین حضرت شاہ اعلیٰ تھے سبکو اعتقاد ہوا جب وہ کابل سے واپس آیا یہ حال عرض کیا
آپ نے فرمایا کہ ستر پیران کو پوشیدہ رکھنا چاہیے نقل ہے کہ ایک بار حضور غریب خانہ پر صبح
کرانہ مین تشریف لائے اور مولف کے چچا مقرب خان پٹنہ کو جاتے تھے کہ اُنکو صوبہ وہان کا
ملا تھا اور مولف کے بڑے بھائی نادر العصر فخر الزمان شیخ قاسم کہ آج علم و ہنر مین یکتاے
روزگار ہین وہ بھی چچا صاحب کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے حضرت نے والد سے فرمایا کہ آج تمھارے
بھائی اور فرزند کی خبر آئیگی لیکن خیریت کے ساتھ ہوگی اور وہ خبر یہ ہے کہ فلان تاریخ کو وہ کشتی
مین سوار ہوئے اور وہ کشتی غرق ہوگئی تمام اسباب اور مردمان ہمراہی غرق ہوگئے الا تمھارے
بھائی اور فرزند اور دیگر لواحق خیریت سے رہے اور نکل آئے مین ہمراہ حضرت جدامجد شیخ جلال
پانی پتی کے اُنکی مدد کے واسطے گیا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمی وہان سے خبر لیکر آیا اور جو
کچھ حضرت نے فرمایا تھا ہو بہو وہی بیان کیا نقل ہے کہ ایک روز نور دیدہ جلال نونہال
کمال میان شاہ محمد سلمہ اللہ تعالےٰ مخدوم زادہ فرماتے تھے کہ حضرت قطب الاقطاب شاہ العالمین
کی خدمت مین جنّات رہتے تھے چنانچہ بعد انتقال بھی متصل روضۂ منورہ کے درخت خرما
پر ہین اور مین نے بچشم خود دیکھا ہے ایک کا نام جمال تھا کہ وہ خدمت مین ہر وقت
حاضر رہتا تھا اور ایک بار مولف کتاب ہذا ایام طفلی مین یہ سوچکر حاضر ہوا کہ آج تو

Marfat.com
Marfat.com

اپنا اولش عنایت فرماوین توعین بندہ نوازی ہی جب روبرو گیا تو دیکھا کہ آپ کھانا کھاتے ہین
مجھسے فرمایا کہ آؤ کھانا کھاؤ اور یہ سب اولش ہی اسی طرح اکثر حالات حضرت کے روزمرہ
ہوتے تھے اب کس کس کو اس مختصر مین گنجایش دیجیے جن صاحبون کو ذوق ہو وہ ملفوظات
جواہر اعلےٰ کو دیکھین کہ اسمین شرح وبسط سے لکھا ہی اور اس مختصر مین اتنی گنجایش نہین
اسواسطے اسیر اکتفا کرکے اب کچھ حال حضرت مخدوم زادہ پیرجادہ صاحب سجادہ قبلہ وکعبہ بندگی
میان محمد شاہ سلمہ اللہ تعالےٰ کا لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہی کہ حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر کے
دو فرزند تھے ایک کا نام حضرت شاہ نور دوسرے کا نام حضرت شاہ منصور تھا اتفاق
سے حضرت شاہ نور نے بقضاء آلہی انتقال فرمایا دوسرے فرزند شاہ منصور کو حضرت نے
اپنا جانشین کیا اور بزور چنڈول خاص پر سوار کراکر بھیجا اور مصلاے خاص عنایت کیا
لیکن خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ وہ راہی ملک بقا ہوئے انکا ایک صاحبزادہ شش ماہہ
باقی رہا اسکا نام شاہ محمد تھا انکو حضرت نے یتیم سمجھکر پرورش کیا اور انسے محبت بھی تھی
ورنہ اور بھی پوتے تھے کسی سے آپ کو انس نہ تھا حتی کہ دو ایک کا انتقال بھی ہوا تو آپ نے
مطلق رنج نہ کیا مگر شاہ محمد کے ساتھ محبت قلبی تھی جب وہ چودہ برس کے ہوئے تو مولف کے
دل مین یہ بات آئی کہ حضرت انکو جانشین کردین تو بہت مناسب ہی چنانچہ مولف اور قاضی
نظام کرانہ سے چلے اور پانی پت مین ملک سلیمان زمیندار پانی پت ملے کہ وہ بھی مرید حضرت
کا ہی صلاح کی اور حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا کہ کل حاضر ہو دوسرے دن پھر ہم گئے آپنے
فرمایا مجکو تمھاری راے پسند ہی اور صاحبزادہ کو بلاکر فرمایا کہ غسل کرو وہ غسل کرکے حاضر ہوئے
آپنے حجرہ خاص مین طلب کیا اور اسم اللہ تلقین کیا اور آپنے مرید کرکے کلاہ چارترکی
عنایت فرمائی اور شیرینی پر فاتحہ دیکر تقسیم کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ دوگانہ ادا کرو اور مقراض
تمام سر مونڈا اور تبرک حضرت ترک اور حضرت جلال کا جو پشت در پشت سے چلا آتا تھا
عنایت کیا اور چنڈول پر سوار کراکر فرمایا کہ پیران کی زیارت کرے چنانچہ سب مرید پیادہ ہمراہ صاحبزادہ

چنڈول پر سوار ہو کر روضۂ متبرکہ حضرت شمس الدین ترک پر گئے قوالون نے ہمراہی مین گانا
شروع کیا اور وہان سے حضرت مخدوم شیخ شرف الدین بوعلی شاہ قلندر کے مزار پر گئے
اور وہان سے حضرت جلال الدین کے اور پھر سب بزرگون کے مزارات پر فاتحہ پڑھکر حضرت کے
روبرو آئے آپنے فرمایا کہ اب کسیکو مرید کرو چنانچہ ملک سلمان کے فرزند کو مرید کیا پھر حضرت
شجرہ منگایا اور بعد اپنے نام کے شیخ شاہ منصور کا نام لکھوایا اور اُنکے بعد حضرت شاہ محمد کا
اور فرمایا کہ تمھارے باپ شاہ منصور کی امانت ہی آج تم کو اُنکی طرف سے دیدی اللہ تعالے
اس سلسلۂ عالیہ کو تا قیام دوران سلامت اور روان رکھے نقل ہی کہ ایک شخص مکہ معظمہ سے
خرما لایا تھا آپنے اُسکا تخم بو دیا اب اُسمین پھل آتا ہی اور خوشگوار ہی اور طرفہ یہ ہی کہ درمیان
مین درخت نر ہی اور دونون طرف مادہ اگر ہوا کے چلنے سے نر کا پھول مادہ پر پڑجاوے
تو مادہ مین پھل آوے نہین تو نہ آوے اور خانقاہ مین ایک چاہ ہی کہ اُسمین پانی شور تھا
ایک روز کاک تبرک درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس
کوئی شخص لایا آپنے اُسکو پارہ پارہ کرکے اس کوئین مین ڈالدیا اور کہا کہ اللہ تعالے نے
اسکی برکت سے پانی کو شیرین کردیا لوگون نے جو پانی نکالا تو نہایت شیرین تھا چنانچہ
موجود ہی اور عمر حضرت کی ایکسو چالیس ۱۴۱ برس کی تھی چنانچہ سالگرہ سے دریافت ہوا ہی واللہ اعلم
تاریخ مولود حضرت کی لفظ فیاض ہی کہ ہشت صد و نود و یک ۸۹۱ ہجری ہین اور تاریخ وصل
سنہ یکہزار و اکتیس ۱۰۳۱ ہی اس سے بھی ایکسو چالیس ۱۴۰ کم و بیش ثابت ہوتے ہین واللہ اعلم
بالصواب اور عمر آپکی لفظ زندگی سے ثابت ہی اور اسکے عدد ایکسو بیالیس ۱۴۲ ہوتے ہین اور
ایسا ہی کچھ حضرت فرمایا کرتے تھے یہی صحیح معلوم ہوتا ہی اور دندان مبارک دو مرتبہ گر کے
تیسری بار نکلے تھے گویا گوہر درخشان تھے اور بال ریش مبارک اور سر مبارک کے
ایکبار سپید ہو کر پھر سیاہ ہوگئے تھے نہایت خوشنما تھے اور پھر وہ سیاہ بھی سپید ہوگئے تھے
اس قسم کا حال اکثر کم واقع ہوتا ورنہ عمر اسقدر اس زمانہ مین ہوتی ہی سواے حضرت

Marfat.com
Marfat.com

نے سنی نہ دیکھی نقل ہی کہ ایک روز آپ کو بخار آیا اور چند روز کے بعد واقعہ روز چہار شنبہ بیچیسوین
ماہ ربیع الاول ۱۱۳۵ہجری کو اس جہان بے بقا و بے ثبات سے جانب دوست کوچ فرمایا
اور واصل بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وصال حضرت کی مؤلف نے یون لکھی ہی تاریخ

دریاے کشف وکان کرامات واہل جود	گر فیض او گرفت جہان عدم وجود
ازپیش دیدہ ہا چو یکایک شدہ نہان	ازماتمش نمود فلک جامہ راکبود
بادرد و غم چو سال وصالش بجواستم	آمد مرا زغیب ندا شیخ قطب بود

دوسری تاریخ بندہ نے یون لکھی ہی شیخ یا اعلی بود نقل ہی کہ بعد دو سال کے کہ مزار حضرت
کا سنگ سرخ سے تیار ہوتا تھا ایک روز ہمارے نے خواب مین دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ ایک
خشت اوپر سے گری اُسکے صدمہ سے تختہ صندوق کا ٹوٹ گیا اور وہ خشت میرے زانو پر ہی
یہ خواب اُسنے مخدوم زادہ سے عرض کیا اُنھون نے اپنی جدہ سے کہا اُنھون نے اسی وقت
مزار کو کھلوایا دیکھا تو بیشک صندوق ٹوٹ گیا اور خشت زانوے چپ پر ہی اور باقی کفن
اور جسم بدستور ہی اُسکو درست کرکے پھر بند کر دیا اور آپ کی صورت ایسی روشن تھی
گویا سوگئے ہین سب کو اعتقاد زیادہ ہوا اور گلاب اور عطر خوب سا چھڑکا اور مزار اقدس
تیار کرا کر طواف گاہ خلائق کیا الٰہی تا قیامت کعبہ اہل ولایت رہے الحمدللہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا
نظم مرتب شد عجب بحر معانی + بلطف ایزد دانا ے داد ار + شدم اندر پی
تاریخ در فکر + ز لوح غیب تا چہ گردد اظہار + اگرچہ سالہا بردم بسا رنج +
ولی شد عاقبت دولت بدیدار + خدا را شکر گو ہے بے نہایت + کہ لطف او نمود انجام این
کار + بسل تاریخ اتمامش چو جستم + ندا آمد بسر گنج اسرار + اللہ تعالیٰ اسکو شرف
قبول عنایت فرمائے آمین اور اس سے پایا جاتا ہی مقبول ہوا یعنی ایک مرتبہ میرے بھائی
شب کو یہ رسالہ دیکھ رہے تھے اور فرش لب حوض تھا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین
مسودہ تھا کسی طرح اُس حوض مین گر گیا صبح کو بھائی صاحب نے تلاش کرایا تو برسر آب

Marfat.com
Marfat.com

بہت نظر آیا دیکھا تو ایک حرف بھی نہ بگڑا تھا ایک روز شب کو بندہ نے خواب مین دیکھا کہ مین اجمیر شریف مین درگاہ والا جاہ حضرت خواجہ خواجگان پر حاضر ہوا ہون اور حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہین کہ تیری بغل مین کیا ہی مین نے عرض کیا کہ مسودہ سیر الاقطاب ہی کہ خاندان عالیہ چشتیہ کا اسمین حال ہی اور حضرت رسالت مآب صلعم سے تا حضرت شاہ عبدی سب پیران عظام چشتیہ کا مختصر مختصر حال درج کیا ہی حضرت خواجہ صاحب نے آفرین کی اور فرمایا کہ یہ کام تو نے بہت اچھا کیا اور کتاب کو ہاتھ مین لیکر پسند فرمایا اللہ تعالے ببرکت اسماے بزرگان کہ جو اسمین درج ہین اسکو قبول کرے اور مؤلف کتاب شیخ اللہ دیہ اور مترجم کتاب سید محمد علی جویا اور ناظرین کو دونون جہان کے مقاصد سے مسرور فرماے

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہر آن ہی کہ کتاب ہدایت انتساب سیر الاقطاب فارسی جو احوال کرامات اشتمال اولیاے پاک سرشت اور سلسلہ خاندان حضرات خواجگان چشت مین تصنیف اہل عرفان حضرت اللہ دیہ چشتی تھی لیکہ اردو خوان اسکے فوائد نا متناہی سے کامیابی و بہرہ وری حاصل نکر سکتے تھے لہذا واسطے سودمندی خاص و عام کے معرفت آگاہ حقیقت دستگاہ مولوی سید محمد علی صاحب متخلص بہ جویا مرادآبادی نے عبارت اردو سلیس عام فہم مین خوب ترجمہ فرمایا بالفعل بلحاظ اشاعت علم و بنظر استبداد اہل شوق مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج ماہ دسمبر ۱۸۸۹ع مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ مین بار دوم لباس پوشش انطباع ہوا خداے کریم پسندیدۂ اہل عالم فرماوے

بمنہ وکرمہ

اعلان — حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہی

Marfat.com
Marfat.com

تہذیب احسانی - در تربیت اخلاق انسانی مولفہ حکیم احسان علی۔

گلدستہ ادب - اخلاق اور تدبیر منزل کا بیان مولفہ دیبی پرساد۔

مجموعہ توحید جسمین چند رسالے شامل ہین

۱- الف بے وجہن - ۲- بھجن چند قسم تصنیف شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان - ۳- مثنوی اللہ نام جیو رے بھائی - ۴- پریم نامہ جامی ولی-

تحفۃ العاشقین - رموزات تصوف از شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان -

رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ حاجی محمد زروار خان جاگیردار راج کردلی اسمین چند رسائل شامل ہین -

۱- رسالہ رہبر راہ حق - ۲ - رسالہ مرغوب القلوب حضرت شمس تبریز - ۳- مثنوی شاہ بوعلی قلندر - ۴- مثنوی بے سر نام حضرت فریدالدین عطار - ۵- مثنوی چشم یکشا کہ جلوہ دیدار - ۶ - [illegible] شاہ ولی بھاکھا - ۷- مثنوی اللہ نام جیو رے بھائی - ۸- بھجن حضرت شاہ عبدالصمد - ۹- الف بے وجہن - ۱۰- تحفۃ العاشقین از عبدالصمد - ۱۱- مثنوی حضرت بہلول - ۱۲- رموزات الحقیقت - ۱۳- ترجیع بند عارف باللہ -

مخزن الانوار - ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان مترجمہ مولوی محمد یوسف -

اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشے خورد ساز حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی -

ایضاً - متوسط قلم محشے -

ایضاً - مع فرہنگ و ممیس رنگین -

ایضاً - چوب قلم جلی -

ایضاً مترجم - ترجمہ اردو لفظ بہ لفظ -

شرح گلستان - نادر شرح از ملا محمد اکرم ملتانی

ایضاً - مسمی بہ ریاض رضوان شرح از مولوی ریاض علی -

[illegible] - مسمے بہ خیابان - شارح حضرت [illegible] الدین علی خان آرزو -

[illegible] گلستان سعدی - مصنفہ منشی [illegible] تفتہ -

گلستان حکیم قاآنی - بجواب گلستان حضرت سعدی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف بمرزا حبیب شیرازی -

بہارستان جامی - بجواب گلستان [illegible] از ملا عبد الرحمن جامی -

خارستان محشے - کمیاب کتاب بانظم و نثر مین ہم پہلو [illegible] ہی سولہ باب ہین منظوم

Marfat.com
Marfat.com

ملا مجد الدین خوافی
اسرار الاولیا - اسمین بائیس فصل ہین
اور ہر فصل مین ایجاد اقسام رموزات اہل اللہ
کا ذکر ہی از حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج -
اخلاق محمدی - فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہی
چالیس باب ہین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی -
مصباح الہدایت - ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر
مبانی وصول طریقت اہل تصوف مترجمہ
حضرت محمود الکاشانی -
مصباح التہذیب - باسم تاریخی حکایات
نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین -
صد پند سودمند - لقمان حکیم مع چار رسائل
جلی قلم خوشخط -
۱ - رسالہ سعادت نامہ - ۲ - رسالہ خواجہ
عبد اللہ انصاری - ۳ - رسالہ تحفۃ الملوک
۴ - رسالہ منہاج العارفین -
رسالہ ہدایۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین
نادر کتاب مصنفہ ابو الخیر مولوی معین الدین
مشہدی -
مطالب رشیدی - رموزات فقر و تصوف
از شاہ تراب علی کاکوروی -
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ
مولوی حاجی عبد الحافظ محمد نذیر -

پند نامہ عطار - نصائح رموزات تصوف
مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار -
کیمیائے سعادت - جو جامع شریعت و
حقیقت ہی مصنفہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ -
اخلاق جلالی - محشے مصنفہ ملا جلال الدین دوانی
اخلاق ناصری - مصنفہ محقق نصیر الدین طوسی
اخلاق محسنی - درسی متداول از ملا حسین
واعظ کاشفی -
گلشن اسرار - رموز تصوف کا بیان مصنفہ
مولوی انور علی -
می باید شنید - لب لباب اندرز و نصائح
حکیمانہ مصنفہ مولوی رفعت علی -
مکتوبات امام ربانی - تین جلد مین مع
رسالہ رد روافض و رسالہ مصطلحات حضرات
صوفیہ اسمین مکاتیب و ارشادات حضرت مجدد
الف ثانی ہین -
۱ جلد مین اکتیس ترہ مکتوب ہین جمع کردہ
شاہ یار محمد بموجب ارشاد حضرت -
۲ - جلد - تالیف شاہ عبد الحق -
۳ - جلد - تالیف شاہ محمد نعمان -
مع جلد - رسالہ رد روافض -
د جلد - رسالہ مصطلحات صوفیہ -

Marfat.com
Marfat.com